BNPA202DET

مالیاتی نظم ونسق

(Financial Administration)

بی۔اے۔(آنرس)

چار سالہ پروگرام

دوسرا سمسٹر (نظم ونسق عامہ)

مرکز برائے فاصلاتی وآن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

Copyright © 2025, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN : **978-81-994003-6-8**
Course : Financial Administration
First Edition : September 2025
Copies : 500
Price : ₹170/- only (Included in the admission fee of distance mode students)

Course Coordinator

Dr. Ishtiyaq Ahmad, Associate Professor (Public Administration)
Centre for Distance and Online Education (CDOE), MANUU, Hyderabad

Editorial Board

Prof. Mohd Umar
Former Head, Dept. of Political Science,
Dr. Babasaheb Ambedkar Marathwada University, Aurangabad, Maharashtra

Prof. Nafees Ahmad Ansari
Chairperson, Dept. of Political Science,
Aligarh Muslim University, Aligarh,
Uttar Pradesh

Prof. Syed Najiullah
Head, Dept. of Public Administration,
MANUU, Hyderabad, Telangana

Dr. Ishtiyaq Ahmad (Course Coordinator)
Asso. Prof., Centre for Distance and Online Education, MANUU, Hyderabad, Telangana

Dr. Md. Reyaz Ahmad
Assist. Prof., Dept. of Public Administration,
Patna University, Patna,
Bihar

Dr. Naved Ashrafi
Assistant Professor (Cont.)/Guest Faculty,
Centre for Distance and Online Education,
MANUU, Hyderabad, Telangana

Production

Prof. Nikhath Jahan
Professor (Urdu),
CDOE, MANUU

Mr. P Habibulla
Asst. Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan
Asst. Prof. (Cont.) /Guest Faculty,
CDOE, MANUU

Mohd Abdul Naseer
Section Officer, CDOE,
MANUU

Shaik Ismail
UDC, CDOE,
MANUU

Syed Faheemuddin
LDC, Purchase & Stores Section,
MANUU

On behalf of the Registrar, published by:

Centre for Distance and Online Education

Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
Director: dir.dde@manuu.edu.in *Publication:* ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

CRC prepared by **Dr. Naved Ashrafi**, CDOE, MANUU, Hyderabad, Telangana
Printed at: **Print Time & Business Enterprises**, Hyderabad, Telangana

فہرست

پیغام		وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی	5
پیغام		ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم	6
کورس کا تعارف		کورس کوآرڈی نیٹر (نظم و نسق عامہ)	7
اکائی	**اکائی کا نام**	**مصنف**	**صفحہ**
1۔	مالیاتی نظم و نسق: معنی، نوعیت اور وسعت	ڈاکٹر نعمان حیدر	9
2۔	محصول سازی کے اصول	ڈاکٹر محمد مبارک علی	23
3۔	خسارہ سرمایہ کاری	ڈاکٹر محمد مبارک علی	42
4۔	عوامی قرض	ڈاکٹر محمد مبارک علی	59
5۔	مرکز-ریاستوں کے مالیاتی تعلقات	ڈاکٹر نوید اشرفی	71
6۔	بجٹ: اہمیت اور اصول	پروفیسر سید نجی اللہ	87
7۔	مالیاتی نظم و نسق کا پارلیمانی کنٹرول	ڈاکٹر نوید اشرفی	102
8۔	مالیاتی ادارے	ڈاکٹر نوید اشرفی	115
	تجویز کردہ اکتسابی مواد		138
	نمونہ امتحانی پرچہ		139

مصنفین کی تفصیلات

(Writers' Details)

ڈاکٹر نعمان حیدر
اسسٹنٹ پروفیسر، ارریہ کالج، ارریہ، بہار

Dr. Noman Haider
Assistant Professor, Araria College, Araria, Bihar

ڈاکٹر محمد مبارک علی
اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچوَل)، شعبہ سیاسیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

Dr. Md. Mubarak Ali
Assistant Professor (Contractual), Department of Political Science, Jamia Millia Islamia, New Delhi

ڈاکٹر نوید اشرفی
اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچوَل)، مرکز برائے فاصلاتی وآن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد، تلنگانہ

Dr. Naved Ashrafi
Assistant Professor (Contractual), Centre for Distance and Online Education, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad, Telangana

پروفیسر سید نجی اللہ
صدر، شعبہ نظم ونسق عامہ، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد، تلنگانہ

Prof. Syed Najiullah
Head, Department of Public Administration, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad, Telangana

پروف ریڈرز:

اول : ڈاکٹر نوید اشرفی

دوم : ڈاکٹر محمد نہال افروز

فائنل : ڈاکٹر اشتیاق احمد

لینگویج ایڈیٹر : ڈاکٹر نوید اشرفی، ڈاکٹر محمد اکمل خان

ٹائٹل پیج : ابراہیم اکرم صدیقی

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ +A حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات واطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثر انداز ہوگا۔
فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن
وائس چانسلر، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جاچکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی او ای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراؤتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔ میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئ تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضااللہ خان

ڈائرکٹر، سی ڈی او ای، مانو

کورس کا تعارف

عزیز طلبا،

انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں مالی وسائل کو حاصل کرنااور انسانی بہبود و ترقی کے لیےان وسائل کااستعمال کرنالازمی ہوتا ہے۔مالی عوامل انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو یکساں طور پر متاثر کرتے ہیں۔ ہندوستانی روایت کے مشہور مفکر کوٹلیہ نے کہاہے کہ 'مالی وسائل ہر تنظیم کا ناگزیر پہلو ہوتے ہیں، یہ اس تنظیم کو توانائی فراہم کرتے ہیں۔مالی وسائل کے بغیر تنظیم ناتواں کہلاتی ہے'۔اسی طرح، نظم ونسق عامہ کے مطالعہ اور عمل میں بھی مالیاتی عوامل بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ نظم ونسق عامہ میں مالی وسائل کے حصول کے بعد سب سے اہم سوال یہ ہوتا ہے کہ ان وسائل کا نظم ونسق کس طرح کیا جائے تاکہ نظم ونسق کی مشینری سے عوام کو موثر فائدہ حاصل ہو۔

اس تناظر میں نئی تعلیمی پالیسی 2020 کے تحت تیار کی گئی یہ کتاب بعنوان ''مالیاتی نظم ونسق'' طلبا کی تدریسی ضروریات کی تکمیل کرتی ہے۔ یہ کتاب دو بلاک پر مشتمل ہےاور ہر بلاک میں چار اکائیاں ہیں۔اس طرح یہ کتاب آٹھ اکائیوں پر مشتمل ہے۔پہلے بلاک میں مالیاتی نظم ونسق کے مبادیاتی اصولوں کا مطالعہ کیا گیاہے۔اس میں مالیاتی نظم ونسق کے معنی، نوعیت، وسعت اور اہمیت کی وضاحت کی گئی ہے۔پہلے بلاک کی دیگر اکائیوں میں محصول سازی کے اصولوں، عوامی قرض اور خسارہ سرمایہ کاری کا مطالعہ کیا گیاہے۔

پہلے بلاک میں مختلف پہلوؤں کا تصوراتی اور اصولی مطالعہ کیا گیاہے جب کہ دوسرے بلاک میں ہندوستانی مالیاتی نظم ونسق پر تفصیلی مواد موجود ہے۔ مرکزی حکومت اور ریاستوں کے درمیان مالیاتی تعلقات کا تفصیلی جائزہ اس بلاک میں کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ بجٹ سازی اور اس کے مختلف پہلوؤں کو بھی واضح طور پر بیان کیا گیاہے۔پرچہ کے آخری حصے میں ہندوستان کے مالیاتی نظم ونسق پر پالیمنٹ کے کنڑول پر بہت موثر بحث کی گئی ہے۔اس کے علاوہ مالیاتی نظم ونسق میں مختلف اداروں جیسے مالیاتی کمیشن، ریزرو بینک، نیتی آیوگ اور کمٹر ولر جنرل کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس کے علاوہ اس کتاب میں ہر اکائی کو چھوٹے چھوٹے ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیاہے۔ہر اکائی کے تحت خود اکتسابی نتائج، تجویز کردہ کتابیں،اپنی معلومات کی جانچ کے لیے سوالات بھی دیے گئے ہیں تاکہ طلباو طالبات کو سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ اپنی معلومات کو ہر اکائی کے متعلق جانچ سکیں۔اس کتاب کے آخری صفحہ پر نمونہ امتحانی پرچہ بھی دیا گیاہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر سماجی علوم خاص طور سے نظم ونسق عامہ کا مطالعہ کرنے والے طلباو طلبات کی رہنمائی کرے گی اور ان کے لیے مفید ثابت ہو گی۔اور ان کی لیاقت وصلاحیت میں اضافہ کرے گی۔

ڈاکٹر اشتیاق احمد
کورس کوآرڈی نیٹر

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी

Estd. 1998

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

اکائی 1—مالیاتی نظم ونسق: معنی، نوعیت اور وسعت

(Financial Administration: Meaning, Nature and Scope)

اکائی کے اجزا:

1.0 تمہید
1.1 مقاصد
1.2 مالیاتی نظم ونسق کا مفہوم
1.3 مالیاتی نظم ونسق کی نوعیت
1.4 مالیاتی نظم ونسق کی وسعت
1.5 مالیاتی نظم ونسق کے مقاصد اور اہمیت
1.6 اکتسابی نتائج
1.7 کلیدی الفاظ
1.8 نمونہ امتحانی سوالات
1.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
1.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
1.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

1.0 تمہید *(Introduction)*

عزیز طلباء، کوئی بھی حکومت مالی وسائل کے بغیر کسی کام کو مکمل نہیں کر سکتی۔ یہ وسائل حکومت کی جان ہوتے ہیں۔ ان کے بغیر کوئی حکومت نہیں چل سکتی، جس طرح موٹر کار پیٹرول کے بغیر نہیں چل سکتی۔ مالیاتی نظم ونسق حکومتی مشینری کا ایندھن ہوتا ہے۔ انتظامی کارروائی کی حد کا تعین صرف دستیاب مالی وسائل سے ہوتا ہے۔ کسی بھی تنظیم میں جتنا زیادہ خزانہ دستیاب ہوگا، اتنی ہی زیادہ انتظامی سرگرمیاں انجام دی جائیں گی۔

ایک منظم ریاست کا موازنہ ایک بڑی فیکٹری سے کیا جاسکتا ہے جس میں مختلف قسم کی مشینیں استعمال کی جاتی ہیں۔ ہر صنعت کا اپنا انجن ہاؤس ہوتا ہے جس میں پرائم موور (*Prime Mover*)، اسٹیم یا الیکٹرک انجن رکھا جاتا ہے جو باقی تمام مشینوں کو بجلی فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح

ریاست میں بھی ایک انجن ہاؤس ہوتا ہے۔ یہ انجن ہاؤس مالیاتی محکمہ ہوتا ہے اور اس میں مرکزی ڈرائیور یعنی مالیاتی انجن رکھا جاتا ہے جو حکومت کی تمام انتظامی مشینری کو چلاتا ہے۔ جس طرح بھاپ کا انجن کوئلے کو طاقت میں تبدیل کرتا ہے اسی طرح یہ مالیاتی انجن محصولات (Revenues) کو عوامی خدمات میں تبدیل کرتا ہے۔ چونکہ، حکومت کی سرگرمیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں اور حکومت ان پر بے تحاشا رقم خرچ کرتی ہے، اس لیے موجودہ دور میں حکومت کی فضول مالی سرگرمیوں کو روکا جا رہا ہے۔ اس لیے مالیاتی نظم و نسق کو موثر ہونا چاہیے اور اسے اس طرح کام کرنا چاہیے کہ مالی وسائل برباد نہ ہوں۔

1.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- مالیاتی نظم و نسق کے معنی کو سمجھیں گے۔
- مالیاتی نظم و نسق کی نوعیت کا مطالعہ کریں گے۔
- مالیاتی نظم و نسق کی وسعت کو جانیں گے۔
- مالیاتی نظم و نسق کی اہمیت اور اس کے مقاصد کو سمجھیں گے۔

1.2 مالیاتی نظم و نسق کا مفہوم *(Meaning of Financial Administration)*

'مالیاتی نظم و نسق' کی اصطلاح وسیع معنی میں استعمال ہوتی ہے۔ اس میں وہ تمام عوامل شامل ہوتے ہیں جو درج ذیل کاموں کو انجام دینے میں پیدا ہوتے ہیں:

- سرکاری رقم کی وصولی،
- بجٹ کی تشکیل،
- تخصیص اور اخراجات،
- آمدنی اور اخراجات کا تنقیح اور وصولیاں اور تقسیم،
- اثاثوں اور واجبات اور مالی لین دین کا حساب رکھنا،
- حکومت کی آمدنی اور اخراجات کے بارے میں رپورٹنگ وغیرہ۔

مالیاتی وسائل کے بغیر حکومت اپنے مقاصد میں مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ انتظامی امور میں مالی وسائل کی اس اہمیت کی وجہ سے مالیاتی نظم و نسق کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہو گیا ہے۔ ایک حکومت جو مالیاتی نظم و نسق کا ایک تسلی بخش نظام قائم کرتی ہے وہ اپنے معاملات کو موثر

طریقے سے چلانے میں بہت آگے جاتی ہے۔اس طرح،مالیاتی نظم ونسق،جو یکساں نظام اور طریقوں کی تشکیل کرتا ہے؛جس کے ذریعے پیسہ وصول کیا جاتا ہے، خرچ کیا جاتا ہے اور عوامی خدمات کو چلانے کے لیے حساب کتاب کیا جاتا ہے،جدید حکومت کا دل سمجھا جاتا ہے۔

مالیاتی نظم ونسق ایک متحرک عمل ہے جو درج ذیل کارروائیوں کا ایک سلسلہ تشکیل دیتا ہے:

- آمدنی اور اخراجات کی ضروریات کا تخمینہ تیار کرنا—یعنی 'بجٹ کی تیاری'
- ان گرانٹس کے لیے مقننہ کی اجازت حاصل کرنا—یعنی 'بجٹ کی مقننہ سے منظوری'
- آمدنی اور اخراجات کی سرگرمیوں کو انجام دینا—یا 'بجٹ کا نفاذ'
- سرکاری خزانہ کا نظم ونسق
- ان کارروائیوں کی قانون سازی کی جواب دہی یعنی مناسب اکاؤنٹس رکھنا اور ان اکاؤنٹس کی جانچ کرنا۔

مالیاتی نظم ونسق میں مذکورہ بالا عوامل شامل ہیں۔یہ مالیاتی سرگرمیاں درج ذیل ایجنسیوں کے ذریعے انجام دی جاتی ہیں۔

- حکومت کی عاملہ شاخ(*The Executive*)
- مقننہ(*The Legislature*)
- محکمہ خزانہ اور مالیات(*Treasury and Finance Department*)
- محکمہ تنقیح(*Audit Department*)

1.3 مالیاتی نظم ونسق کی نوعیت *(Nature of Financial Administration)*

مالیاتی نظم ونسق کی نوعیت کے بارے میں دو مختلف نظریات ہیں:

1. روایتی نظریہ (*Traditional View*)
2. جدید نظریہ (*Modern View*)

1۔روایتی نظریہ(*Traditional View*)

اس نقطہ نظر کی پیروی کرنے والوں کا خیال ہے کہ مالیاتی نظم ونسق مالی وسائل کی تخلیق،اس کو مختص اور تلاش کرنے سے متعلق سرگرمیوں کا مجموعہ ہے جو عوامی تنظیموں کی بقا اور ترقی کے لیے ضروری ہے۔وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ کسی بھی عوامی تنظیم میں ایک انتظامی ڈھانچہ ہوتا ہے،جو پیسے کی نقل و حرکت کو منظم کرنے کے ساتھ ساتھ اسے کنٹرول اور منظم کرتا ہے۔اس نظام کی بدولت ان فنڈز کا صحیح اور نتیجہ خیز استعمال کیا جاسکتا ہے۔انتظامی نقطہ نظر سے اس نظریہ کو دیکھنے سے،یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ شرکت کے نظام کی ایک شکل ہے۔یہ مالیاتی نظم و نسق کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوامی مالیاتی اداروں کو موثر انداز میں چلانے کے لیے مالی معاونت فراہم کرے۔اس کا کام منصوبہ بندی کرنا،

پروگرام بنانا، اور عوامی تنظیموں میں تمام مالیاتی سرگرمیوں کے لیے ہدایات دینا ہے تاکہ عوامی پالیسی پر صحیح طریقے سے عمل کیا جا سکے۔ اس انتظام کے شرکاء کو مالیاتی منتظم سمجھا جاتا ہے اور وہ مالیاتی نوعیت کے انتظامی کام انجام دیتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر عوامی مالیات کے ماہر سیلگ مین (*Seligman*) کے نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔ عوامی مالیات کے خالص نظریہ کا مرکزی مفروضہ یہ ہے کہ عوامی مالیات کو عوامی آمدنی، عوامی اخراجات اور عوامی قرضوں کے مسائل سے معروضی طور پر اور حکمران سیاسی جماعتوں کے نقطہ نظر سے نمٹنا چاہیے۔ مالیاتی نظم و نسق کے ماہرین جو اس نقطہ نظر کی پیروی کرتے ہیں قیمت کی غیر جانبداری پر یقین رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر جارج گیسٹن (*George Gaston*) کہتا ہے کہ مالیاتی نظم و نسق حکومتی اداروں کا وہ حصہ ہے جو عوامی رقوم کی وصولی، حفاظت اور مختص کرنے کو ظاہر کرتا ہے۔

2۔ جدید نظریہ (*Modern View*)

جدید نقطہ نظر مالیاتی نظم و نسق کو عوامی فنڈز کو اکٹھا کرنے اور خرچ کرنے کے بجائے عوامی تنظیموں کے پورے انتظامی عمل کا ایک لازمی حصہ سمجھتا ہے۔ اس کے تحت نظم و نسق عامہ سے وابستہ تمام لوگوں کی تمام سرگرمیاں آتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقریباً ہر سرکاری افسر ایسے فیصلے لیتا ہے جس کے بالواسطہ یا بلاواسطہ نتائج کا تعلق مالیاتی پہلوؤں سے بھی ہوتا ہے۔ یہ روایتی نظریہ کی قدر غیر جانبداری کے نقطہ نظر کو مسترد کرتا ہے۔ اس کے مطابق مالیاتی نظم و نسق کے درج ذیل کردار ہیں:

- **مساوی کردار**

اس کردار کے تحت، مالیاتی نظم و نسق دولت سے متعلق عدم مساوات کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مالیاتی پالیسیوں کے ذریعے آمدنی امیر سے غریبوں تک منتقل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

- **فعال کردار**

عام حالات میں معیشت اپنے طور پر نہیں چل سکتی۔ اس کردار کے تحت، مالیاتی نظم و نسق محصول، عوامی اخراجات اور عوامی قرضوں کے ذریعے معیشت کو درست طریقے سے نافذ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

- **انتظامی کردار**

اس کردار کے تحت، مالیاتی نظم و نسق ان پالیسیوں کا مطالعہ کرتا ہے جو قومی آمدنی میں توسیع کے لیے سرمایہ کاری کے تیز رفتار بہاؤ کو آسانی سے اور تیزی سے مختص کرتی ہیں۔

- **استحکام سے متعلق کردار**

اس کردار کے تحت، مالیاتی نظم و نسق کا مقصد مالی حکمت عملی اور مالیاتی پالیسیوں کے ذریعے قیمت کی سطح اور افراط زر کے رجحان میں استحکام کو برقرار رکھنا ہے۔

- **شراکتی کردار**

اس نقطہ نظر کے مطابق، مالیاتی نظم و نسق کمیونٹی کی سماجی بہبود کو بڑھانے کے مقصد کے ساتھ ریاست کو سرکاری اور نجی پروڈیوسر کے کردار میں لانے کے لیے پالیسیوں کا تعین اور نفاذ کرتا ہے۔ یہ مملکت میں بالواسطہ یا بلاواسطہ شرکت کے ذریعے معاشی ترقی کو بڑھانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔

اس طرح، مالیاتی نظم و نسق انجام اور ذرائع کے معاملے میں انتخاب کا ایک فریم ورک مہیا کرتا ہے جو مملکت کی نوعیت، کردار اور اس کی نظریاتی اقدار کی بنیاد کی عکاسی کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، اشتراکی ممالک میں مالیاتی نظم و نسق جمہوری ممالک سے مختلف ہے۔ اس طرح، مالیاتی نظم و نسق کی روح مختلف سماجی و اقتصادی حالات میں مختلف ہوتی ہے کیونکہ اس کا انحصار سماجی و اقتصادی اور سیاسی طاقتوں کے کام کے مخصوص ذرائع پر ہوتا ہے۔

1.4 مالیاتی نظم و نسق کی وسعت *(Scope of Financial Administration)*

مالیاتی نظم و نسق ان سرگرمیوں پر مشتمل ہے جن کا مقصد حکومتی سرگرمیوں کے لیے مالی وسائل فراہم کرنا اور ان وسائل کے قانونی اور موثر استعمال کو یقینی بنانا ہے۔ وائٹ (*White*) کے مطابق، "مال گزاری نظام میں، اس کے اہم ذیلی حصوں کے طور پر، بجٹ کی تشکیل اور اس کے بعد تخصیص کا باضابطہ عمل، عاملہ کے ذریعے اخراجات کی نگرانی (بجٹ پر عمل درآمد)، اکاؤنٹنگ کے طریقہ کار اور رپورٹنگ کے نظام پر کنٹرول، فنڈز کا انتظام، "محصول کی وصولی اور تنقیح پر مشتمل ہے۔" مالیاتی نظم و نسق کے اہم مالیاتی شعبوں کو درج ذیل شکلوں میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

- **بجٹ سازی (*Budgeting*)**

یہ مالیاتی نظم و نسق کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ بجٹ سازی ایک ایسا عمل ہے جو مالیاتی نظم و نسق کا مظہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ لہذا، ایک اچھے مالیاتی نظم و نسق کی خصوصیات کے بارے میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے، وہ مجموعی طور پر بجٹ کے نظام پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ در حقیقت کسی ملک کی معیشت اس کی حکومت کی بجٹ سرگرمیوں سے بہت متاثر ہوتی ہے۔ بجٹ سازی حکومت کا ایک اہم عمل ہے جس کے ذریعے عوامی وسائل کی منصوبہ بندی اور ان کا کنٹرول کیا جاتا ہے۔ بجٹ کے ذریعے ہی حکومتی پروگراموں کو شہریوں کی خدمات میں اضافے کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، جس سے ان کی مادی حیثیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

بجٹ حکومت کے خصوصی آلات میں سب سے پہلے نمبر پر ہے اور اسے قوم کے معاملات کو ہدایت اور کنٹرول کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بجٹ آمدنی پیدا کرنے کا عمل ہے اور یہ مالیاتی اور محصول کو کنٹرول کرنے کے عمل کا ایک طریقہ ہے۔ یہ ملک کے مالیاتی نظم و نسق کی ذمہ داری ہے کہ وہ بجٹ کو مؤثر طریقے سے اس طرح متوازن بنائے کہ آمدنی اور اخراجات دونوں برابر ہوں۔ بجٹ کے نظام کی اصل اہمیت اس حقیقت میں پنہاں ہے کہ حکومت کے مالیاتی امور کو منظم طریقے سے چلایا جاتا ہے۔ اس طرح کے معاملات کا انعقاد مسلسل سرگرمیوں کے سلسلے سے جڑا ہوا ہے جس کے کئی روابط ہیں۔ محصولات اور اخراجات کی

ضروریات کا تخمینہ، محصولات اور اختصاصی ایکٹ، اکاؤنٹس، تنقیح اور ایک مخصوص مدت کے لیے رپورٹس، جو کہ عام طور پر ایک سال کا ہوتا ہے، حکومت کے صحیح طریقے سے چلانے کے لیے درکار اخراجات ہیں۔ پہلے اس کا تخمینہ لگایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ اس خرچ کو پورا کرنے کے لیے رقم حاصل کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔

- **بجٹ کا نفاذ اور عمل درآمد (*Budget Enactment and Execution*)**

بجٹ کی تیاری کے بعد، یعنی سالانہ آمدنی اور اخراجات کے بارے میں تخمینہ لگانے کے بعد، اسے قانونی منظوری حاصل ہوتی ہے۔ سب سے پہلے بجٹ کو عاملہ کے ذریعہ قبول کیا جاتا ہے جو اسے قانون ساز اسمبلی میں پیش کرتی ہے تاکہ اسے قانونی حیثیت فراہم کی جاسکے۔ ایک شخص جو عاملہ کی نمائندگی کرتا ہے، عام طور پر وزیر خزانہ، مقننہ کے سامنے بجٹ پیش کرتا ہے۔ بجٹ کی تیاری اور پیش کرنے میں عاملہ کی مرکزی ذمہ داری مقننہ کے ذریعہ بجٹ کی منظوری میں سہولت فراہم کرتی ہے اور اسے اس کام پر نظر ثانی اور پالیسی سے متعلق سوچ پر توجہ مرکوز کرنے کے قابل بناتی ہے۔ عاملہ کے تیار کردہ اور پیش کردہ بجٹ کا مقننہ کی طرف سے جائزہ ایک بڑا موقع فراہم کرتا ہے، بلکہ یہ ایک بہت اہم موقع ہے جب انتظامی اقدامات کی خوبیوں اور معیار کو جانچا جاسکتا ہے۔ اس قسم کا امتحان پارلیمانی جمہوریت میں موروثی ہے۔

بجٹ کا نفاذ عاملہ کی ذمہ داری ہے اور اس طرح عاملہ میں اختیارات کی تقسیم بجٹ کے نفاذ کے کام کاج کا تعین کرتی ہے۔ لہٰذا بجٹ کا موثر نفاذ مضبوط مرکزی سمت اور کنٹرول کا پیش خیمہ ہے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو بجٹ بڑی حد تک اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام ہو جائے گا، جو کہ حکومتی مالیات میں توازن حاصل کرنا ہے۔ بجٹ کے نفاذ میں درج ذیل عوامل شامل ہیں۔

  - سرمایہ کی مناسب وصولی،
  - جمع شدہ سرمایہ کا مناسب تحفظ اور
  - سرمایہ کی مناسب تقسیم

یہ عاملہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ محصول اور غیر محصول آمدنی جمع کرنے کے لیے قواعد اور طریقہ کار بنائے۔ جمع شدہ دولت کا انتظام محکمہ خزانہ (*Treasury*) کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ بہت سے ممالک میں کسی نہ کسی شکل میں محکمہ خزانہ موجود ہوتا ہے۔ وفاقی، ریاستی یا مقامی حکومت سے متعلق رقوم کے لین دین، وصولی اور تقسیم روزانہ محکمہ خزانہ یا اس کی شاخوں میں ہوتی ہے۔ محکمہ خزانہ اور بینکوں کے درمیان بہت قریبی ہم آہنگی ہوتی ہے۔ فنڈز کی تقسیم کے لیے انتظامیہ کی مختلف سطحوں پر متعدد افسران کو اختیار سونپا جاتا ہے جو محکمہ خزانہ سے رقم نکال سکیں اور جب کوئی نقصان ہو تو قابل مذمت غفلت کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ یہ مالیاتی مینیجر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ مجاز شخص کو ادائیگیاں کی جائیں اور فنڈز کے مکمل کھاتوں کو برقرار رکھا جائے۔

- **محصول انتظامیہ (*Tax Administration*)**: ایک وقت تھا جب محصول لگانا ایک برائی سمجھا جاتا تھا۔ اب یہ ایک سماجی ضرورت ہے۔ ریاست کی نوعیت اور سرگرمیوں میں تبدیلی اور فلاحی ریاست کے تصور سے پیدا ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے

عوام کو ان کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے اور جدید قومی ریاست کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خدمات کی فراہمی کے لیے محصول کا نفاذ ناگزیر ہو گیا ہے۔ تاہم، محض محصول لگا دینا کافی نہیں، اصل بوجھ اس کی وصولی پر پڑتا ہے۔ محصول چوری اور محصول کی عدم ادائیگی کا مسئلہ ہر معاشرے میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مسائل بھی پیدا ہو سکتے ہیں، جیسے محصول قوانین میں پیچیدگی، عوام کے تعاون کا فقدان، معاشی، سماجی اور سیاسی مسائل، محصول حکام کا رویہ، محصول کے نظام میں تبدیلی کی ضرورت وغیرہ۔ اس کے لیے تربیت یافتہ، ہنر مند اور ایماندار اہلکاروں کا ایک بہت بڑا محصول انتظامی نظام درکار ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی ممالک میں جانچ یا چوکسی کے لیے الگ الگ ادارے ہوتے ہیں۔ محصول انتظامیہ مالیاتی نظام کے ایک حصے کے طور پر کام کرتی ہے جو ریونیو پالیسی اور سالانہ بجٹ کے نفاذ کے لیے کام کرتی ہے۔

- **عوامی کھاتا کو برقرار رکھنا (*Maintaining Public Account*)**

مالیاتی نظم و نسق کا ایک اہم پہلو عوامی کھاتوں کو برقرار رکھنا ہے۔ مختلف قسم کی تنظیمیں ہیں جو سرکاری مالیاتی کاموں کو انجام دینے میں دلچسپی رکھتی ہیں، یعنی محصول دہندگان، مقننہ اور ریگولیٹری اتھارٹیز۔ محصول دہندہ حکومت کو جوابدہ ٹھہرانے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ مقننہ جزوی طور پر احتساب کو نافذ کرنے میں اور جزوی طور پر مستقبل کی پالیسی سازی کے لیے معلومات اکٹھا کرنے میں دلچسپی رکھتی ہے۔ ہدایت دینے والے افسران نگرانی اور کنٹرول کی ضرورت سے متاثر ہوتے ہیں۔

سرکاری کھاتوں کی اہم اقسام ہیں:

- کنٹرول اکاؤنٹس (*Control Accunts*)
- پرایرائیٹی اکاؤنٹس (*Propriety Accounts*)
- سپلیمنٹری تفصیلی اکاؤنٹس (*Supplementary Detailed Accounts*)

کنٹرول اکاؤنٹس کو بنیادی طور پر اندرونی انتظامیہ کی سہولت کے لیے رکھا جاتا ہے۔ محصول کی وصولی، تحویل اور تقسیم کی ذمہ داری سونپنے والے افسر کی مکمل وفاداری ہونی چاہیے اور اسے سرمایہ لگانے، جمع کرنے یا خرچ کرتے وقت تمام قواعد و ضوابط پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔ یہ کنٹرول مضامین کی ضرورت ہے۔ کنٹرول اکاؤنٹس مقننہ یا عوام کے لیے فائدہ مند نہیں ہیں جو حکومتی اکاؤنٹنگ میں دلچسپی رکھنے والی جماعتیں ہیں۔ اس مقصد کے لیے پرایرائٹی اکاؤنٹس تیار کیے گئے ہیں۔ اس قسم کے اکاؤنٹ میں نہ صرف کریڈٹ اکاؤنٹ، ڈیبٹ اکاؤنٹ اور واؤچر پیش کیے جاتے ہیں بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اخراجات مقننہ اور اس سے متعلقہ افسران کی مرضی کے مطابق کیے گئے ہیں۔ اس کا اپنا اس کے علاوہ، تفصیلی اکاؤنٹس، حکومت کے واجبات؛ آمدنی اور اخراجات کو متعدد نقطہ نظر سے تیار کیا جانا چاہئے۔ اکاؤنٹنگ حکومتی اداروں کا روزمرہ کا کام ہے لیکن یہ بہت ضروری ہے، جیسا کہ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق، حکومتی کھاتوں کو بجٹ بنانے اور اسے اپنانے کے عمل کو آسان بنانے میں مدد کرنی چاہیے۔ انہیں پروگرام کی

منصوبہ بندی، انتظامیہ اور کنٹرول کے لیے کار آمد اوزار ہونا چاہیے اور حکومت کے اقتصادی پروگراموں کی تشکیل اور جائزہ لینے کے لیے ضروری معلومات بھی فراہم کرنی چاہیے۔

- **تنقیح (Audit)**

یہ مالیاتی نظم و نسق (*Financial Administration*) اور عوامی مالیات (*Public Finance*) کے پارلیمانی کنٹرول کا ایک لازمی حصہ ہے۔ اس کا تعلق کھاتوں کے آزادانہ تنقیح یا مالیاتی پوزیشن کے بیانات کی درستگی اور کسی تنظیم کے مجموعی مالیاتی لین دین سے ہے۔ چارلس ورتھ کے مطابق، "تنقیح وہ عمل ہے جس کے ذریعے یہ معلومات حاصل کی جاتی ہے کہ انتظامیہ نے رقم کو قانونی ہدایات کے مطابق استعمال کیا ہے جس کے ذریعے رقم مختص کی گئی تھی"۔ تنقیح کی اہمیت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

تنقیح، عدلیہ، عاملہ اور مقننہ کی طرح جمہوریت کا ایک اہم جز ہے، اس کا بنیادی مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ حکومتی فنڈز خرچ کرتے وقت ہر مالیاتی معاہدے پر عمل کیا جائے۔ اخراجات سے متعلق قواعد و ضوابط اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ان چیزوں پر خرچ کیا جاتا ہے جن کے لیے پارلیمنٹ نے اسے مختص کیا تھا۔ تنقیح عاملہ اور پارلیمنٹ کے درمیان ایک اہم ربط فراہم کرتا ہے۔ اور اس حد تک، جہاں تک مذکورہ بالا کو مالیاتی اختیار حاصل ہے۔ تنقیح کی چار صورتیں ہیں:

- **اختصاصی تنقیح (Appropriation Audit)**

یہ سرکاری کھاتوں سے متعلق بنیادی اور روایتی تنقیح کا کام ہے۔ اس کا مقصد یہ معلومات حاصل کرنا ہے کہ حکومت کی طرف سے خرچ کی گئی رقم کو گرانٹ اور مختص کرتے وقت پارلیمنٹ کی مقرر کردہ حدود میں خرچ کیا گیا ہے۔

- **ریگولیٹری تنقیح (Regulatory Audit)**

یہ اس بات سے متعلق ہے کہ تمام قواعد و ضوابط پر عمل کیا گیا ہے یا نہیں۔

- **ملکیت کی تنقیح (Propriety Audit)**

اسے اعلیٰ تنقیح بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک حالیہ تخلیق ہے۔ اخراجات کی رسمیت سے ہٹ کر یہ اپنی حکمت (*Wisdom*)، دیانت (*Faithfulness*) اور معیشت (*Economy*) کو مدنظر رکھتا ہے۔ جو کم از کم، اگر زیادہ نہیں تو، تنقیح کے اصل مقصد کے برابر ہے۔

- **کارکردگی کی تنقیح (Efficiency Audit)**

یہ جانچ کی دیگر اقسام کے علاوہ تنقیح کی ایک توسیع ہے جو تنقیح میں مصروف ایجنسی یا اتھارٹی کی کارکردگی کا جائزہ لیتی ہے۔ جہاں تک ریگولیٹری اور معیاری تنقیح کا تعلق ہے آڈیٹنگ بھی روزانہ کی سرگرمی ہے۔ یہ روزانہ مالیاتی کاموں اور کھاتوں کی تیاری کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لیے ہر ریاست میں آڈٹ کا ایک متوازی نظام قائم ہے۔ یہ صرف آزادانہ تنقیح کے

ادارے کے ذریعے ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ پارلیمنٹ عوامی اخراجات پر موثر کنٹرول کا استعمال کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ توازن معیشت اور کارکردگی کے حوالے سے مناسب طریقے سے خرچ کیا جائے۔

اوپر زیر بحث مالیاتی نظم و نسق کے شعبوں کے علاوہ ایک اور اہم اور متعلقہ شعبہ وفاقی ریاست کے مالیاتی تعلقات ہیں۔ ایک وفاق میں، وفاقی حکومت کو ایسے کام سونپے جاتے ہیں جن کا تعلق پورے ملک سے ہو۔ عام طور پر تمام وفاق میں سلامتی، خارجہ امور، مواصلات، محکمہ ریلوے وغیرہ مرکزی مضامین ہوتے ہیں۔ وہ تمام کام جو ریاستوں کو متاثر کرتے ہیں اور وہ کام جن کے لیے بڑے پیمانے پر بین ریاستی ہم آہنگی کی ضرورت ہوتی ہے وہ وفاقی حکومت کے سپرد ہوتے ہیں۔ صرف وہی معاملات جو مقامی یا بنیادی نوعیت کے ہوتے ہیں علاقائی یا ریاستی حکومت کے حوالے کیے جاتے ہیں۔ مرکزی حکومت اور ریاستوں کے درمیان وسائل کی تقسیم کا نظام ہو، تاہم، یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ریاستوں کے کام کم اور مقامی نوعیت کے ہوتے ہیں، لیکن ریاستوں کی مرکزی حکومت پر زیادہ سے زیادہ وسائل کے تعین کا بوجھ بڑھتا رہتا ہے۔ اس طرح کسی ملک کے مالیاتی نظم و نسق میں مالی وسائل کی تقسیم اور مرکز اور ریاستوں کے درمیان ہم آہنگی ایک پیچیدہ شعبہ ہے۔

1.5 مالیاتی نظم و نسق کے مقاصد اور اہمیت *(Objectives and Importance of Financial Administration)*

مالیاتی نظم و نسق کی کامیابی حکومت کی محصول پالیسی (*revenue policy*) کو اس کی حقیقی روح اور مقررہ وقت اور ذرائع کے اندر انجام دینے میں مضمر ہے۔ اسے ان حدود میں رہ کر کسی بھی قسم کے نقصان سے بچ کر اور ذمہ داریوں کا تعین کر کے اپنے مقاصد حاصل کرنا ہوتا ہے۔ مالیاتی نظم و نسق کے ان مقاصد کو مندرجہ ذیل تفصیل سے بیان کیا جا سکتا ہے۔

- مالیاتی نظم و نسق کا پہلا اور بنیادی مقصد محصول پالیسی کو نافذ کرنا ہے۔ دیگر پالیسیوں کی طرح محصول پالیسی کا بھی فیصلہ سیاسی عاملہ کرتی ہے، لیکن ساتھ ہی یہ خود عاملہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عہدے اور عاملہ کی خصوصیت کی وجہ سے پالیسی کے تعین میں مدد کرے۔ جہاں تک عمل درآمد کا تعلق ہے تو یہ انتظامیہ کا بنیادی فرض ہے تاہم بعض مصنفین کے مطابق ریونیو پالیسی کا دائرہ کار مالیاتی نظم و نسق کے دائرہ اختیار سے باہر ہے اور اس میں اس قسم کے سوالات شامل ہوتے ہیں جن کا تعلق معاشی ماہرین کے مالیات سے ہوتا ہے۔
- مالیاتی نظم و نسق کا ایک اور بنیادی کام مالیاتی کنٹرول ہے۔ اس صورت میں، مالیاتی نظم و نسق مالیاتی نگران کا کردار ادا کرتا ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام انتظامی اداروں کو جو مالی وسائل مختص کیے گئے ہیں ان کا صحیح استعمال کیا جائے۔
- مالیاتی نظم و نسق میں جواب دہی کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ اول تو مالیات کو کنٹرول کرنے والے کا ہاتھ ہے اور دوسرا جمہوریت کا تقاضا ہے کہ اس کے افسران نہ صرف ایمانداری سے کام کریں بلکہ ایسا کرتے ہوئے بھی دکھائی دیں کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری ایمانداری سے نبھائی ہے۔ قدیم ہندوستان کے مشہور مفکر کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ جس طرح کسی کی زبان کی نوک پر شہد ہو تو اس کا

ذائقہ نہ چکھنا ناممکن ہے، اسی طرح سرکاری ملازمین کے لیے بھی یہ ناممکن ہے کہ وہ اس رقم کا مزہ نہ چکھیں جو ان کے پاس سے گزرتی ہے۔ جمہوریت میں ہر قسم کے مکینیکل اور انسانی وسائل کو بروئے کار لانا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے ملازمین کی اس کمزوری سے عوامی املاک کی حفاظت کر سکے۔

- مالی ذمہ داری نہ صرف قانون اور دیگر انتظامی اور محکمانہ قواعد وضوابط کے مطابق ہونی چاہیے بلکہ عام فہم، وفاداری اور معیشت کے دیگر اصولوں کے مطابق بھی ہونی چاہیے۔ لہٰذا، نظم و نسق عامہ میں جوابدہی صرف بانڈنگ (*bonding*)، بک کیپنگ (*bookkeeping*)، اکاؤنٹنگ (*accounting*) اور رپورٹنگ (*reporting*) جیسے باہمی آلات کے ذریعے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ یہ تحفظ اور انتظام سے بالاتر ہے اور نظام کی فعال پالیسی سازی کی خصوصیات کی مدد لیتی ہے۔ اس لیے اس کی تاثیر کچھ خارجی اور داخلی کنٹرولز کو تیار کرنے میں نہیں ہے بلکہ ایک مربوط نظام وضع کرنے میں ہے جو عمومی نظام کی مدد سے اس طرح سے لائحہ عمل تیار کرتا ہے کہ مالیات کو اس طرح کنٹرول کیا جا سکے کہ کم رقم اور توانائی خرچ کیے بغیر منصوبہ کے اہداف مقررہ مدت کے اندر حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ اس طرح، ایک مضبوط مالیاتی نظام مالیاتی نظم و نسق کے مرکز میں کام کرتا ہے۔ ایک فلاحی ریاست میں یہ نہ صرف انتظامی کنٹرول کے ایک آلے کے طور پر کام کرتا ہے بلکہ معاشی اور سماجی سرگرمیوں کے طاقتور مراکز تک پیسے کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے کے لیے بھی کام کرتا ہے۔ یہ کام کرنے والی ایجنسیوں کی سرگرمیوں کو مربوط کرنے اور عوامی سرگرمیوں میں ترجیحات کا تعین کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ مملکت کو توازن میں رکھنے کے لیے نہ صرف ایک منظم مالیاتی نظام کی ضرورت ہے بلکہ ملک کی معاشی اور سماجی ترقی کے لیے اس کی رفتار، سمت اور ساخت کا تعین کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ مالیاتی نظم و نسق سے متعلق محصولات کے نظام کا ایک اور کام بھی ہے، جو ایک فعال عمل ہے جس میں سرگرمیوں کے مسلسل روابط شامل ہیں جن کی وضاحت درج ذیل کی جا سکتی ہے:
    - آمدنی اور اخراجات کی ضروریات کے تخمینے کے لیے اس کی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے جسے تکنیکی طور پر بجٹ کہا جاتا ہے۔
    - ان تخمینوں کے لیے مقننہ کی منظوری حاصل کرنا جسے تکنیکی طور پر بجٹ کی قانونی حیثیت کہا جاتا ہے۔
    - محصولات اور اخراجات کی سرگرمیوں کا نفاذ جسے 'بجٹ کا نفاذ' کہا جاتا ہے۔
    - ان عملوں کی قانونی ذمہ داری جسے تنقیح کہا جاتا ہے۔

ایک مضبوط مالیاتی نظم و نسق کا مطلب ادارہ جاتی وحدت ہے۔ حکومت کی مختلف ایجنسیوں میں جتنا زیادہ اتحاد ہو گا اور ملازمین کے درجہ بندی میں ذمہ داری کی جتنی زیادہ مرکزیت ہو گی، انتظامیہ اتنی ہی موثر ہو گی۔ اس مرکزیت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سب کچھ اوپر کے چند لوگ کرتے ہیں، تفصیلات ماتحت اہلکاروں کی صوابدید پر چھوڑ دی جائیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ مختلف ایجنسیوں کے کام کو مربوط کیا جائے اور حکومت کے کسی بھی مالیاتی منصوبے میں اس کا صحیح اندازہ لگایا جائے۔ پارلیمانی جمہوریت کے فریم ورک کے اندر، مالیاتی نظم و نسق کے نظام کو

اس طرح ترتیب دیا جانا چاہیے اور اس پر عمل درآمد کیا جائے تاکہ قانون ساز اسمبلی کی مرضی کو حاصل کیا جاسکے جیسا کہ اس نے مختص ایکٹ اور فنانس ایکٹ کے ذریعے ظاہر کیا ہے۔ عاملہ کو لازمی طور پر ریونیو اکٹھا کرنا، رقم ادھار لینا اور ان مقاصد کے لیے خرچ کرنا چاہیے جن کا خاص طور پر مقننہ نے اظہار کیا ہے۔

1.6 اکتسابی نتائج *(Learning Outcomes)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے،

- مالیاتی نظم و نسق کے معنی کو سمجھا۔
- مالیاتی نظم و نسق کی نوعیت کا مطالعہ کیا۔
- مالیاتی نظم و نسق کی وسعت کو جانا۔
- مالیاتی نظم و نسق کی اہمیت اور مقاصد کو سمجھا۔

1.7 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

اکاؤنٹنگ *(Accounting)*

وہ فیلڈ جس میں درست بک کیپنگ، مالیاتی رپورٹ کی تیاری کے ساتھ ساتھ مالیاتی ڈیٹا اور کاروبار کی رپورٹس کی صحیح تشریح شامل ہوتی ہے۔

آڈیٹنگ *(Auditing)*

کسی مقرر کردہ آڈیٹر یا اکاؤنٹنٹ کے ذریعے کسی انٹرپرائز کے مالی بیانات کا آزادانہ معائنہ اور اس پر رائے کا اظہار اس تقرری کی تعمیل میں اور کسی متعلقہ قانونی ذمہ داری کی تعمیل میں۔

بجٹ *(Budget)*

انتظامیہ کے منصوبوں یا توقعات کا ایک رسمی مقداری اظہار؛ ماسٹر بجٹ پیشن گوئی یا منصوبہ بند منافع اور نقصان اکاؤنٹ اور بیلنس شیٹ ہیں؛ ذیلی بجٹ میں فروخت، پیداوار، خریداری، مزدوری، نقدی وغیرہ شامل ہیں۔

مالیاتی پالیسی *(Fiscal Policy)*

مالیاتی پالیسی کو اس پالیسی سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کے تحت حکومت معاشی پالیسی کے مختلف مقاصد حاصل کرنے کے لیے محصول لگانے، عوامی اخراجات اور عوامی قرضے لینے کے آلے کو استعمال کرتی ہے۔

محصول (*Revenue*)

فراہم کردہ سامان یا خدمات کے لیے صارفین سے وصول کی جانے والی رقم۔

اثاثہ (*Assests*)

اثاثے ماضی کے لین دین یا واقعات کے نتیجے میں سوسائٹی کے ذریعے حاصل کیے جانے والے یا کنٹرول کیے جانے والے ممکنہ مستقبل کے معاشی فوائد ہیں۔

1.8 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

1.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔ایک تنظیم میں مالیاتی نظم ونسق کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(*a*) زیادہ سے زیادہ آمدنی (*b*) مالیاتی خطروں کو کم کرنا

(*c*) شیئر ہولڈر کی دولت کو زیادہ سے زیادہ کرنا (*d*) اخراجات کو کم سے کم کرنا

2۔ہندوستان میں مالیاتی تنقیح کرنے والی اتھارٹی کیا ہے؟

(*a*) وزارت خزانہ (*b*) ہندوستان کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل

(*c*) مالیاتی کمیشن (*d*) ریزرو بینک آف انڈیا

3۔ہندوستان کا سالانہ بجٹ تیار کرنے کا ذمہ دار کون سا ادارہ ہے؟

(*a*) وزارت خزانہ (*b*) پلاننگ کمیشن

(*c*) پارلیمنٹ (*d*) وزیر اعظم کا دفتر

4۔حکومتی مالیات میں اصطلاح "مالیاتی خسارہ" سے کیا مراد ہے؟

(*a*) آمدنی اور اخراجات کے درمیان فرق (*b*) محصول اور سرمایہ کے اخراجات کے درمیان فرق

(*c*) حکومت کے قرضوں اور ادائیگیوں میں فرق (*d*) براہ راست اور بالواسطہ محصولوں کے درمیان فرق

5۔مندرجہ ذیل میں سے کون سا مرکزی بجٹ کی آمدنی کی وصولیوں کا حصہ نہیں ہے؟

(*a*) قرضے (*b*) محصول آمدنی

(*c*) غیر محصول آمدنی (*d*) امدادی گرانٹس

6۔زیادہ تر ممالک میں بجٹ بنانے اور اس پر عمل درآمد کے لیے عام طور پر کون سی سرکاری ایجنسی ذمہ دار ہے؟

(*a*) مرکزی بینک (*b*) وزارت خزانہ

(*c*) محکمہ تنقیح (*d*) فیڈرل ریزرو

7۔بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں، تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال پر حکومتی اخراجات کو بیان کرنے کے لیے عام طور پر کون سی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے جس سے عوام کو بڑے پیمانے پر فائدہ ہوتا ہے؟

(*a*) سرمائے کے اخراجات (*b*) آپریٹنگ اخراجات

(*c*) قرض کی خدمت کے اخراجات (*d*) ادائیگیوں کو منتقل کریں۔

8۔"مالیاتی پائیداری" کا تصور حکومت کی قابلیت کا حوالہ دیتا ہے:

(*a*) بجٹ خسارے کو برقرار رکھنا

(*b*) غیر معینہ مدت تک قرض لینا جاری رکھیں

(*c*) قرض کا ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈالے بغیر اپنی موجودہ اور مستقبل کی مالی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

(*d*) اس کے کاموں سے منافع کمانا

9۔حکومتی کارکردگی کا بجٹ بنانے کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(*a*) حکومتی اخراجات کو کم سے کم کرنا

(*b*) مختص فنڈز کے ساتھ حاصل کردہ نتائج اور نتائج پر توجہ مرکوز کرنا

(*c*) محصول آمدنی میں اضافہ

(*d*) بجٹ کو متوازن کرنا

10۔ حکومت کے مالیاتی نظم ونسق کا کون سا اصول شفافیت، جوابدہی، اور عوامی فنڈز کے ذمہ دارانہ استعمال پر زور دیتا ہے؟

(a) درست مالیاتی نظم ونسق (b) متوازن بجٹ

(c) اسٹریٹجک منصوبہ بندی (d) مالی استحکام

1.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. مالیاتی نظم ونسق کے معنی اور مفہوم کی وضاحت کیجیے۔
2. مالیاتی نظم ونسق کی روایتی نوعیت پر روشنی ڈالیے۔
3. مالیاتی نظم ونسق کی جدید نوعیت پر روشنی ڈالیے۔
4. مالیاتی نظم ونسق کا دائرہ کار کیا ہے؟ بیان کیجیے۔
5. مالیاتی نظم ونسق کے مقاصد اور اہمیت کو واضح کیجیے۔

1.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. مالیاتی نظم ونسق کے معنی اور مفہوم کی وضاحت کیجیے۔
2. مالیاتی نظم ونسق کی روایتی نوعیت پر روشنی ڈالیے۔
3. مالیاتی نظم ونسق کی جدید نوعیت پر روشنی ڈالیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	(b)	2۔	(b)	3۔	(a)	4۔	(a)	5۔	(d)
6۔	(b)	7۔	(a)	8۔	(c)	9۔	(d)	10۔	(c)

اکائی 2– محصول سازی کے اصول

(Canons of Taxation)

اکائی کے اجزا:

2.0 تمہید

2.1 مقاصد

2.2 محصول سازی کے معنی

2.3 محصولات کی اقسام

2.4 ہندوستان میں محصول سازی کی تاریخ

2.5 محصول سازی میں وزارتِ خزانہ کا کردار

2.6 محصول سازی میں ریزرو بینک کا کردار

2.7 ہندوستان میں مختلف ٹیکس قوانین

2.8 وزارتِ خزانہ کے دیگر فرائض

2.9 مالیاتی کمیشن کا کردار

2.10 اکتسابی نتائج

2.11 کلیدی الفاظ

2.12 نمونہ امتحانی سوالات

2.12.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

2.12.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

2.12.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

2.0 تمہید *(Introduction)*

محصول سازی(Taxation)ایک ایسامالیاتی نظام ہے جس کے تحت حکومت افراداوراداروں سے مخصوص قوانین کے تحت رقم وصول کرتی ہے تاکہ عوامی اخراجات کو پورا کیاجاسکے۔ یہ ایک لازمی مالیاتی ذریعہ ہے جو حکومت کو بنیادی سہولیات جیسے تعلیم، صحت، سڑکوں،اور دفاعی نظام کو بہتر بنانے میں مدد دیتاہے۔ محصول سازی کے دیگر فرائض درج ذیل ہیں:

- **حکومتی اخراجات کی تکمیل:** حکومت کے لیے ٹیکس سب سے بڑامالیاتی ذریعہ ہوتاہے، جس سے ترقیاتی منصوبےاور عوامی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔
- **معاشی استحکام:** معیشت کو متوازن رکھنےاور مالیاتی استحکام پیداکرنے میں ٹیکس مدد دیتاہے۔
- **آمدنی کی مساوی تقسیم:** زیادہ آمدنی والے افراد سے زیادہ ٹیکس وصول کرکے کم آمدنی والے طبقے کی فلاح وبہبود کے لیے استعمال کیا جاتاہے۔
- **مہنگائی پر کنٹرول:** حکومت ٹیکس کی شرح کو کم کرکے یا بڑھاکے معیشت میں مہنگائی پر قابو پانے میں اہم کرداراداکرتی ہے۔

2.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا،اس اکائی میں آپ:

- محصول سازی کے معنی اوراقسام کامطالعہ کریں گے۔
- ہندوستان میں محصول سازی کی تاریخ کاجائزہ لیں گے۔
- محصول سازی میں وزارتِ خزانہ کے کردار کو سمجھیں گے۔
- محصول سازی میں ریزروبینک کے کردار کو سمجھیں گے۔
- ہندوستان میں مختلف ٹیکس قوانین کامطالعہ کریں گے۔

2.2 محصول سازی کے معنی *(Meaning of Taxation)*

پوری دنیا میں معاشی نظام کی بہتری اور ملکی ترقی کے لیے منظم نظام محصول سازی انتہائی ضروری ہے۔ معاشیات کے مفکرایڈم اسمتھ (Adam Smith) نے محصول سازی (Taxation) کے بارے میں کچھ بنیادی اصول وضع کیے تھے جنہیں "Canons of Taxation" کہاجاتاہے۔انہوں نے یہ اصول اپنی مشہور کتاب"The Wealth of Nations"(1776)میں بیان کیے۔ یہ اصول اس بات کی رہنمائی کرتے ہیں کہ ایک اچھااور منصفانہ ٹیکس نظام کیساہوناچاہیے۔ایڈم اسمتھ کے چاربنیادی اصول درج ذیل ہیں:

1. انصاف کااصول *(Canon of Equity)*

2. یقین کا اصول *(Canon of Certainty)*

3. سہولت کا اصول *(Canon of Convenience)*

4. کفایت کا اصول *(Canon of Economy)*

ان اصولوں کی تعریف درج ذیل ہے:

1۔انصاف کا اصول *(Canon of Equity)*

اس اصول کے مطابق ہر شخص کو اپنی آمدنی کے مطابق ٹیکس دینا چاہیے۔ یعنی امیر لوگ زیادہ ٹیکس دیں اور غریب لوگ کم۔ اس اصول کا مقصد ٹیکس کے نظام میں انصاف قائم کرنا ہے۔

2۔یقین کا اصول *(Canon of Certainty)*

یہ اصول کہتا ہے کہ ٹیکس کی رقم، وقت، اور طریقہ کار سب کو واضح اور معلوم ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹیکس دہندہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسے کب، کتنا اور کس طرح ٹیکس ادا کرنا ہے، تاکہ کوئی ابہام نہ ہو اور بدعنوانی نہ بڑھے۔

3۔سہولت کا اصول *(Canon of Convenience)*

یہ اصول کہتا ہے کہ ٹیکس کی وصولی اس وقت اور اس انداز میں ہونی چاہیے جو ٹیکس دہندہ کے لیے آسان ہو۔ مثلاً اگر کسان کو فصل کے بعد آمدنی ہوتی ہے تو ٹیکس بھی اسی وقت لیا جائے۔

4۔کفایت کا اصول *(Canon of Economy)*

اس اصول کے مطابق ٹیکس وصول کرنے کا خرچ کم سے کم ہونا چاہیے۔ یعنی حکومت کو ٹیکس اکٹھا کرنے پر زیادہ خرچ نہ کرنا پڑے، تاکہ زیادہ تر رقم عوامی بہبود پر خرچ کی جاسکے۔

2.3 محصولات کی اقسام *(Types of Taxes)*

محصولات *(Taxes)* کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے تاکہ ان کے نفاذ اور اثرات کو بہتر طریقے سے سمجھا جا سکے۔ عمومی طور پر، محصولات کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1۔ براہِ راست ٹیکس *(Direct Taxes)*

یہ وہ ٹیکس ہوتے ہیں جو براہ راست کسی فرد یا ادارے پر عائد کیے جاتے ہیں، اور ان کی ادائیگی کی ذمہ داری بھی اسی فرد یا ادارے پر ہوتی ہے۔ ان ٹیکسوں کو کسی دوسرے پر منتقل نہیں کیا جاسکتا۔

مثالیں:

- **انکم ٹیکس(Income Tax)**

یہ ٹیکس کسی فرد کی آمدنی پر عائد ہوتا ہے۔ جتنی زیادہ آمدنی ہوگی، اتنا زیادہ ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

- **ویلتھ ٹیکس(Wealth Tax)**

یہ ٹیکس کسی فرد کی جائیداد یا اثاثوں پر لگایا جاتا ہے۔

- **کارپوریٹ ٹیکس(Corporate Tax)**

یہ کمپنیوں کی آمدنی پر عائد کیا جانے والا ٹیکس ہوتا ہے۔

2۔ بالواسطہ ٹیکس(*Indirect Taxes*)

یہ وہ ٹیکس ہوتے ہیں جو براہ راست کسی فرد یا ادارے پر لاگو نہیں ہوتے بلکہ اشیا اور خدمات کی خرید و فروخت کے دوران عائد کیے جاتے ہیں۔ ان ٹیکسوں کا بوجھ عام طور پر صارفین برداشت کرتے ہیں کیونکہ ان کی لاگت اشیا کی قیمت میں شامل کر دی جاتی ہے۔

مثالیں:

- **سیلز ٹیکس(Sales Tax)**

یہ ٹیکس اشیا اور خدمات کی فروخت پر عائد ہوتا ہے، جو صارفین کو قیمت کی صورت میں ادا کرنا پڑتا ہے۔

- **ویلیوایڈڈ ٹیکس(VAT – Value Added Tax)**

یہ ایک خاص قسم کا سیلز ٹیکس ہے جو پیداوار اور ترسیل کے ہر مرحلے پر لگایا جاتا ہے۔

- **ایکسائز ڈیوٹی(Excise Duty)**

یہ مخصوص اشیا جیسے تمباکو، شراب، پٹرول، اور دیگر اشیا پر عائد کیا جاتا ہے۔

- **کسٹمز ڈیوٹی(Customs Duty)**

یہ ٹیکس ان اشیا پر عائد ہوتا ہے جو کسی ملک میں درآمد (*Import*) یا برآمد (*Export*) کی جاتی ہیں۔

3۔ متزاید (*Progressive*) اور تنزلی (*Regressive*) ٹیکس

- **متزاید ٹیکس(Progressive Tax)**

یہ وہ ٹیکس ہوتے ہیں جن میں زیادہ آمدنی والے افراد پر زیادہ اور کم آمدنی والوں پر کم ٹیکس عائد کیا جاتا ہے، جیسے انکم ٹیکس۔

- **تنزلی ٹیکس(Regressive Tax)**

اس میں ٹیکس کی شرح سب کے لیے برابر ہوتی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کم آمدنی والے افراد پر اس کا زیادہ بوجھ پڑتا ہے، جیسے سیلز ٹیکس۔

4۔ مخصوص (*Specific*) اور قیمت پر (*Ad Valorem*) ٹیکس

- **مخصوص ٹیکس(Specific Tax)**

یہ ٹیکس کسی چیز کی مقدار یا وزن پر عائد ہوتا ہے، جیسے فی لیٹر پٹرول پر ایک مخصوص شرح۔

- **قیمت پر ٹیکس(Ad Valorem Tax)**

یہ کسی چیز کی قیمت پر عائد کیا جاتا ہے، جیسے پراپرٹی ٹیکس، جو جائیداد کی مالیت کے مطابق ہوتا ہے۔

5۔ مقامی (*Local*) اور قومی (*National*) ٹیکس

- **مقامی ٹیکس(Local Taxes)**

یہ ٹیکس کسی مخصوص شہر یا علاقے کی سطح پر لگایا جاتا ہے، جیسے پراپرٹی ٹیکس، بلدیہ ٹیکس۔

- **قومی ٹیکس(National Taxes)**

یہ ٹیکس ملک گیر سطح پر نافذ کیے جاتے ہیں، جیسے انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس۔

ٹیکس کا بنیادی مقصد حکومتی اخراجات کے لیے مالی وسائل پیدا کرنا اور معیشت میں توازن قائم رکھنا ہے۔ مختلف اقسام کے ٹیکسز کے ذریعے حکومت عوامی فلاح و بہبود کے منصوبے چلاتی ہے، بنیادی سہولتیں فراہم کرتی ہے اور ملکی معیشت کو مستحکم کرتی ہے۔

2.4 ہندوستان میں محصول سازی کی تاریخ *(History of Taxation in India)*

بھارت میں محصول سازی (*Taxation*) کی تاریخ صدیوں پرانی ہے اور مختلف حکمرانوں اور حکومتوں کے تحت اس میں نمایاں تبدیلیاں آتی رہی ہیں۔ ہندوستان میں ٹیکس کے تاریخی پس منظر پر ایک تفصیلی جائزہ درج ذیل ہے:

1۔ قدیم ہندوستان میں محصول سازی

قدیم ہندوستان میں ٹیکس کا تصور ویدک دور (1500-500 قبل مسیح) سے موجود تھا۔ ویدک دور کے بعد بھی محصول سازی کا ایک مضبوط نظام قائم تھا۔ چانکیہ کی تصنیف "ارتھ شاستر" میں ٹیکس نظام کی تفصیلات درج ہیں۔ اس دور میں بادشاہ عوام سے مختلف شکلوں میں محصولات وصول کرتا تھا، جن میں زرعی پیداوار، تجارت اور خدمات پر لگنے والے ٹیکس شامل تھے۔ قدیم دور کے کچھ محصولات درج ذیل ہیں:

- **خراج**

کسان اور زمین دار اپنی پیداوار کا ایک حصہ حکومت کو دیتے تھے۔

- **شاہی محصولات**

کاروباری افراد اور کاریگر اپنی آمدنی کا کچھ حصہ حکومت کو دیتے تھے۔

- **محصول برآمدات (Exports) ودرآمدات (Imports)**

تجارتی قافلوں پر بھی مختلف قسم کے محصولات لاگو کیے جاتے تھے۔

2۔ سلطنت دہلی اور مغلیہ دور (1206-1857)

سلطنت دہلی اور مغلیہ دور میں محصول سازی کا نظام مزید منظم ہوا۔ مشہور مغل حکمران اکبر نے ایک منصفانہ اور مؤثر زرعی ٹیکس کا نظام متعارف کروایا۔ مغلیہ دور میں ٹیکس درج ذیل اقسام میں تقسیم تھا:

- **زرعی ٹیکس**

کسانوں کو اپنی پیداوار کا ایک معقول حصہ بطور محصول دینا ہوتا تھا۔

- **زمین کی پیمائش پر مبنی ٹیکس**

اکبر کے دور میں زمین کی پیمائش کے بعد ٹیکس وصول کیا جاتا تھا۔

- **جزیہ**

غیر مسلم رعایا پر ایک مخصوص مذہبی ٹیکس عائد کیا جاتا تھا، جسے بعد میں اکبر نے ختم کر دیا۔

3۔ برطانوی راج (1858-1947)

برطانوی دور حکومت میں ٹیکس کا نظام جدید اصولوں پر استوار ہوا لیکن یہ زیادہ تر استحصالی تھا، جس کا مقصد برطانوی معیشت کو فائدہ پہنچانا تھا اور ہندوستانی عوام، کسانوں، مزدوروں کا استحصال کرنا تھا۔

- **زمین داری اور ریت واڑی نظام**

برطانوی راج نے زمین داری اور ریت واڑی نظام کے تحت کسانوں پر بھاری ٹیکس لاگو کیے، جس کی وجہ سے زراعت متاثر ہوئی۔

- **آمدنی پر ٹیکس**

1860 میں پہلی بار برطانوی حکومت نے انکم ٹیکس متعارف کروایا۔

- **نمک ٹیکس**

برطانوی راج میں نمک پر ٹیکس عائد کیا گیا، جو مہاتما گاندھی کی سول نافرمانی تحریک کا ایک بڑا سبب بنا۔

4۔آزادی کے بعد (1947-موجودہ)

بھارت کو آزادی کے بعد ایک نیا معاشی نظام تشکیل دینا پڑا، جس میں جدید ٹیکس نظام متعارف کروایا گیا۔

- **1956 میں ٹیکس اصلاحات**

  حکومت نے براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس کے قوانین کو منظم کیا۔

- **جی ایس ٹی *(GST - Goods and Services Tax)***

  2017 میں بھارت نے ایک متحدہ ٹیکس نظام جی ایس ٹی متعارف کروایا، جس سے کاروبار اور تجارت میں آسانی پیدا ہوئی۔

ہندوستان میں محصول سازی کا نظام صدیوں سے ترقی کرتا آیا ہے۔ قدیم ویدک دور سے لے کر جدید جی ایس ٹی نظام تک، یہ مسلسل تبدیلیوں سے گزرتا رہا ہے۔ آج بھارت کا ٹیکس نظام معاشی ترقی کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے، جو معیشت کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

2.5 وزارتِ خزانہ کا محصول سازی میں کردار *(Role of Finance Ministry in Taxation)*

بھارت کی وزارتِ خزانہ ملک کے مالیاتی امور کو کنٹرول کرنے والا مرکزی ادارہ ہے جو اقتصادی استحکام اور ترقی کے لیے ٹیکس پالیسیوں کو ترتیب دیتا ہے۔ اس وزارت کے تحت مختلف محکمے کام کرتے ہیں جو ٹیکس کے نفاذ، محصولات کی وصولی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

1۔ ٹیکس پالیسی کی تشکیل اور نفاذ

وزارتِ خزانہ بھارت میں براہِ راست (*Direct*) اور بالواسطہ (*Indirect*) ٹیکس کے نظام کو کنٹرول کرتی ہے۔ سنٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکسز (*CBDT*) اور سنٹرل بورڈ آف انڈائریکٹ ٹیکسز اینڈ کسٹمز (*CBIC*) جیسے ادارے وزارت کے تحت کام کرتے ہیں جو ٹیکس قوانین کو نافذ کرتے ہیں اور اس میں اصلاحات کرتے ہیں۔

2۔ ٹیکس کی وصولی اور ریونیو کا انتظام

وزارت محصول سازی کے ذریعے حاصل شدہ رقم کو مختلف ترقیاتی منصوبوں، بنیادی ڈھانچے کی تعمیر، صحت، تعلیم، اور دیگر عوامی سہولیات پر خرچ کرنے کے منصوبے بناتی ہے۔

3۔جی ایس ٹی (*GST*) کا نفاذ

2017 میں بھارت میں گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (*GST*) متعارف کروایا گیا، جو وزارتِ خزانہ کی بڑی اصلاحات میں سے ایک ہے۔ اس نے بھارت کے پیچیدہ ٹیکس نظام کو آسان بنا دیا اور ایک یکساں قومی ٹیکس ڈھانچہ فراہم کیا۔

4۔ ٹیکس چوری کی روک تھام اور شفافیت

وزارت نے ٹیکس چوری اور بدعنوانی کو روکنے کے لیے سخت قوانین اور ڈیجیٹل مانیٹرنگ سسٹم متعارف کیا ہے تاکہ ٹیکس دہندگان کے ساتھ شفافیت کو یقینی بنایا جاسکے۔

5۔ ٹیکس مراعات اور اقتصادی ترقی

وزارتِ خزانہ بعض صنعتوں اور سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے ٹیکس چھوٹ اور مراعات فراہم کرتی ہے، جس سے معیشت کو ترقی ملتی ہے اور روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

بھارت کی وزارتِ خزانہ ٹیکس پالیسیوں کے ذریعے ملک کی معیشت کو مستحکم اور متوازن رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد ریونیو اکٹھا کرنا، ٹیکس کا مؤثر نفاذ، اور معیشت کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔

2.6 ریزرو بینک کا محصول سازی میں کردار *(Role of RBI in Taxation)*

ریزرو بینک آف انڈیا (*RBI*) بھارت کا مرکزی بینک ہے، جو مالیاتی استحکام، کرنسی کی نگرانی اور مانیٹری پالیسی کے نفاذ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگرچہ *RBI* براہِ راست ٹیکس وصولی کا ذمہ دار نہیں ہوتا، لیکن یہ مالیاتی پالیسیوں، بینکنگ سسٹم اور اقتصادی ترقی میں معاونت کے ذریعے ٹیکس کے نظام پر اثر انداز ہوتا ہے۔

1۔ مالیاتی پالیسی اور ٹیکس وصولی

RBI سود کی شرحوں (*Interest Rates*) اور مانیٹری پالیسیز کو کنٹرول کرتا ہے، جو معیشت میں نقد کی فراوانی (*Cash Flow*) اور سرمایہ کاری کو متاثر کرتے ہیں۔ کم شرحِ سود سے کاروباری سرگرمیاں بڑھتی ہیں، جس سے حکومت کو زیادہ ٹیکس ریونیو حاصل ہوتا ہے۔

2۔ مہنگائی، افراطِ زر اور معیشت پر اثر

RBI افراطِ زر (*Inflation*) کو کنٹرول کر کے مہنگائی کو کم کرنے کے اقدامات کرتا ہے، تاکہ عوام پر زیادہ مالی بوجھ نہ پڑے۔ مستحکم مہنگائی کی شرح معیشت میں استحکام پیدا کرتی ہے اور ٹیکس نیٹ کو بڑھانے میں مدد دیتی ہے۔

3۔ ٹیکس پالیسیوں میں مشاورت

حکومت ہند کی وزارتِ خزانہ، ٹیکس پالیسیز میں ترمیم یا نئی اصلاحات کے لیے *RBI* سے مشاورت کرتی ہے۔ *RBI* ماہرین کی تجاویز پیش کرتا ہے تاکہ محصول سازی کا نظام زیادہ مؤثر بنایا جاسکے۔

4۔ڈیجیٹل ٹیکس ادائیگی کی سہولت

RBI بھارت میں ڈیجیٹل بینکنگ اور آن لائن ٹیکس ادائیگی کے نظام کو فروغ دیتا ہے، جس سے ٹیکس کی ادائیگی زیادہ شفاف اور آسان ہو جاتی ہے۔

5۔بینکوں کی نگرانی اور ٹیکس چوری کی روک تھام

RBI تمام بینکوں کی نگرانی کرتا ہے اور منی لانڈرنگ اور غیر قانونی مالیاتی سرگرمیوں کی روک تھام میں مدد دیتا ہے۔اس کے ذریعے حکومت ٹیکس چوری اور مالیاتی بدعنوانیوں کو کم کرنے میں کامیاب ہوتی ہے۔

ریزرو بینک آف انڈیا براہِ راست ٹیکس وصولی میں شامل نہیں ہوتا، لیکن یہ مالیاتی استحکام، مہنگائی پر قابو، اور ڈیجیٹل لین دین کے فروغ کے ذریعے حکومت ہند کے محصول سازی نظام کو مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

2.7 بھارت میں مختلف ٹیکس قوانین (Various Laws of Taxation in India)

ہندوستان میں محصول سازی کو قانونی اور منظم طریقے سے نافذ کرنے کے لیے مختلف قوانین موجود ہیں۔ یہ قوانین حکومت کو محصولات جمع کرنے اور معیشت کو بہتر انداز میں چلانے میں مدد دیتے ہیں۔

1۔انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 (Income Tax Act, 1961)

یہ قانون افراد، کمپنیوں اور تنظیموں پر عائد ہونے والے انکم ٹیکس سے متعلق ہے۔اس کے تحت بھارت میں کام کرنے والی تمام مقامی اور غیر ملکی کمپنیوں کو اپنی آمدنی پر ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔

2۔گڈز اینڈ سروسز ٹیکس ایکٹ، 2017(GST Act, 2017)

یہ قانون بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax) سے متعلق ہے اور اسے بھارت میں ویٹ، ایکسائز ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کی جگہ متعارف کروایا گیا۔اس قانون کے تحت تمام اشیا اور خدمات پر ایک یکساں ٹیکس عائد کیا گیا ہے، جس سے کاروباری ماحول بہتر ہوا ہے۔

3۔کسٹمز ایکٹ، 1962(Customs Act, 1962)

یہ قانون درآمدات (Imports) اور برآمدات (Exports) پر لگنے والے کسٹمز ڈیوٹی سے متعلق ہے۔اس کے تحت غیر قانونی تجارت اور اسمگلنگ کو روکنے کے لیے سخت قوانین نافذ کیے گئے ہیں۔

4۔ویلتھ ٹیکس ایکٹ،1957(*Wealth Tax Act, 1957*)

یہ قانون زیادہ جائیداداور دولت رکھنے والے افراد پر ٹیکس عائد کرتا تھا، لیکن 2015 میں اسے ختم کر دیا گیا۔

5۔کارپوریٹ ٹیکس ایکٹ (*Corporate Tax Act*)

یہ قانون تمام کمپنیوں پر لاگو ہوتا ہے، جس کے تحت وہ اپنی سالانہ آمدنی پر حکومت کو ٹیکس ادا کرتی ہیں۔

6۔پروفیشنل ٹیکس(*Professional Tax*)

یہ ریاستی حکومتوں کے تحت نافذ کیا جانے والا ٹیکس ہے، جو ملازمت پیشہ افراد پر لگایا جاتا ہے۔بھارت میں مختلف ٹیکس قوانین حکومتی اخراجات کو پورا کرنے، معیشت کو مستحکم کرنے اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے نافذ کیے گئے ہیں۔ ہر قانون کا مخصوص دائرہ کار ہوتا ہے، جو ایک مربوط محصول سازی نظام کو یقینی بناتا ہے۔

2.8 وزارتِ خزانہ کے دیگر فرائض (*Other Functions of Finance Ministry*)

ہندوستان میں وزارتِ خزانہ کا آغاز 1810 سے ہوا جب پبلک ڈپارٹمنٹ سے الگ کر کے ایک نیا محکمہ خزانہ بنایا گیا۔ لیکن محکمہ خزانہ کے لیے ایک الگ سیکریٹری 1843 میں مقرر کیا گیا تھا۔ 1810 سے 1816 تک یہ محکمہ پبلک ڈپارٹمنٹ کے سیکریٹری کے تحت، 1816 سے 1830 تک علاقائی محکمہ کے سیکریٹری کے ماتحت اور 1830 سے 1843 تک سیکریٹری کے ماتحت کام کرتا رہا ہے۔

1879 میں محکمہ خزانہ کو دوبارہ محکمہ خزانہ اور تجارت کے طور پر نامزد کیا گیا، جو 1905 تک جاری رہا، اور اس کا نام بدل کر محکمہ خزانہ رکھا گیا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1919 کے ذریعے لائی گئی آئینی تبدیلیوں کے ساتھ، محکمہ خزانہ کو سات شاخوں میں منظم کیا گیا، یعنی جنرل فنانس، ریونیو، کرنسی اور بینکنگ، تنخواہ اور الاؤنس، سول اکاؤنٹس، آرمی فنانس اور ملٹری اکاؤنٹس۔

اس کے علاوہ آڈیٹر جنرل کو ایک قانونی حیثیت تفویض کی گئی تھی۔ اگرچہ محکمہ خزانہ کو ہندوستانی مالیات پر کنٹرول کا ایک پیمانہ دیا گیا تھا، اس کے باوجود ہندوستان کے سکریٹری آف اسٹیٹ کو حکومت ہند کے تمام محصولات اور اخراجات پر کنٹرول کا پورا اختیار حاصل تھا۔ ہندوستان کے دفتر میں اس کی مدد ایک مکمل فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کی۔ البتہ ہیلڈین کمیٹی *Haldane Committee*(1918) نے دیگر ریاستی محکموں کے مقابلے میں وزارتِ خزانہ کی اہم پوزیشن کو بہت اچھی طرح سے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

”محکمہ خزانہ کو لازمی طور پر تمام ریاستی محکموں میں ایک غیر معمولی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ اس کی ذمہ داری حکومت کے تمام کاموں کی نگرانی اور کنٹرول کرنا ہے جہاں تک وہ مالیاتی پوزیشن کو متاثر کرتے ہیں، اس میں نہ صرف ٹیکس لگانے اور محصولات کی دیگر شاخوں کی براہ راست انتظامیہ بلکہ تمام قسم کے اخراجات کا کنٹرول بھی شامل ہے۔“

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 نے ہندوستانی مالیاتی معاملات پر سیکرٹری آف اسٹیٹ کے کنڑول میں ترمیم نہیں کی۔البتہ ایکٹ نے صوبائی حکومتوں کے اختیارات میں اضافہ کر دیا اور اس کے چلتے محکمہ خزانہ کے اختیارات کو بہت حد تک محدود کر دیا گیا۔

آزادی کے حصول پر ہندوستان کے سکریٹری آف اسٹیٹ کا دفتر ختم کر دیا گیا۔ 1947 میں محکمہ خزانہ کو وزارتِ خزانہ کے طور پر نامزد کیا گیا تھا اور اسے درجہ ذیل تین حصوں میں ترتیب دیا گیا تھا۔

- محکمہ اخراجات *(Department of Expenditure)*
- محکمہ اقتصادی امور *(Department of Economics Affairs)*
- محکمہ محصول سازی *(Department of Taxation)*

موجودہ دور میں مرکزی وزارتِ خزانہ کے تحت چھ الگ محکمہ جات کام کرتے ہیں، اور اس وزارت کی ذمہ داریوں کو نبھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاسی طور پر یہ وزات مرکزی وزیر خزانہ اور ایک یا دو معاون وزراء کی نگرانی میں کام کرتی ہے۔انتظامیہ کی طرف سے مرکزی سیکریٹری خزانہ اس کی نگرانی کرتے ہیں اور وزارت کے مختلف امور کو سیاسی وزراء کے ساتھ مل کر سر انجام دیتے ہیں۔ان چھ محکمہ جات کے نام اور فرائض درج ذیل ہیں۔

1۔اقتصادی امور کا محکمہ *(Department of Economics Affairs)*

اقتصادی امور کا محکمہ مرکزی حکومت کا بنیادی ادارہ ہے، یہ ان قومی اقتصادی پالیسیوں اور پروگراموں کی تشکیل اور نگرانی کرتا ہے جو اقتصادی حکمرانی کے ملکی اور بین الاقوامی پہلوؤں کو متاثر کرتے ہیں۔ اس محکمے کا بنیادی کام پارلیمنٹ میں یونین بجٹ اور صوبائی حکومت کے بجٹ کو صدارتی ایکٹ کے تحت تیار کرنا اور پیش کرنا ہے۔

2۔ محکمہ اخراجات *(Department of Expenditure)*

محکمہ اخراجات مرکزی حکومت اور ریاستی مالیاتی معاملات میں پبلک فائنانس مینجمنٹ سسٹم (*PFMS*) کی نگرانی کا ذمہ دار مرکزی محکمہ ہے۔ محکمے کے اہم کاموں میں بڑے پروگراموں/منصوبوں کی منظوری کی پیشگی تشخیص (پروگرام اور غیر پروگرام کے اخراجات دونوں) شامل ہیں۔اس میں سنٹرل ریفرل بجٹ کے ذرائع کے ایک بڑے حصے کا انتظام، اور مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر عمل کرنا ہے۔

3۔ محکمہ محاصل *(Department of Revenue)*

یہ محکمہ سیکریٹری (ریونیو) کی مجموعی ہدایات اور کنڑول کے تحت کام کرتا ہے۔ یہ تمام براہ راست اور بالواسطہ یونین ٹیکسوں سے متعلق معاملات کے دو قانونی بورڈوں کے ذریعے کنڑول کرتا ہے، یعنی سنٹرل بورڈ آف ڈائریکٹ ٹیکسز (*CBDT*) اور سنٹرل بورڈ آف بالواسطہ ٹیکس اور کسٹمز (*CBIC*)۔ ہر بورڈ کا سربراہ ایک چیئرمین ہوتا ہے، جو حکومت ہند کا سابقہ اسپیشل سکریٹری ہوتا ہے۔ تمام براہ راست ٹیکسوں کی وصولی

سے متعلق معاملات سی بی ڈی ٹی کے ذریعہ دیکھے جاتے ہیں، جبکہ کسٹمز اور سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی اور دیگر بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولی سے متعلق معاملات سی بی آئی سی کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ دونوں بورڈز سنٹرل بورڈ آف ریونیو ایکٹ 1963 کے تحت تشکیل دیے گئے تھے۔ اس وقت سی بی ڈی ٹی اور سی بی آئی سی کے چھ-چھ ممبران ہیں۔ یہ ممبران حکومت ہند کے سابقہ اسپیشل سکریٹری ہوتے ہیں۔

4۔ محکمہ مالیاتی خدمات *(Department of Financial Services-DFS)*

محکمہ مالیاتی خدمات کا مینڈیٹ بینکوں، مالیاتی اداروں، انشورنس کمپنیوں اور قومی پنشن سسٹم کے کام کا احاطہ کرتا ہے۔ محکمہ کی سربراہی سکریٹری کرتا ہے جس کی مدد ایک ایڈیشنل سکریٹری، چار جوائنٹ سکریٹری، دو اقتصادی مشیر اور ایک ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل (ڈی ڈی جی) کرتے ہیں۔ محکمہ مالیاتی خدمات (DFS) ہندوستان میں بینکنگ سیکٹر، انشورنس سیکٹر اور پنشن سیکٹر سے متعلق حکومت کے کئی کلیدی پروگراموں، اقدامات اور اصلاحات کی نگرانی کرتا ہے۔

5۔ محکمہ سرمایہ کاری اور انتظامِ عوامی اثاثہ جات

(Department of Investment and Public Asset Management-DIPAM)

سرمایہ کاری اور انتظامِ عوامی اثاثہ جات محکمہ (DIPAM) ایکویٹی میں مرکزی حکومت کی سرمایہ کاری کے انتظام سے متعلق تمام معاملات بشمول عوامی ادارہ جات میں سرمایہ واپس لینے سے متعلق ہے۔ اس کے کام کے تین بڑے شعبے اسٹریٹجک ڈس انویسٹمنٹ اور پرائیویٹائزیشن (Strategic Disinvestment and Privatisation) اور کیپٹل ری اسٹرکچرنگ سے متعلق ہیں۔ سرکاری عوامی کمپنیوں میں آفر فار سیل یا پرائیویٹ پلیسمنٹ یا کسی دوسرے طریقے کے ذریعے مرکزی حکومت کی ایکویٹی کی فروخت سے متعلق تمام معاملات کے ساتھ ساتھ CPSEs کی اسٹریٹجک ڈس انویسٹمنٹ سے متعلق تمام معاملات DIPAM میں نمٹائے جاتے ہیں۔

6۔ محکمہ پبلک انٹرپرائزز *(Department of Public Enterprises)*

ڈپارٹمنٹ آف پبلک انٹرپرائزز (DPE) وزارتِ خزانہ کے تحت کام کرتا ہے، جو ہندوستان میں پبلک سیکٹر انٹرپرائزز یعنی عوامی کمپنیوں کے کام اور کارکردگی سے متعلق پالیسیاں اور رہنما خطوط وضع کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

حکومت ہند میں وزارتِ خزانہ کے چھ محکمے ملک کی اقتصادی نظم و نسق اور مالیاتی نظم و نسق میں لازمی کردار ادا کرتے ہیں۔ اقتصادی امور کا محکمہ، محکمہ اخراجات، محکمہ محصول، محکمہ مالیاتی خدمات اور محکمہ سرمایہ کاری اور عوامی اثاثہ جات کا انتظام (DIPAM) مل کر ہندوستان کی مالیاتی انتظامیہ کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان کے کام معاشی پالیسی کی تشکیل سے لے کر محصولات کی وصولی، بجٹ مختص کرنے، مالیاتی اداروں کا انتظام، غیر سرمایہ کاری اور اثاثوں کی نگرانی تک ہیں۔ یہ محکمے اجتماعی طور پر ملک کی اقتصادی ترقی، مالیاتی استحکام، اور مالی شمولیت کو متاثر کرتے ہیں، جو عالمی سطح پر ہندوستان کی ترقی اور

پیشرفت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تیزی سے ترقی کرتے ہوئے معاشی منظر نامے میں، یہ محکمے ابھرتے ہوئے چیلنجوں کے مقابلے میں ملک کی مالی صحت اور لچک کو یقینی بناتے ہوئے اپنانے اور اختراعات جاری رکھے ہوئے ہیں۔

جی ایس ٹی کونسل کی تشکیل *(Formation of GST Council)*

وزارتِ خزانہ جی ایس ٹی کونسل کے قیام اور نگرانی کے لیے ذمہ دار ہے، جو جی ایس ٹی کے نظام کے تحت ایک آئینی ادارہ ہے۔ وزارتِ خزانہ ہندوستانی حکومت کے اندر ایک اہم ادارہ ہے جو ہندوستانی معیشت کے ساتھ کام کرتی ہے اور ہندوستان کے خزانچی کے طور پر بھی کام کرتی ہے۔ خاص طور پر، یہ ٹیکس، مالیاتی قانون، مالیاتی اداروں، مالیاتی منڈیوں، ادارہ جاتی اور صوبائی مالیات اور مرکزی بجٹ سے متعلق ہے۔

وزارتِ خزانہ چار عوامی خدمات کے لیے مرکزی ریگولیٹری اتھارٹی ہے، یعنی:

- انڈین ریونیو سروس *(Indian Revenue Service)*
- انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس *(Indian Audit and Accounts Service)*
- انڈین اکنامک سروس *(Indian Economic Service)*
- انڈین سول اکاؤنٹس سروس *(Indian Civil Accounts Service)*

مختصر الفاظ میں کہا جائے تو مرکزی وزارتِ خزانہ حکومت کے مالیاتی نظم ونسق کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اس کا تعلق ان تمام معاشی اور مالی معاملات سے ہے جو مجموعی طور پر ملک کو متاثر کرتے ہیں بشمول ترقی اور دیگر مقاصد کے لیے وسائل کو متحرک کرنا اور ریاستوں کو وسائل کی منتقلی سمیت حکومت کے اخراجات کو منظم کرنا ہے۔ اس کے دیگر فرائض درج ذیل ہیں:

1۔ مالیاتی پالیسی کی تشکیل

مالیاتی پالیسی کے تحت بجٹ کی تشکیل اور حکومت کی ٹیکس پالیسی کا قیام ضروری ہے۔

- بجٹ کی تیاری

  وزارتِ خزانہ سالانہ مرکزی بجٹ کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے، جس میں حکومت کی آمدنی اور اخراجات کے منصوبوں کا خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

- ٹیکس پالیسی

  یہ حکومت کے لیے آمدنی پیدا کرنے کے لیے ٹیکس پالیسیاں بناتی ہے جس میں براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس دونوں کی پالیسی شامل ہوتی ہے۔

2۔اقتصادی ذمہ داری

اقتصادی منصوبہ بندی کے تحت وزارت ترقی اور استحکام کو فروغ دینے کے لیے اقتصادی پالیسیوں کی منصوبہ بندی اور ان پر عمل درآمد شامل ہے۔اس کے علاوہ مانیٹری پالیسی کو ہم آہنگی میں بھی وزارت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ریزرو بینک آف انڈیا کے ساتھ مالیاتی پالیسی کے موثر نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے تعاون کرتا ہے۔

3۔مالیاتی ضابطہ اور انتظام

اس ذمہ داری کے تحت وزارت بینکنگ اور مالیاتی شعبے کی نگرانی کرتی ہے، بشمول ریگولیشن اور نگرانی۔اس کے علاوہ عوامی قرض کا انتظام کرنا بھی وزارت کی ذمہ داری ہے جس میں حکومت کے قرض لینے اور قرض کی ادائیگی کی حکمت عملیوں کا انتظام شامل ہوتا ہے۔

4۔ریونیو اکٹھا کرنا

وزارت ٹیکسوں اور کسٹم ڈیوٹی کی وصولی کی نگرانی کرتی ہے اور اس کی تعمیل اور آمدنی کو یقینی بناتی ہے۔ یہ درآمدات کو کنٹرول کرنے اور گھریلو صنعتوں کے تحفظ کے لیے کسٹمز اور ایکسائز ڈیوٹی کا انتظام کرتا ہے۔

5۔ سرمایہ کاری کا فروغ

وزارت اس کے تحت درج ذیل ذمہ داریاں انجام دیتی ہے۔

- سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی
  وزارتِ خزانہ ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے کام کرتی ہے۔
- بنیادی ڈھانچے کی ترقی
  یہ اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے اہم بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے لیے فنڈز مختص کرتا ہے۔

6۔ بین الاقوامی مالیاتی تعلقات

وزارت اس کے تحت درج ذیل ذمہ داریاں انجام دیتی ہے۔

- دوطرفہ اور کثیر الجہتی مشغولیت
- وزارت بین الاقوامی مالیاتی اداروں اور غیر ملکی حکومتوں کے ساتھ مالی تعاون کے لیے مشغول رہتی ہے۔
- تجارت اور ٹیرف مذاکرات: یہ ہندوستان کی معیشت کو فائدہ پہنچانے کے لیے تجارتی مذاکرات اور ٹیرف کے معاہدوں میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

7۔مالی شمولیت اور سماجی بہبود

- مالیاتی شمولیت کے پروگرام

وزارت معاشرے کے تمام طبقات کے لیے مالیاتی خدمات تک رسائی کو یقینی بنانے کے اقدامات کی حمایت کرتی ہے۔

- سماجی بہبود کی اسکیمیں

یہ سماجی بہبود کے پروگراموں کے لیے وسائل مختص کرتی ہے جن کا مقصد غربت کا خاتمہ اور اجتمائی ترقی ہے۔

8۔اقتصادی ڈیٹااور تجزیہ

- ڈیٹا کی تالیف

وزارت باخبر پالیسی فیصلے کرنے کے لیے اقتصادی ڈیٹا کو مرتب اور اس کا تجزیہ کرتی ہے۔

- اقتصادی تحقیق

یہ معاشی رجحانات اور چیلنجوں کو سمجھنے کے لیے تحقیق کرتی ہے۔ یہ ذیلی عنوانات ہندوستان کی حکمرانی اور اقتصادی نظم ونسق میں وزارتِ خزانہ کے کثیر جہتی کردار کو اجاگر کرتے ہیں۔

2.9 مالیاتی کمیشن کا کردار *(Role of Finance Commission)*

ہندوستان کا مرکزی مالیاتی کمیشن ایک دستوری ادارہ جس کا قیام دستور کی دفعہ 280 کے تحت کیا جاتا ہے۔ یہ درج ذیل فرائض انجام دیتا ہے:

1۔وسائل کی تقسیم

مالیاتی کمیشن حکومت ہند کی وزارتِ خزانہ کے ساتھ مشاورت کر کے ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو مختص کیے جانے والے مرکزی ٹیکس محصول کے حصے کا تعین کرتی ہے۔

2۔سفارشات پیش کرنا

مالیاتی کمیشن حکومت ہند کی وزارتِ خزانہ کو مالیاتی ضروریات، محصولات کی وصولی، اور ترقیاتی ترجیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف سفارشات پیش کرتی ہے۔

3۔بجٹ مختص کرنے اور اس کے نفاذ میں اہم کردار

وزارتِ خزانہ سالانہ مرکزی بجٹ میں ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو فنڈز مختص کرتی ہے جس میں مالیاتی کمیشن اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مالیاتی کمیشن درج ذیل امور پر ہندوستان کے صدر جمہوریہ کو مشورہ پیش کرتی ہے:

- مرکزاور ریاستوں کے درمیان مختص کیے جانے والے ٹیکسوں کی خالص آمدنی کی تقسیم، اور اس طرح کی آمدنی کے متعلقہ حصوں کو ریاستوں کے درمیان مختص کرنا۔
- وہ اصول جو مرکز کی طرف سے ریاستوں کو دی جانے والی امداد کو طے کرتے ہیں۔
- ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر ریاست میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے وسائل کی تکمیل کے لیے ریاست کے مجتمع فنڈ (Consolidated Fund of States) کو بڑھانے کے لیے درکار اقدامات۔
- کوئی دوسرا معاملہ جو صدر کی طرف سے درست مالیات کے مفاد میں بطور حوالہ دیا گیا ہو۔

کمیشن اپنی رپورٹ صدر کو پیش کرتی ہے۔ صدر اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے ایک وضاحتی میمورنڈم کے ساتھ پیش کرتا ہے جس میں اس کی سفارشات پر کی گئی کارروائی کی تفصیل ہوتی ہے۔

2.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- محصول سازی کے معنی اور اقسام کا مطالعہ کیا۔
- ہندوستان میں محصول سازی کی تاریخ کا جائزہ لیا۔
- محصول سازی میں وزارتِ خزانہ کے کردار کو سمجھا۔
- محصول سازی میں ریزرو بینک کے کردار کو سمجھا۔
- ہندوستان میں مختلف ٹیکس قوانین کا مطالعہ کیا۔

2.11 کلیدی الفاظ (Keywords)

شہری نافرمانی اور نمک ستیا گرہ (Civil Disobedience and Salt Satyagraha)

شہری نافرمانی (Civil Disobedience) تحریک مہاتما گاندھی کی قیادت میں ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کا ایک اہم باب ہے۔ اس تحریک کا مقصد برطانوی حکومت کے ظالمانہ قوانین اور پالیسیوں کے خلاف پُرامن مگر پُرعزم احتجاج کرنا تھا۔ گاندھی جی کا یقین تھا کہ نافرمانی کے ذریعے، اگر وہ اخلاقی بنیادوں پر ہو اور عدم تشدد کے اصول پر قائم ہو، تو عوام کی طاقت سے کسی بھی ظالم حکومت کو جھکایا جاسکتا ہے۔

شہری نافرمانی تحریک کا آغاز 1930ء میں نمک ستیا گرہ سے ہوا۔ برطانوی حکومت نے ہندوستانیوں پر نمک بنانے اور بیچنے پر ٹیکس عائد کر رکھا تھا، حالانکہ نمک ہر شخص کی روزمرہ ضرورت تھی۔ اس کے خلاف گاندھی جی نے ایک علامتی مگر تاریخی احتجاج کیا۔ انہوں نے مارچ 1930ء

میں سابرمتی آشرم سے دانڈی تک تقریباً 240 میل کا پیدل سفر کیا۔ راستے میں ہزاروں لوگ ان کے ساتھ شامل ہوتے گئے۔ دانڈی پہنچ کر گاندھی جی نے سمندر کے کنارے سے نمک اٹھا کر قانون توڑا، جو برطانوی حکومت کے خلاف ہندوستانی عوام کی نافرمانی کی علامت بن گیا۔

2.12 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

2.12.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔ *Wealth of Nations* کس کی تصنیف ہے؟

(*a*) کارل مارکس (*b*) ایڈم اسمتھ

(*c*) میکس ویبر (*d*) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ *Wealth of Nations* کا تعلق کس مضمون سے ہے؟

(*a*) معاشیات (*b*) سیاسیات

(*c*) تاریخ (*d*) قانون

3۔ محصول سازی کے چار اصول کس نے پیش کیے؟

(*a*) کارل مارکس (*b*) ایڈم اسمتھ

(*c*) میکس ویبر (*d*) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ محصول سازی میں اہم کردار ادا کرنے والا ادارہ ہے:

(*a*) مالیاتی کمیشن (*b*) ریزرو بینک آف انڈیا

(*c*) وزارتِ خزانہ (*d*) یہ سبھی۔

5۔ وزارتِ خزانہ اس وقت کتنے محکموں پر مشتمل ہے؟

(*a*) چار (*b*) پانچ

(*c*) چھ (*d*) سات

6۔درج ذیل میں کس قانون کو2015میں ختم کر دیا گیا۔

(a) *Wealth Tax Act* (b) *Income Tax Act*

(c) *Corporate Tax Act* (d) *Professional Tax Act*

7۔درج ذیل میں ہندوستان کا مرکزی بینک ہے:

(a) *Union Bank of India* (b) *Central Bank of India*

(c) *State Bank of India* (d) *Reserve Bank of India*

8۔ہندوستانی دستور کی دفعہ-280کے تحت مندرجہ ذیل میں سے کون سا ادارہ تشکیل دیا گیا؟

(a) مرکزی مالیاتی کمیشن (b) ریاستی مالیاتی کمیشن

(c) مرکزی انتخابی کمیشن (d) ان میں سے کوئی نہیں

9۔*Goods and Services Act* کب وجود میں آیا؟

(a) 1947 (b) 1991

(c) 2014 (d) 2017

10۔ریاستوں اور بلدیاتی اداروں کے درمیان مالیاتی تنازعات کو حل کون کرتا ہے؟

(a) وزیر قانون (b) وزیر خزانہ

(c) ریاستی مالیاتی کمیشن (d) ان میں سے کوئی نہیں

2.12.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. ایڈم اسمتھ کے مطابق محصول سازی کے اصول کیا ہیں؟
2. محصول سازی کے معنی بیان کیجیے۔
3. محصولات کی اقسام پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. ہندوستان میں محصول سازی کی تاریخ کو بیان کیجیے۔
5. محصول سازی میں وزارتِ خزانہ کا کیا کردار ہے؟

2.12.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. محصول سازی میں مالیاتی کمیشن اور ریزروبینک کے کردار کی وضاحت کیجیے۔
2. ہندوستان میں مختلف ٹیکس قوانین پر ایک مضمون لکھیے۔
3. محصول سازی میں وزارتِ خزانہ کے مختلف فرائض پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

(c)	5۔	*(d)*	4۔	*(b)*	3۔	*(a)*	2۔	*(b)*	1۔
(c)	10۔	*(d)*	9۔	*(a)*	8۔	*(d)*	7۔	*(a)*	6۔

اکائی 3—خسارہ سرمایہ کاری

(Deficit Financing)

اکائی کے اجزا:

3.0 تمہید

3.1 مقاصد

3.2 خسارہ سرمایہ کاری کے معنی

3.3 خسارہ سرمایہ کاری کے مقاصد

3.4 مالی خسارے کی تکمیل کے طریقے

3.5 مہنگائی اور قیمتوں پر اثرات

3.6 کنٹرول کے اقدامات

3.7 خسارہ سرمایہ کاری اور افراط زر

3.8 خسارہ سرمایہ کاری کے آلات

3.9 ہندوستان میں خسارہ سرمایہ کاری

3.10 خسارہ سرمایہ کاری کے فوائد

3.11 خسارہ سرمایہ کاری کی حدود

3.12 اکتسابی نتائج

3.13 کلیدی الفاظ

3.14 نمونہ امتحانی سوالات

3.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

3.14.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

3.14.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

3.0 تمہید (Introduction)

خسارہ سرمایہ کاری ایک ایسا مالیاتی طریقہ ہے جس کے ذریعے حکومت اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اضافی مالی وسائل حاصل کرتی ہے، جب کہ اس کی آمدنی اس کے مجموعی اخراجات سے کم ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب حکومت کے پاس ٹیکسوں اور دیگر ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی ناکافی ہو، تو وہ قرض لے کر یا نئے نوٹ چھاپ کر مالی خسارے کو پورا کرتی ہے۔ حکومت مختلف ذرائع سے خسارہ سرمایہ کاری کر سکتی ہے، جن میں درج ذیل شامل ہیں:

- نئے کرنسی نوٹ چھاپنا
- بینکنگ سسٹم سے قرض لینا
- عوامی قرضے
- بین الاقوامی قرضے

حکومت عام طور پر درج ذیل حالات میں خسارہ سرمایہ کاری کا سہارا لیتی ہے:

- **معاشی ترقی کے لیے**

  بنیادی ڈھانچے جیسے سڑکیں، پل، بجلی گھر، اور فیکٹریوں کی تعمیر کے لیے اضافی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔

- **جنگی اخراجات**

  جنگ یا قومی ہنگامی حالات کے دوران اضافی مالی وسائل درکار ہوتے ہیں، جنہیں پورا کرنے کے لیے حکومت خسارہ سرمایہ کاری کا استعمال کرتی ہے۔

- **کساد بازاری (Recession) کے دوران**

  جب معیشت سست روی کا شکار ہو، تو حکومت عوامی اخراجات میں اضافہ کر کے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور معیشت کو متحرک کرنے کے لیے خسارہ سرمایہ کاری کا استعمال کرتی ہے۔

- **قدرتی آفات کے بعد**

  زلزلے، سیلاب، اور دیگر قدرتی آفات کے بعد بحالی اور امدادی کاموں کے لیے حکومت کو اضافی مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔

خسارہ سرمایہ کاری ایک مؤثر مگر حساس مالیاتی پالیسی ہے، جسے محتاط حکمت عملی کے تحت استعمال کرنا ضروری ہے۔ اگر حکومت اسے منصوبہ بندی کے ساتھ استعمال کرے، تو یہ معیشت کو ترقی دینے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے، لیکن اگر بے تحاشہ نوٹ چھاپے جائیں یا قرض لیا جائے تو یہ مہنگائی اور مالیاتی بحران کا سبب بن سکتی ہے۔

3.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- خسارہ سرمایہ کاری کے معنی کو سمجھیں گے۔
- خسارے کی تکمیل کے طریقے کو جانیں گے۔
- خسارہ سرمایہ کاری کی ضرورت کو سمجھیں گے۔
- مہنگائی اور قیمتوں پر اثرات کا مطالعہ کریں گے۔
- کنٹرول کے اقدامات کا مطالعہ کریں گے۔
- خسارہ سرمایہ کاری اور افراط زر کے تعلق کو جانیں گے۔
- خسارہ سرمایہ کاری کی اہمیت کا مطالعہ کریں گے۔
- خسارہ سرمایہ کاری کے مقاصد کا مطالعہ کریں گے۔
- ہندوستان میں خسارہ سرمایہ کاری کا مطالعہ کریں گے۔
- خسارہ سرمایہ کاری کے فوائد کا مطالعہ کریں گے۔
- خسارہ سرمایہ کاری کی حدود کا مطالعہ کریں گے۔

3.2 خسارہ سرمایہ کاری کے معنی (Meaning of Deficit Financing)

خسارہ سرمایہ کاری کا مطلب ہے کہ حکومت اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے ضرورت سے زیادہ رقم خرچ کرتی ہے، اور اس فرق کو پورا کرنے کے لیے قرضے لیتی ہے یا نئے نوٹ چھاپتی ہے۔ یہ طریقہ عام طور پر اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب حکومت کی آمدنی (ٹیکس وغیرہ) اس کے اخراجات (جیسے ترقیاتی منصوبے، تنخواہیں، یا دیگر ضروریات) سے کم ہوتی ہے۔

خسارہ سرمایہ کاری کے کچھ مثبت پہلو بھی ہیں، جیسے کہ معیشت کو ترقی دینا، روزگار کے مواقع پیدا کرنا، اور بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا۔ لیکن اگر اسے بے تحاشہ استعمال کیا جائے تو اس کے منفی اثرات بھی ہو سکتے ہیں، جیسے کہ مہنگائی میں اضافہ، قرضوں کا بوجھ بڑھنا، اور معیشت پر دباؤ۔

سادہ الفاظ میں، خسارہ سرمایہ کاری حکومت کا اپنے بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کا ایک طریقہ ہے، جس میں وہ قرضے لے کر یا نوٹ چھاپ کر اپنے اخراجات پورے کرتی ہے۔ خسارے کی مالی اعانت ایک اقتصادی اصطلاح ہے جس کا مطلب حکومت کی طرف سے اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے قرض لینا یا نوٹ چھاپنا ہے جب اس کے آمدنی کے ذرائع ناکافی ہوں۔

خسارہ سرمایہ کاری کا مطلب ہے کہ حکومت اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اپنی آمدنی سے زیادہ رقم خرچ کرتی ہے اور اس فرق کو پورا کرنے کے لیے نئے نوٹ چھاپتی ہے یا قرضے لیتی ہے۔ ہندوستان میں، خسارہ سرمایہ کاری کا مطلب بجٹ خسارہ ہے، جہاں حکومت کے اخراجات اس کی آمدنی سے زیادہ ہوتے ہیں۔

3.3 خسارہ سرمایہ کاری کے مقاصد *(Aims of Deficit Financing)*

خسارہ سرمایہ کاری کے تین اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ جنگی صورتحال میں مالی وسائل کی تکمیل

جنگ کے دوران اضافی مالی وسائل کی ضرورت پڑتی ہے، جس کے لیے حکومت خسارہ سرمایہ کاری کا سہارا لیتی ہے، مگر اس کے نتیجے میں مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے۔

2۔ معاشی بحران (کساد بازاری) سے نجات

جب معیشت سست روی کا شکار ہو تو حکومت عوامی منصوبوں میں سرمایہ کاری کر کے روزگار کے مواقع پیدا کرتی ہے، جس سے معیشت کو بحال کرنے میں مدد ملتی ہے۔

3۔ ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل

سڑکوں، بجلی گھروں، فیکٹریوں اور دیگر بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے لیے حکومت کو اضافی فنڈز درکار ہوتے ہیں، جنہیں پورا کرنے کے لیے خسارہ سرمایہ کاری کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں، جہاں پیداواری وسائل زیادہ ہوتے ہیں، خسارہ سرمایہ کاری سے مہنگائی میں زیادہ اضافہ نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس، ترقی پذیر ممالک میں، جہاں ضروری اشیاء کی پیداوار محدود ہوتی ہے، خسارہ سرمایہ کاری مہنگائی میں اضافہ کر سکتی ہے۔ عوام کے ہاتھ میں زیادہ پیسہ آ جانے سے ضروری اشیاء کی طلب بڑھ جاتی ہے، مگر رسد اتنی تیزی سے نہیں بڑھتی، جس کے نتیجے میں قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ حکومت کے ترقیاتی منصوبے زیادہ تر طویل مدتی ہوتے ہیں، جن کے ثمرات فوری طور پر نظر نہیں آتے، مگر عوامی اخراجات فوری طور پر بڑھ جاتے ہیں۔

3.4 مالی خسارے کی تکمیل کے طریقے *(Methods to Fulfil Financial Deficit)*

خسارہ سرمایہ کاری ایک اقتصادی طریقہ ہے جس کے ذریعے حکومت اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے قرض یا نئے پیسے چھاپ کر آمدنی میں کمی کو پورا کرتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب حکومت کا بجٹ خسارے میں ہو، یعنی اس کی آمدنی اخراجات کے مقابلے میں کم ہو، تو وہ اپنے

خرچ کو پورا کرنے کے لیے قرض لے سکتی ہے یا مرکزی بینک سے مزید پیسے چھاپ سکتی ہے۔اسکے لیے درج ذیل طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں:

1. نئے نوٹ چھاپنا: مرکزی بینک اضافی کرنسی جاری کر کے حکومت کو مالی مدد فراہم کرتا ہے۔
2. قرض لینا: حکومت اندرونِ ملک یا بیرونِ ملک سے قرض حاصل کرتی ہے۔
3. بانڈز جاری کرنا: حکومت عوام اور مالیاتی اداروں کو بانڈز بیچ کر رقم اکٹھی کرتی ہے۔

خسارہ سرمایہ کاری کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ یہ ترقیاتی منصوبوں کے لیے مالی وسائل فراہم کرتی ہے۔ خسارہ سرمایہ کاری سے معیشت میں سرمایہ کاری بڑھتی ہے اور روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ جبکہ اس کے نقصانات یہ ہیں کہ اس سے مہنگائی (Inflation) میں اضافہ ہو سکتا ہے۔اس سے کرنسی کی قدر کم ہو سکتی ہے اور قرضوں کا بوجھ بڑھ سکتا ہے۔ یہ طریقہ اکثر ترقی پذیر ممالک میں استعمال ہوتا ہے تاکہ معیشت کو ترقی دی جا سکے، لیکن اگر یہ عمل حد سے زیادہ کیا جائے تو یہ معاشی مسائل پیدا کر سکتا ہے۔

جب حکومت کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے کہ وہ تمام منصوبوں اور ضروریات کو پورا کر سکے، تو وہ اضافی پیسے حاصل کرنے کے لیے قرض لیتی ہے۔ یہ قرضہ اندرونی یا بیرونی ذرائع سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔اس قرض کو عوامی قرض کہا جاتا ہے۔ عوامی قرضے کو عمومی طور پر درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. داخلی قرض (Internal Debt)
2. خارجی قرض (External Debt)

1۔داخلی قرض (*Internal Debt*)

یہ وہ قرض ہوتا ہے جو حکومت ملکی مالیاتی اداروں، بینکوں، یا عوام سے حاصل کرتی ہے۔ اس میں حکومت بانڈز، ٹریژری بلز، اور دیگر مالیاتی آلات کے ذریعے قرض حاصل کر سکتی ہے۔اس قرض کو عام طور پر حکومت ملک کے بجٹ خسارے کو پورا کرنے، ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل، اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کرتی ہے۔

مثال:

- حکومت اگر کسی قومی بینک سے قرض لیتی ہے تو یہ داخلی قرض کہلائے گا۔
- عوام سے بچت اسکیموں کے ذریعے لیا گیا قرض بھی داخلی قرض میں شامل ہوتا ہے۔

داخلی قرض کے ذرائع (*Sources of Internal Debt*)

حکومت مختلف طریقوں سے داخلی قرض حاصل کر سکتی ہے، جن میں درج ذیل شامل ہیں:

- قومی بینکوں سے قرض

حکومت ملکی بینکوں، جیسے کہ اسٹیٹ بینک یا کمرشل بینکوں سے قرض حاصل کر سکتی ہے۔

- سرکاری بانڈز اور سیکیورٹیز

حکومت عوام اور مالیاتی اداروں کو سرکاری بانڈز جاری کرتی ہے، جن پر مقررہ مدت کے بعد منافع دیا جاتا ہے۔

- ٹریژری بلز (Treasury Bills)

قلیل مدتی حکومتی سیکیورٹیز جنہیں عام طور پر مالیاتی ادارے خریدتے ہیں۔

- قومی بچت اسکیمیں

حکومت عوام کو مختلف اسکیموں میں سرمایہ کاری کی ترغیب دے کر قرض حاصل کرتی ہے، جیسے کہ نیشنل سیونگز اسکیم۔

داخلی قرض کی وجوہات (*Causes of Internal Debt*)

حکومت داخلی قرض مختلف وجوہات کی بنا پر لیتی ہے، جیسے کہ:

- بجٹ خسارے کو پورا کرنا

اگر حکومتی اخراجات آمدنی سے زیادہ ہوں تو داخلی قرض لیا جاتا ہے۔

- ترقیاتی منصوبے

ملک میں بنیادی ڈھانچے (Infrastructure) کی بہتری کے لیے سرمایہ درکار ہوتا ہے۔

- عوامی فلاح و بہبود

صحت، تعلیم، اور دیگر سہولیات کے لیے فنڈنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔

- معاشی استحکام

حکومت معاشی بحران سے نمٹنے کے لیے قرض لے سکتی ہے۔

داخلی قرضے کے فوائد (*Advantages of Internal Debt*)

- ملکی معیشت پر کم دباؤ— داخلی قرض، خارجی قرض ے کے مقابلے میں، ملکی معیشت پر کم بوجھ ڈالتا ہے کیونکہ اس پر غیر ملکی کرنسی میں ادائیگی نہیں کرنی پڑتی۔
- معاشی سرکل میں سرمایہ کاری— حکومت جو قرض لیتی ہے، وہ ملک میں ہی خرچ ہوتا ہے، جس سے معیشت میں پیسہ گردش میں رہتا ہے۔

- زر مبادلہ کا نقصان نہیں ہوتا– چونکہ قرض ملکی کرنسی میں ہوتا ہے، اس لیے حکومت کو غیر ملکی کرنسی کے ذخائر پر دباؤ کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

داخلی قرضے کے نقصانات (*Disadvantages of Public Debt*)

- مہنگائی میں اضافہ
  اگر حکومت قرض واپس کرنے کے لیے زیادہ کرنسی چھاپتی ہے تو مہنگائی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔
- سود کی ادائیگی کا بوجھ
  زیادہ قرض لینے سے سود کی ادائیگی میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے بجٹ پر دباؤ بڑھتا ہے۔
- نجی سرمایہ کاری پر منفی اثر
  اگر حکومت زیادہ قرض لے لے تو بینکوں میں نجی سرمایہ کاروں کے لیے قرضے کم دستیاب ہوتے ہیں، جس سے کاروباری ترقی متاثر ہو سکتی ہے۔

داخلی قرض کے ذریعے حکومت اپنی مالی ضروریات پوری کرتی ہے۔ اگرچہ یہ خارجی قرض ے کے مقابلے میں کم خطرناک ہوتا ہے، لیکن اگر زیادہ مقدار میں لیا جائے تو یہ معیشت پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ اس لیے حکومت کو دانشمندانہ پالیسیوں کے ذریعے داخلی قرض حاصل اور واپس کرنا چاہیے تاکہ مالیاتی استحکام برقرار رہے۔

2۔ خارجی قرض (*External Debt*)

یہ وہ قرض ہوتا ہے جو حکومت بین الاقوامی مالیاتی اداروں، جیسے کہ عالمی بینک (World Bank)، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)، یا دیگر ممالک سے حاصل کرتی ہے۔ یہ قرض زیادہ تر غیر ملکی کرنسی میں ہوتا ہے اور اس پر سود بھی دینا پڑتا ہے۔

مثال:

اگر حکومت کسی دوسرے ملک سے قرض حاصل کرے، تو یہ خارجی قرض ہوگا۔

خارجی قرض ے کے ذرائع (*Sources of External Debt*)

حکومت مختلف بین الاقوامی ذرائع سے خارجی قرض حاصل کر سکتی ہے، جیسے کہ:

- بیرونی ممالک سے قرض حاصل کرنا۔
- عالمی مالیاتی ادارے
  جیسے کہ عالمی بینک (World Bank)، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)، اور ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB)۔

- بین الاقوامی بانڈز

حکومت یا کمپنیاں غیر ملکی سرمایہ کاروں کو بانڈز جاری کرتی ہیں، جن پر ایک مقررہ وقت کے بعد سود کے ساتھ ادائیگی کی جاتی ہے۔

- کمرشل بینکوں سے قرض

حکومت بین الاقوامی بینکوں سے بھی قرض حاصل کر سکتی ہے۔

خارجی قرض لینے کی وجوہات (*Causes of External Debt*)

خارجی قرض مختلف وجوہات کی بناپر لیاجاتاہے، جیسے کہ :

- بجٹ خسارے کو پورا کرنا

جب ملکی آمدنی کم اوراخراجات زیادہ ہوتے ہیں، تو حکومت خارجی قرض حاصل کرتی ہے۔

- ترقیاتی منصوبے

بنیادی ڈھانچے(Infrastructure) کی تعمیر، جیسے کہ ڈیم، سڑکیں، اور بجلی گھر بنانے کے لیے۔

- زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی

اگرملک کے پاس غیر ملکی کرنسی کے ذخائر کم ہورہے ہوں تو خارجی قرض لیاجاسکتاہے۔

- معاشی بحران سے نمٹنا

اگرملک کسی مالی بحران یاقدرتی آفت کا شکار ہو جائے توقرض ضروری ہو جاتاہے۔

- جنگ اور دفائی خرچ

جنگ کی صورت میں دفائی خرچ بڑھ جاتاہے۔ بیرونی ممالک میں رقم کی صورت میں یہ قرض لیاجاتاہے۔

خارجی قرضے کے فوائد (*Advantages of External Debt*)

- بڑے ترقیاتی منصوبے ممکن بنانا

حکومت خارجی قرضے سے بڑے انفراسٹرکچر منصوبے مکمل کر سکتی ہے۔

- ملک میں سرمایہ کاری میں اضافہ

خارجی قرضے کے ذریعے معیشت میں سرمایہ آتاہے، جو ترقی میں مدد دیتاہے۔

- زرمبادلہ کے ذخائر میں استحکام

خارجی قرضے سے غیر ملکی کرنسی کے ذخائر میں بہتری آسکتی ہے۔

خارجی قرضے کے نقصانات(*Disadvantages of External Debt*)

- سود کی بھاری ادائیگی

خارجی قرضے پر زیادہ سود ادا کرنا پڑتا ہے، جو معیشت پر بوجھ ڈال سکتا ہے۔

- ملکی خود مختاری متاثر

اگر قرض زیادہ ہو جائے تو قرض دینے والے ممالک یا ادارے پالیسیوں پر اثرانداز ہو سکتے ہیں۔

- زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ

غیر ملکی قرض کی ادائیگی کے لیے ملک کو اپنی غیر ملکی کرنسی کے ذخائر خرچ کرنے پڑتے ہیں، جس سے معیشت کمزور ہو سکتی ہے۔

- معاشی بحران کا خطرہ

اگر کوئی ملک زیادہ خارجی قرضے لے اور اسے ادا نہ کر سکے، تو وہ دیوالیہ ہو سکتا ہے(Default Risk)۔

خارجی قرض کسی بھی ملک کے لیے ایک اہم مالیاتی ذریعہ ہوتا ہے، لیکن اس کا حد سے زیادہ انحصار ملکی معیشت کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر حکومت خارجی قرض دانشمندانہ طریقے سے استعمال کرے اور اسے بروقت ادا کرے، تو یہ ملک کی ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے، ورنہ یہ معیشت پر ایک بوجھ بن سکتا ہے۔

3.5 مہنگائی اور قیمتوں پر اثرات (*Effects on Inflation and Prices*)

ترقی پذیر معیشتوں میں خسارہ سرمایہ کاری عمومی طور پر مہنگائی کو بڑھادیتی ہے کیونکہ نئی کرنسی کے اجراسے طلب میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ رسد اسی رفتار سے نہیں بڑھتی۔ اس کے نتیجے میں قیمتیں بڑھنے لگتی ہیں اور عوام کی قوتِ خرید متاثر ہوتی ہے۔ دیگر اثرات درج ذیل ہیں:

- زیادہ خسارہ سرمایہ کاری مہنگائی کو قابو سے باہر کر سکتی ہے۔
- اس سے افراطِ زر(inflation) بڑھنے کی وجہ سے عوام کی حقیقی آمدنی میں کمی آسکتی ہے۔
- مسلسل بجٹ خسارہ بیرونی قرضوں پر انحصار بڑھادیتا ہے، جو معیشت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔
- خسارہ سرمایہ کاری کا مثبت اثر یہ ہوتا ہے کہ یہ معاشی ترقی کو تیز کرنے میں مدد دیتی ہے۔
- دوسرا مثبت اثر یہ ہے کہ اگر اسے مناسب طریقے سے کنٹرول کیا جائے تو یہ سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع بڑھا سکتی ہے۔
- قومی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ عوامی منصوبوں پر خرچ کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

3.6 کنٹرول کے اقدامات *(Methods of Control)*

خسارہ سرمایہ کاری کو قابو میں رکھنے کے لیے کئے جانے والے اقدامات درج ذیل ہیں:

1۔ ٹیکس وصولی میں اضافہ:

ٹیکس وصولی سے حکومتی آمدنی بڑھا کر خسارہ سرمایہ کاری کی ضرورت کو کم کیا جا سکتا ہے۔

2۔ بچت مہمات:

عوام کو بچت کی ترغیب دے کر اضافی رقم کو مہنگائی کے اثرات سے بچایا جا سکتا ہے۔

3۔ عوامی اخراجات میں اعتدال:

غیر ضروری اخراجات کو کم کر کے بجٹ خسارے کو محدود کیا جا سکتا ہے۔

4۔ بیرونی سرمایہ کاری:

ترقیاتی منصوبوں کے لیے بیرونی سرمایہ کاری اور قرضوں کے بہتر استعمال سے مالی خسارے کو کم کیا جا سکتا ہے۔

خسارہ سرمایہ کاری ایک ضروری مگر نازک پالیسی ہے جسے دانشمندی اور محتاط حکمت عملی کے ساتھ استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ اقتصادی ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے، مگر بے قابو خسارہ سرمایہ کاری مہنگائی، معاشی عدم استحکام اور مالیاتی بحران کو جنم دے سکتی ہے۔ اس لیے حکومتوں کو متبادل مالی ذرائع پر بھی غور کرنا چاہیے تاکہ معیشت کو مستحکم رکھا جا سکے۔

جنگ کے دوران خسارہ سرمایہ کاری ہمیشہ افراط زر کا باعث بنتی ہے، جبکہ کساد بازاری کے دوران یہ معیشت کو بحال کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ معاشی ترقی کے لیے خسارہ سرمایہ کاری کا استعمال بھی افراط زر کا باعث بن سکتا ہے، لیکن یہ سرمایہ کاری، روزگار، اور پیداوار کو بڑھانے میں معاون ہوتی ہے۔ خسارہ سرمایہ کاری کے نتیجے میں رقم کی فراوانی اور قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہندوستان میں منصوبہ بندی کے دوران خسارہ سرمایہ کاری کا استعمال کیا گیا تھا، لیکن اس کے نتیجے میں قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ خسارہ سرمایہ کاری کے فوائد میں معاشی ترقی کو تیز کرنا، سرمایہ کاری کو فروغ دینا، اور بچت کو بڑھانا شامل ہیں۔ تاہم، اس کی حدود بھی ہیں، جیسے کہ افراط زر، عدم استحکام، اور معیشت پر منفی اثرات۔

ماہرین معیشت سرمایہ کاری کی "محفوظ حد" کے تصور پر بھی بحث کرتے ہیں، جو یہ بتاتی ہے کہ کتنی خسارہ سرمایہ کاری کو معیشت برداشت کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، وہ خسارہ سرمایہ کاری کے افراط زر کے اثرات کو کم کرنے کے لیے کچھ اقدامات بھی تجویز کرتے ہیں، جیسے کہ بچت مہم، ٹیکس میں اضافہ، اور ضروری اشیاء کی درآمد۔

اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ خسارہ سرمایہ کاری ایک ضروری اور مثبت آلہ ہے جو کم سرمایہ والے ممالک میں معاشی ترقی کو تیز کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے، لیکن اسے احتیاط اور منصوبہ بندی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔

3.7 خسارہ سرمایہ کاری اور افراط زر *(Deficit Financing and Inflation)*

ترقی پذیر ممالک میں خسارہ سرمایہ کاری افراط زر کا باعث بنتی ہے، جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں ایسا نہیں ہوتا۔ ترقی پذیر ممالک میں خسارہ سرمایہ کاری کے نتیجے میں طلب میں اضافہ ہوتا ہے، لیکن رسد میں فوری اضافہ نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔

ہندوستان میں منصوبہ بندی کے دوران خسارہ سرمایہ کاری کا استعمال کیا گیا ہے، لیکن اس کے نتیجے میں قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ مختلف منصوبہ بندیوں کے دوران خسارہ سرمایہ کاری کی مقدار اور قیمتوں میں اضافہ کے درمیان گہرا تعلق دیکھا گیا ہے۔

خسارہ سرمایہ کاری معاشی ترقی کو تیز کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے، خاص طور پر جب اسے پیداواری مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔ یہ سرمایہ کاری کو فروغ دیتی ہے اور بچت کو بڑھاتی ہے۔

خسارہ سرمایہ کاری کو ایک ضروری برائی سمجھا جاتا ہے، جسے صرف اس حد تک برداشت کیا جا سکتا ہے جہاں تک یہ سرمایہ کاری اور معاشی ترقی کو فروغ دے۔ اس حد کو "محفوظ حد" کہا جاتا ہے۔

3.8 خسارہ سرمایہ کاری کی آلات *(Tools of Deficit Financing)*

عزیز طلبا، گزشتہ صفحات پر خسارہ سرمایہ کاری کے افراط زر کے اثرات کو کم کرنے کے لیے کچھ اقدامات تجویز کیے گئے ہیں، جیسے کہ بچت مہم، ٹیکس میں اضافہ، اور ضروری اشیاء کی درآمد۔ خسارہ سرمایہ کاری ایک ضروری اور مثبت آلہ ہے جو کم سرمایہ والے ممالک میں معاشی ترقی کو تیز کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے، لیکن اسے احتیاط اور منصوبہ بندی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔

حکومت کے مالیاتی نظام میں خسارہ سرمایہ کاری اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب حکومتی اخراجات آمدنی سے تجاوز کر جاتے ہیں اور اس فرق کو پورا کرنے کے لیے قرض لیا جاتا ہے یا نئے نوٹ چھاپے جاتے ہیں۔ ترقی پذیر معیشتوں میں، جہاں مالی وسائل محدود ہوتے ہیں، حکومت اکثر اس طریقے کو ترقیاتی منصوبوں کے لیے اپناتی ہے۔ خسارہ سرمایہ کاری عام طور پر درج ذیل طریقوں سے کی جاتی ہے:

1۔نئے کرنسی نوٹ چھاپنا

حکومت مرکزی بینک سے نئے نوٹ جاری کرواکر اپنے اخراجات پورے کرتی ہے۔

2۔بینکنگ سسٹم سے قرض لینا

حکومت تجارتی یا مرکزی بینکوں سے قرض لے کر مالی ضروریات پوری کرتی ہے۔

3۔عوامی قرضے

عوامی بانڈز اور قرضہ جات کے ذریعے اضافی مالی وسائل اکٹھے کیے جاتے ہیں۔

مغربی ممالک میں، حکومت عام طور پر عوام، تجارتی بینکوں اور مرکزی بینک سے قرض لے کر مالیاتی خسارے کو پورا کرتی ہے۔ بھارت جیسے ممالک میں، مرکزی بینک سے قرض لینا اور نئے نوٹ چھاپنا خسارہ سرمایہ کاری میں شمار کیا جاتا ہے، جبکہ عوامی اور تجارتی بینکوں سے قرض لینا "مارکیٹ بوروئنگ" کے زمرے میں آتا ہے۔

3.9 ہندوستان میں سرمایہ کاری *(Deficit Financing in India)*

ہندوستان میں خسارہ سرمایہ کاری کا استعمال 1950 میں منصوبہ بند ترقیاتی عمل کے آغاز کے ساتھ شروع ہوا۔ مختلف پانچ سالہ منصوبوں کے دوران اس کے اثرات درج ذیل رہے:

1۔پہلا منصوبہ (1951 سے 1956)

اس دوران خسارہ سرمایہ کاری تقریباً 333 کروڑ روپے تھی، اور چونکہ پیداوار میں اضافہ ہوا، اس لیے مہنگائی کم رہی۔

2۔تیسرا منصوبہ (1961 سے 1966)

چین اور پاکستان کے ساتھ جنگوں کی وجہ سے مالی اخراجات میں اضافہ ہوا، جس سے مہنگائی بڑھی۔

3۔چوتھا منصوبہ (1969 سے 1974)

مہنگائی میں زبردست اضافہ ہوا، جو کہ 47% تک پہنچ گیا۔

4۔چھٹا اور ساتواں منصوبہ (1980 سے 1990)

خسارہ سرمایہ کاری کے استعمال کے باعث مہنگائی میں اضافہ ہوتا رہا، مگر صنعتی ترقی میں بھی تیزی آئی۔

3.10 خسارہ سرمایہ کاری کے فوائد *(Benefits of Deficit Financing)*

اگر مناسب حکمت عملی کے تحت استعمال کیا جائے تو خسارہ سرمایہ کاری کئی معاشی فوائد فراہم کر سکتی ہے:

- ترقیاتی منصوبوں کے لیے سرمایہ فراہم کرتی ہے۔
- روزگار کے مواقع پیدا کرتی ہے، جس سے بیروزگاری میں کمی آتی ہے۔
- نئی صنعتوں کے قیام میں مدد دیتی ہے، جس سے معیشت میں ترقی آتی ہے۔
- طلب اور رسد کے فرق کو کم کر کے اقتصادی سرگرمیوں میں تیزی لاتی ہے۔
- اگر احتیاط سے کی جائے تو مہنگائی کے بغیر بھی معیشت کو مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

3.11 خسارہ سرمایہ کاری کی حدود *(Limitations of Deficit Financing)*

1۔ مہنگائی میں اضافہ

اگر نئی رقم کی فراہمی طلب میں اضافے کے مقابلے میں زیادہ ہو تو قیمتیں تیزی سے بڑھتی ہیں۔

2۔ حقیقی آمدنی میں کمی

افراطِ زر کی وجہ سے عوام کی قوت خرید کم ہو جاتی ہے، جس سے غربت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

3۔ بیرونی قرضوں پر انحصار

خسارہ سرمایہ کاری کی زیادتی سے حکومت کو مزید قرض لینا پڑتا ہے، جو کہ معیشت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

4۔ بے قابو مالیاتی عدم استحکام

اگر مالیاتی پالیسی غیر مؤثر ہو تو معیشت عدم استحکام کا شکار ہو سکتی ہے۔

5۔ ٹیکس اصلاحات

زیادہ ٹیکس وصول کر کے حکومت اپنے مالیاتی خسارے کو کم کر سکتی ہے۔

6۔ عوامی بچت اسکیمیں

عوام کو زیادہ سے زیادہ بچت پر راغب کیا جائے تا کہ اضافی رقم مارکیٹ میں نہ آئے۔

7۔ حکومتی اخراجات میں کمی

غیر ضروری اخراجات کو کم کر کے مالیاتی خسارے کو محدود کیا جا سکتا ہے۔

8۔ بیرونی سرمایہ کاری

ترقیاتی منصوبوں کے لیے غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دیا جائے۔

9۔ مہنگائی پر قابو پانے کے اقدامات

قیمتوں پر کنٹرول، راشننگ، اور بنیادی اشیاء کی مناسب دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔

خسارہ سرمایہ کاری ایک اہم مالیاتی پالیسی ہے جو حکومت کو ترقیاتی منصوبوں میں مدد دیتی ہے۔ تاہم، اگر اس کا بے تحاشہ استعمال کیا جائے تو یہ مہنگائی، مالیاتی بحران اور بیرونی قرضوں پر انحصار بڑھا سکتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حکومت ایک متوازن پالیسی اپنائے، جہاں ترقیاتی ضروریات اور مالیاتی استحکام کے درمیان مناسب توازن قائم رکھا جا سکے۔

3.12 اکتسابی نتائج *(Learning Outcomes)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- خسارہ سرمایہ کاری کے معنی کو سمجھا۔
- خسارے کی تکمیل کے طریقے کو جانا۔
- خسارہ سرمایہ کاری کی ضرورت کو سمجھا۔
- مہنگائی اور قیمتوں پر اثرات کا مطالعہ کیا۔
- کنٹرول کے اقدامات کا مطالعہ کیا۔
- خسارہ سرمایہ کاری اور افراط زر کے تعلق کو جانا۔
- خسارہ سرمایہ کاری کی اہمیت کا مطالعہ کریں گے۔
- خسارہ سرمایہ کاری کے مقاصد کا مطالعہ کیا۔
- ہندوستان میں خسارہ سرمایہ کاری کا مطالعہ کیا۔
- خسارہ سرمایہ کاری کے فوائد کا مطالعہ کیا۔
- خسارہ سرمایہ کاری کی حدود کا مطالعہ کیا۔

3.13 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

افراط زر *(Inflation)*

مہنگائی وہ صورت حال ہے جہاں اشیاء کی قیمتوں میں عام طور پر اضافہ ہوتا ہے اور رقم کی خرید قیمت معیشت میں گر جاتی ہے۔

منصوبہ بندی کمیشن *(Planning Commission)*

منصوبہ بندی کمیشن حکومت ہند کا ایک ادارہ تھا جس نے دوسرے کاموں کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے پانچ سالہ منصوبے بھی مرتب کیے تھے۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد، منصوبہ بندی کا ایک باضابطہ ماڈل اپنایا گیا، اور اسی کے مطابق منصوبہ بندی کمیشن، جو براہ راست وزیر اعظم ہند کو رپورٹ کرتا ہے، 15 مارچ 1950 کو قائم کیا گیا، جس کے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو چیئرمین تھے۔ منصوبہ بندی کمیشن کی تشکیل کا اختیار ہندوستان کے آئین یا قانون سے حاصل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ ہندوستان کی مرکزی حکومت کا ایک اہم بازو تھا۔

3.14 نمونہ امتحانی سوالات *(Model Examination Questions)*

3.14.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات *(Objective Answer Type Questions)*

1۔ حکومت کے ذریعہ اپنے اخراجات کی تکمیل کرنے کے لیے اضافی وسائل کو حاصل کرنے کا عمل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہلاتا ہے۔

(a) خسارہ سرمایہ کاری　(b) بجٹ سازی

(c) منصوبہ بندی　(d) معاشی سرمایہ کاری

2۔ درج ذیل میں خسارہ سرمایہ کاری کا طریقہ ہے:

(a) نئے کرنسی نوٹ چھاپنا　(b) اندرونی قرض لینا

(c) بیرونی قرض لینا　(d) یہ سبھی

3۔ درج ذیل میں اندرونی قرض کی وجہ ہے:

(a) بجٹ خسارہ　(b) ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل

(c) عوامی فلاح و بہبود کے کام　(d) یہ سبھی

4۔درج ذیل میں اندرونی قرض کا فائدہ ہے:

(a) ملکی معیشت پر کم دباؤ (b) معاشی سرمایہ کاری

(c) زرمبادلہ میں نقصان نہ ہونا (d) یہ سبھی

5۔درج ذیل میں اندرونی قرض کا نقصان ہے:

(a) مہنگائی میں اضافہ (b) سود کی ادائیگی کا بوجھ

(c) نجی سرمایہ کاری پر منفی اثرات (d) یہ سبھی

6۔بیرونی قرض کس ادارے سے لیا جاسکتا ہے؟

(a) عالمی بینک (b) آئی ایم ایف

(c) یہ دونوں (d) ریزرو بینک

7۔خسارہ سرمایہ کاری کی ضرورت کب پیش آتی ہے؟

(a) جنگ کے دوران (b) معاشی بحران کے دوران

(c) ترقیاتی منصوبوں کے لیے (d) یہ سبھی

8۔درج ذیل میں خسارہ سرمایہ کاری کا مثبت اثر نہیں ہے:

(a) بے قابو مہنگائی (b) تیز معاشی ترقی

(c) ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل (d) روزگار کے بہتر مواقع

9۔بیرونی قرض کی کیا وجہ ہے؟

(a) زرمبادلہ میں اضافی (b) بجٹ خسارہ

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ بیرونی قرض کا کیا فائدہ ہے؟

(a) بڑے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل (b) ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

3.14.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. خسارہ سرمایہ کاری کے معنی کو بیان کیجیے۔
2. خسارے کی تکمیل کے طریقے بیان کیجیے۔
3. خسارہ سرمایہ کاری کی ضرورت پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. مہنگائی اور قیمتوں پر خسارہ سرمایہ کاری کے اثرات لکھیے۔
5. خسارہ سرمایہ کاری کے کنڑول کے اقدامات کیا ہیں۔

3.14.3۔ طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. خسارہ سرمایہ کاری کے فوائد اور حدود بیان کیجیے۔
2. خسارہ سرمایہ کاری کی اہمیت اور مقاصد بیان کیجیے۔
3. خسارہ سرمایہ کاری کے کردار پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	(a)	2۔	(d)	3۔	(d)	4۔	(d)	5۔	(d)
6۔	(c)	7۔	(d)	8۔	(a)	9۔	(c)	10۔	(c)

اکائی 4— عوامی قرض

(Public Debt)

اکائی کے اجزا:

4.0 تمہید

4.1 مقاصد

4.2 عوامی قرض کے معنی

4.3 عوامی قرض کی اقسام

4.4 عوامی قرض کے ذرائع

4.5 عوامی قرض کی وجوہات

4.6 عوامی قرض کے اثرات

4.7 اکتسابی نتائج

4.8 کلیدی الفاظ

4.9 نمونہ امتحانی سوالات

4.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

4.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

4.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

4.0 تمہید *(Introduction)*

جب حکومت اپنی مالیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قرض لیتی ہے، اس کو عوامی قرض (*Public Debt*) کہا جاتا ہے۔ یہ قرض عام طور پر مختلف ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے، جیسے کہ بینکوں، مالیاتی اداروں، یا عوام سے بانڈز اور دیگر قرضوں کے ذریعے۔ حکومت اس قرض کو مختلف منصوبوں، ترقیاتی کاموں، یا بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے استعمال کرتی ہے۔

عوامی قرض کا مقصد عام طور پر معیشت کو مستحکم کرنا، انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا، یا معاشی ترقی کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ تاہم، اگر قرض کی مقدار بہت زیادہ ہو جائے تو یہ معیشت پر بوجھ بن سکتا ہے، کیونکہ حکومت کو قرض کی ادائیگی کے لیے سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ، اگر قرض کا استعمال غیر موثر ہو تو یہ مستقبل میں مالیاتی مشکلات کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

عوامی قرض کو عام طور پر دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

- داخلی قرض: یہ وہ قرض ہوتا ہے جو حکومت اپنے ملک کے شہریوں یا اداروں سے لیتی ہے۔ اس قرض کو داخلی قرض بھی کہا جاتا ہے۔
- خارجی قرض: یہ وہ قرض ہوتا ہے جو حکومت دوسرے ممالک یا بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے لیتی ہے۔ اس قرض کو خارجی قرض بھی کہا جاتا ہے۔

عوامی قرض کا انتظام کرتے وقت حکومت کو احتیاط سے کام لینا چاہیے تاکہ قرض کی ادائیگی کے لیے ضروری وسائل موجود ہوں اور معیشت پر منفی اثرات نہ پڑیں۔

4.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- عوامی قرض کے معنی کا مطالعہ کریں گے۔
- عوامی قرض کی اقسام بیان کریں گے۔
- عوامی قرض کے ذرائع کو سمجھیں گے۔
- عوامی قرض کی وجوہات کا مطالعہ کریں گے۔
- عوامی قرض کے اثرات کا مطالعہ کریں گے۔

4.2 عوامی قرض کے معنی (Meaning of Public Debt)

عوامی قرض یا سرکاری قرض (Public Debt) سے مراد وہ قرض ہوتا ہے جو کوئی حکومت اپنے مالی اخراجات پورے کرنے کے لیے داخلی یا خارجی ذرائع سے حاصل کرتی ہے۔ یہ قرض عام طور پر ترقیاتی منصوبوں، بجٹ خسارے کو پورا کرنے، بنیادی ڈھانچے (Infrastructure) کی بہتری اور عوامی فلاح و بہبود کے کاموں کے لیے لیا جاتا ہے۔ عوامی قرض (Public Debt) کو مختلف زاویوں سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ یہاں اس کی کچھ اہم تعریفیں پیش کی جاتی ہیں:

1.معاشی تعریف

عوامی قرض وہ کل رقم ہے جو حکومت (مرکزی یا صوبائی) اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے مقامی یا بین الاقوامی ذرائع سے قرض کے طور پر لیتی ہے۔ یہ قرض عام طور پر بونڈز، ٹریژری بلز، یا بین الاقوامی اداروں (جیسے IMF، World Bank) سے حاصل کیا جاتا ہے۔

2. قانونی/انتظامی تعریف

کسی ملک کے قانونی فریم ورک کے مطابق، عوامی قرض حکومت کی وہ مالی ذمہ داری ہے جو عوام، اداروں، یا دیگر ممالک کے ساتھ معاہدوں کے تحت طے کی جاتی ہے۔ اس میں سود (Interest) اور اصل رقم (Principal) کی واپسی کی شرائط شامل ہوتی ہیں۔

3. ترقیاتی تعریف

عوامی قرض کو معاشی ترقی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ جب حکومت انفراسٹرکچر، تعلیم، یا صحت جیسے شعبوں میں سرمایہ کاری کے لیے قرض لیتی ہے، تو اسے "ترقیاتی قرض" کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، CPEC منصوبوں کے لیے چین سے لیا گیا قرض۔

4.بجٹری تعریف

حکومت جب اپنے سالانہ بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے قرض لیتی ہے، تو اسے "بجٹری قرض" کہتے ہیں۔ یہ قرض عموماً قلیل المدت ہوتا ہے اور اسے ٹیکسوں یا دیگر آمدنیوں سے واپس کیا جاتا ہے۔

5. بین الاقوامی تعریف

عالمی ادارے (جیسے IMF) عوامی قرض کو "کسی ملک کی کل قرضے کی ذمہ داریاں" قرار دیتے ہیں، جو خارجی اور داخلی قرضوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ تعریف ملک کی معاشی صحت کو جانچنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

6.عوامی مفاد کی تعریف

کچھ ماہرین کے نزدیک، عوامی قرض عوام کے مفاد میں لیا جاتا ہے، کیونکہ اس کے ذریعے حکومت ایسے منصوبے چلاتی ہے جو براہ راست عوام کی فلاح سے جڑے ہوں، جیسے سبسڈیز، راشن سکیم، یا روزگار کے مواقع۔

7. تنقیدی تعریف

تنقیدی نقطہ نظر سے، عوامی قرض کو آنے والی نسلوں پر بوجھ سمجھا جاتا ہے، کیونکہ آج کا قرض کل کے شہریوں کو سود سمیت واپس کرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان کا خارجی قرض اس کی معیشت پر دباؤ کا اہم سبب ہے۔

عوامی قرض کا تصور سیاق و سباق پر منحصر ہے۔ اگر اسے دانشمندی سے استعمال کیا جائے تو یہ ترقی کا ذریعہ بن سکتا ہے، لیکن غیر ذمہ دارانہ قرض لینا معیشت کو دیوالیہ پن کی طرف بھی دھکیل سکتا ہے۔

4.3 عوامی قرضے کی اقسام *(Types of Public Debt)*

عوامی قرضے کو عمومی طور پر درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. داخلی قرض *(Internal Debt)*
2. خارجی قرض *(External Debt)*

1۔ داخلی قرض *(Internal Debt)*

یہ وہ قرض ہوتا ہے جو حکومت ملکی مالیاتی اداروں، بینکوں، یا عوام سے حاصل کرتی ہے۔ اس میں حکومت بانڈز، ٹریژری بلز، اور دیگر مالیاتی آلات کے ذریعے قرض حاصل کر سکتی ہے۔ اس قرض کو عام طور پر حکومت ملک کے بجٹ خسارے کو پورا کرنے، ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل، اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کرتی ہے۔

مثال:

- حکومت اگر کسی قومی بینک سے قرض لیتی ہے تو یہ داخلی قرض کہلائے گا۔
- عوام سے بچت اسکیموں کے ذریعے لیا گیا قرض بھی داخلی قرض میں شامل ہوتا ہے۔

داخلی قرض کے ذرائع *(Sources of Internal Debt)*

حکومت مختلف طریقوں سے داخلی قرض حاصل کر سکتی ہے، جن میں درج ذیل شامل ہیں:

- قومی بینکوں سے قرض
  حکومت ملکی بینکوں، جیسے کہ اسٹیٹ بینک یا کمرشل بینکوں سے قرض حاصل کر سکتی ہے۔
- سرکاری بانڈز اور سیکیورٹیز
  حکومت عوام اور مالیاتی اداروں کو سرکاری بانڈز جاری کرتی ہے، جن پر مقررہ مدت کے بعد منافع دیا جاتا ہے۔
- ٹریژری بلز *(Treasury Bills)*
  قلیل مدتی حکومتی سیکیورٹیز جنہیں عام طور پر مالیاتی ادارے خریدتے ہیں۔

- قومی بچت اسکیمیں

حکومت عوام کو مختلف اسکیموں میں سرمایہ کاری کی ترغیب دے کر قرض حاصل کرتی ہے، جیسے کہ نیشنل سیونگز اسکیم۔

داخلی قرض کی وجوہات (*Causes of Internal Debt*)

حکومت داخلی قرض مختلف وجوہات کی بنا پر لیتی ہے، جیسے کہ:

- بجٹ خسارے کو پورا کرنا

اگر حکومتی اخراجات آمدنی سے زیادہ ہوں تو داخلی قرض لیا جاتا ہے۔

- ترقیاتی منصوبے

ملک میں بنیادی ڈھانچے (*Infrastructure*) کی بہتری کے لیے سرمایہ درکار ہوتا ہے۔

- عوامی فلاح و بہبود

صحت، تعلیم، اور دیگر سہولیات کے لیے فنڈنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔

- معاشی استحکام

حکومت معاشی بحران سے نمٹنے کے لیے قرض لے سکتی ہے۔

داخلی قرضے کے فوائد (*Advantages of Internal Debt*)

- ملکی معیشت پر کم دباؤ—داخلی قرض، خارجی قرض ے کے مقابلے میں، ملکی معیشت پر کم بوجھ ڈالتا ہے کیونکہ اس پر غیر ملکی کرنسی میں ادائیگی نہیں کرنی پڑتی۔
- معاشی سرکل میں سرمایہ کاری—حکومت جو قرض لیتی ہے، وہ ملک میں ہی خرچ ہوتا ہے، جس سے معیشت میں پیسہ گردش میں رہتا ہے۔
- زرمبادلہ کا نقصان نہیں ہوتا—چونکہ قرض ملکی کرنسی میں ہوتا ہے، اس لیے حکومت کو غیر ملکی کرنسی کے ذخائر پر دباؤ کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

داخلی قرضے کے نقصانات (*Disadvantages of Public Debt*)

- مہنگائی میں اضافہ

اگر حکومت قرض واپس کرنے کے لیے زیادہ کرنسی چھاپتی ہے تو مہنگائی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

- سود کی ادائیگی کا بوجھ

زیادہ قرض لینے سے سود کی ادائیگی میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے بجٹ پر دباؤ بڑھتا ہے۔

- نجی سرمایہ کاری پر منفی اثر

اگر حکومت زیادہ قرض لے لے تو بینکوں میں نجی سرمایہ کاروں کے لیے قرضے کم دستیاب ہوتے ہیں، جس سے کاروباری ترقی متاثر ہو سکتی ہے۔

داخلی قرض کے ذریعے حکومت اپنی مالی ضروریات پوری کرتی ہے۔ اگرچہ یہ خارجی قرض ے کے مقابلے میں کم خطرناک ہوتا ہے، لیکن اگر زیادہ مقدار میں لیا جائے تو یہ معیشت پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ اس لیے حکومت کو دانشمندانہ پالیسیوں کے ذریعے داخلی قرض حاصل اور واپس کرنا چاہیے تاکہ مالیاتی استحکام برقرار رہے۔

2۔ خارجی قرض (*External Debt*)

یہ وہ قرض ہوتا ہے جو حکومت بین الاقوامی مالیاتی اداروں، جیسے کہ عالمی بینک (*World Bank*)، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (*IMF*)، یا دیگر ممالک سے حاصل کرتی ہے۔ یہ قرض زیادہ تر غیر ملکی کرنسی میں ہوتا ہے اور اس پر سود بھی دینا پڑتا ہے۔

مثال:

اگر حکومت کسی دوسرے ملک سے قرض حاصل کرے، تو یہ خارجی قرض ہوگا۔

خارجی قرض ے کے ذرائع (*Sources of External Debt*)

حکومت مختلف بین الاقوامی ذرائع سے خارجی قرض حاصل کر سکتی ہے، جیسے کہ:

- بیرونی ممالک سے قرض حاصل کرنا۔
- عالمی مالیاتی ادارے

  جیسے کہ عالمی بینک (*World Bank*)، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (*IMF*)، اور ایشیائی ترقیاتی بینک (*ADB*)۔
- بین الاقوامی بانڈز

  حکومت یا کمپنیاں غیر ملکی سرمایہ کاروں کو بانڈز جاری کرتی ہیں، جن پر ایک مقررہ وقت کے بعد سود کے ساتھ ادائیگی کی جاتی ہے۔
- کمرشل بینکوں سے قرض

  حکومت بین الاقوامی بینکوں سے بھی قرض حاصل کر سکتی ہے۔

خارجی قرض لینے کی وجوہات (*Causes of External Debt*)

خارجی قرض مختلف وجوہات کی بنا پر لیا جاتا ہے، جیسے کہ:

- بجٹ خسارے کو پورا کرنا

جب ملکی آمدنی کم اور اخراجات زیادہ ہوتے ہیں، تو حکومت خارجی قرض حاصل کرتی ہے۔

- ترقیاتی منصوبے

بنیادی ڈھانچے (*Infrastructure*) کی تعمیر، جیسے کہ ڈیم، سڑکیں، اور بجلی گھر بنانے کے لیے۔

- زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی

اگر ملک کے پاس غیر ملکی کرنسی کے ذخائر کم ہو رہے ہوں تو خارجی قرض لیا جا سکتا ہے۔

- معاشی بحران سے نمٹنا

اگر ملک کسی مالی بحران یا قدرتی آفت کا شکار ہو جائے تو قرض ضروری ہو جاتا ہے۔

- جنگ اور دفائی خرچ

جنگ کی صورت میں دفائی خرچ بڑھ جاتا ہے۔ بیرونی ممالک میں رقم کی صورت میں یہ قرض لیا جاتا ہے۔

خارجی قرضے کے فوائد (*Advantages of External Debt*)

- بڑے ترقیاتی منصوبے ممکن بنانا

حکومت خارجی قرضے سے بڑے انفراسٹرکچر منصوبے مکمل کر سکتی ہے۔

- ملک میں سرمایہ کاری میں اضافہ

خارجی قرضے کے ذریعے معیشت میں سرمایہ آتا ہے، جو ترقی میں مدد دیتا ہے۔

- زرمبادلہ کے ذخائر میں استحکام

خارجی قرضے سے غیر ملکی کرنسی کے ذخائر میں بہتری آ سکتی ہے۔

خارجی قرضے کے نقصانات (*Disadvantages of External Debt*)

- سود کی بھاری ادائیگی

خارجی قرضے پر زیادہ سود ادا کرنا پڑتا ہے، جو معیشت پر بوجھ ڈال سکتا ہے۔

- ملکی خودمختاری متاثر

اگر قرض زیادہ ہو جائے تو قرض دینے والے ممالک یا ادارے پالیسیوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

- زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ

غیر ملکی قرض کی ادائیگی کے لیے ملک کو اپنی غیر ملکی کرنسی کے ذخائر خرچ کرنے پڑتے ہیں، جس سے معیشت کمزور ہو سکتی ہے۔

- معاشی بحران کا خطرہ

اگر کوئی ملک زیادہ خارجی قرض ے لے اور اسے ادا نہ کر سکے، تو وہ دیوالیہ ہو سکتا ہے (*Default Risk*)۔

خارجی قرض کسی بھی ملک کے لیے ایک اہم مالیاتی ذریعہ ہوتا ہے، لیکن اس کا حد سے زیادہ انحصار ملکی معیشت کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر حکومت خارجی قرض دانشمندانہ طریقے سے استعمال کرے اور اسے بروقت ادا کرے، تو یہ ملک کی ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے، ورنہ یہ معیشت پر ایک بوجھ بن سکتا ہے۔

4.4 عوامی قرض کے ذرائع *(Sources of Public Debt)*

حکومت مختلف ذرائع سے قرض حاصل کر سکتی ہے، جن میں شامل ہیں:

- قومی اور بین الاقوامی بینک
- بانڈز اور سیکیورٹیز
- عالمی مالیاتی ادارے (*IMF*، ورلڈ بینک، *ADB* وغیرہ)
- دیگر ممالک سے حاصل کردہ قرضے یا امداد

4.5 عوامی قرضے کی وجوہات *(Causes of Public Debt)*

حکومتیں عوامی قرض کیوں لیتی ہیں؟ اس کے پیچھے درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:

- بجٹ خسارے کو پورا کرنا

  اگر حکومتی اخراجات آمدنی سے زیادہ ہوں تو قرض لینا پڑتا ہے۔
- ترقیاتی منصوبے

  بڑے انفراسٹرکچر منصوبے جیسے سڑکیں، ڈیم، بجلی گھر بنانے کے لیے قرض ضروری ہوتا ہے۔
- معاشی بحران

  قدرتی آفات، جنگ یا دیگر بحرانوں کے دوران حکومت کو اضافی مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔
- عوامی فلاح و بہبود

  صحت، تعلیم اور دیگر سماجی منصوبوں کے لیے قرض لیا جا سکتا ہے۔

4.6 عوامی قرضے کے اثرات (Effects of Public Debt)

مثبت اثرات:

- ترقیاتی منصوبوں میں مدد

حکومت بنیادی ڈھانچے کی ترقی کر سکتی ہے

- معاشی ترقی

قرض کی مدد سے سرمایہ کاری بڑھائی جا سکتی ہے۔

- عوامی سہولیات میں بہتری

تعلیم، صحت، اور دیگر بنیادی سہولیات بہتر ہوتی ہیں۔

منفی اثرات:

- سود کا بوجھ

قرض پر سود دینا پڑتا ہے جو معیشت پر بوجھ بن سکتا ہے۔

- مالیاتی دباؤ

زیادہ قرض ملک کے بجٹ میں خسارہ پیدا کر سکتا ہے۔

- معاشی خود مختاری کا نقصان

اگر قرض زیادہ ہو جائے تو بین الاقوامی ادارے ملک کی پالیسیوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

عوامی قرض کسی بھی حکومت کے مالیاتی نظام میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر اسے دانشمندی سے استعمال کیا جائے تو یہ ملکی ترقی میں مدد دے سکتا ہے، لیکن اگر قرض کی مقدار حد سے زیادہ بڑھ جائے تو یہ ملک کے لیے ایک بڑا مالیاتی بحران پیدا کر سکتا ہے۔ اس لیے حکومت کو ہمیشہ قرض لینے اور اس کی واپسی کے بارے میں جامع منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔

4.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- عوامی قرض کے معنی کا مطالعہ کیا۔
- عوامی قرض کی اقسام کو سمجھا۔
- عوامی قرض کے ذرائع کو سمجھا۔

- عوامی قرض کی وجوہات کا مطالعہ کیا۔
- عوامی قرض کے اثرات کا مطالعہ کیا۔

4.8 کلیدی الفاظ (*Keywords*)

افراط زر (*Inflation*)

مہنگائی کی وہ صورت حال ہے جہاں اشیاء کی قیمتوں میں عام طور پر اضافہ ہوتا ہے اور رقم کی خرید قیمت معیشت میں گر جاتی ہے۔

کیپٹل بجٹ (*Capital Budget*)

کیپٹل بجٹ سرمایہ کی رسیدوں اور ادائیگیوں کی تخمینی رقم ہے۔اس میں قرضوں اور مرکزی حکومت کی طرف سے ریاستی حکومتوں، سرکاری کمپنیوں، کارپوریشنوں اور دیگر فریقوں کو دیے گئے ایڈوانس میں سرمایہ کاری شامل ہے۔

ریونیو بجٹ (*Revenue Budget*)

مرکزی بجٹ کے تناظر میں، ریونیو بجٹ ملک کی ترقی اور بنیادی ڈھانچے کے لیے درکار تخمینہ رقم ہے۔

4.9 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

4.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔درج ذیل میں عوامی قرض کی قسم ہے:

(*a*) داخلی قرض (*b*) خارجی قرض

(*c*) یہ دونوں (*d*) ان میں سے کوئی نہیں

2۔درج ذیل میں داخلی قرض کا ذریعہ ہے:

(*a*) قومی بینک (*b*) بانڈز

(*c*) ٹریژری بل (*d*) یہ سبھی

3۔درج ذیل میں داخلی قرض کی وجہ ہے:

(*a*) بجٹ خسارہ (*b*) ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل

(c) عوامی فلاح وبہبود کے کام (d) یہ سبھی

4۔ درج ذیل میں داخلی قرض کا فائدہ ہے:

(a) ملکی معیشت پر کم دباؤ (b) معاشی سرمایہ کاری

(c) زر مبادلہ میں نقصان نہ ہونا (d) یہ سبھی

5۔ درج ذیل میں داخلی قرض کا نقصان ہے:

(a) مہنگائی میں اضافہ (b) سود کی ادائیگی کا بوجھ

(c) نجی سرمایہ کاری پر منفی اثرات (d) یہ سبھی

6۔ خارجی قرض کس ادارے سے لیا جا سکتا ہے؟

(a) عالمی بینک (b) آئی ایم ایف

(c) یہ دونوں (d) ریزرو بینک

7۔ IMF سے کیا مراد ہے:

(a) *Indian Monetary Fund* (b) *International Monetary Fund*

(c) *Indian Market Finance* (d) *Indian Monetary Finance*

8۔ ADB کیا ہے؟

(a) *Asian Development Bank* (b) *African Development Bank*

(c) یہ دونوں (d) ین میں سے کوئی نہیں

9۔ خارجی قرض کی کیا وجہ ہے؟

(a) زر مبادلہ میں اضافہ (b) بجٹ خسارہ

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

10۔ خارجی قرض کا کیا فائدہ ہے؟

(a) بڑے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل (b) ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

4.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. عوامی قرض کے معنی بیان کیجیے۔
2. عوامی قرض کی اقسام بیان کیجیے۔
3. عوامی قرض کے ذرائع کیا ہیں؟
4. عوامی قرض کی وجوہات بیان کیجیے۔
5. عوامی قرض کے اثرات پر ایک نوٹ لکھیے۔

4.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. عوامی قرض کیا ہے؟ اس کی اقسام پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔
2. داخلی قرض کیا ہے؟ اس کی وجوہات، فوائد، نقصانات اور اثرات پر ایک نوٹ لکھیے۔
3. خارجی قرض کیا ہے؟ اس کی وجوہات، فوائد، نقصانات اور اثرات پر ایک نوٹ لکھیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	(c)	2۔	(d)	3۔	(d)	4۔	(d)	5۔	(d)
6۔	(c)	7۔	(b)	8۔	(a)	9۔	(a)	10۔	(c)

اکائی 5— مرکز-ریاست مالیاتی تعلقات

(Centre-State Financial Relations)

اکائی کے اجزا:

5.0 تمہید

5.1 مقاصد

5.2 ٹیکس عائد کرنے کے اختیار کی تقسیم

5.3 محصولی آمدنی کی تقسیم

5.4 غیر محصولی آمدنی کی تقسیم

5.5 ریاستوں کو دی جانے والی امدادی گرانٹس

5.6 جی۔ایس۔ٹی۔ کونسل

5.7 مالیاتی کمیشن

5.8 ریاستوں کے مفادات کا تحفظ

5.9 مرکز اور ریاستوں کے قرض لینے کے اختیارات

5.10 بین الحکومتی محصولات سے استثنا

5.11 ہنگامی حالات میں مرکز-ریاست مالیاتی تعلقات

5.12 اکتسابی نتائج

5.13 کلیدی الفاظ

5.14 نمونہ امتحانی سوالات

5.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

5.14.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

5.14.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

5.0 تمہید *(Introduction)*

عزیز طلبا، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہندوستان ایک پارلیمانی جمہوریت ہے جس کو وفاقی طرز پر منظم کیا گیا ہے۔ وفاقی نظام سے مراد یہ ہے کہ یہاں مختلف ریاستیں ملکر ایک وفاقی حکومت کی تشکیل کرتی ہیں جسے مرکزی حکومت کہا جاتا ہے۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ دراصل اس وفاقی حکومت کا مظہر ہے جہاں دو ایوان لوک سبھا اور راجیہ سبھا ہوتے ہیں۔ ہندوستانی پارلیمنٹ ملک کے دارالحکومت یعنی دہلی میں موجود ہے اور اس کا راجیہ سبھا نامی ایوان دراصل مختلف ریاستوں کی ترجمانی کرتا ہے۔ راجیہ سبھا وفاقی حکومت میں ریاستوں کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے اور دستور ہند میں کوئی بھی بڑی تبدیلی یا ترمیم ریاستوں کی اکثریت کی منظوری کے بغیر نہیں کی جاسکتی۔ اس کے علاوہ، دستور ہند میں متعدد جگہوں پر ریاستوں کو مزید اختیارات فراہم کیے گئے ہیں۔

دستور ہند میں مرکز اور ریاستوں کے اختیارات کو تین فہرستوں میں تقسیم کیا گیا ہے: مرکزی فہرست، ریاستی فہرست اور مشترکہ فہرست۔ ہندوستانی وفاقی نظام کی دونوں اکائیاں یعنی مرکز اور ریاستیں اپنے اپنے دائرہ کار میں بے حد مضبوط ہیں۔ ہندوستان کا دستور اپنی ساخت اور نوعیت میں وفاقی ہونے کی وجہ سے تمام اختیارات (قانون سازی، انتظامی اور مالی) مرکز اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔ تاہم، عدالتی طاقت کی کوئی تقسیم نہیں ہے کیونکہ دستور نے مرکزی قوانین کے ساتھ ساتھ ریاستی قوانین دونوں کو نافذ کرنے کے لیے ایک مربوط عدالتی نظام قائم کیا ہے۔ اگرچہ مرکز اور ریاستیں اپنے اپنے شعبوں میں بالادست ہیں، لیکن وفاقی نظام کے موثر کام کے لیے ان کے درمیان زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی ضروری ہے۔ لہذا، دستور میں مرکز اور ریاستوں کے درمیان تعلقات کی مختلف جہتوں کو منظم کرنے کے لیے وسیع دفعات موجود ہیں۔ مرکز اور ریاستی تعلقات کا مطالعہ تین عنوانات کے تحت کیا جاسکتا ہے:

- قانون سازی کے تعلقات۔
- انتظامی تعلقات۔
- مالی تعلقات۔

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ مرکز اور ریاستوں کے صرف مالیاتی تعلقات کا مطالعہ کریں گے۔ دستور کا 12واں باب ان مالیاتی تعلقات کا احاطہ کرتا ہے جس میں دفعہ 268 تا دفعہ 293 کا مطالعہ شامل ہے۔

5.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- مرکز اور ریاستوں کے درمیان ٹیکس عائد کرنے کے اختیار کی تقسیم کا مطالعہ کریں گے۔
- محصولی اور غیر محصولی آمدنی کی تقسیم کی دستوری اسکیم کو سمجھیں گے۔
- مرکز کی طرف سے ریاستوں کو دی جانے والی امدادی گرانٹس کے بارے میں جانیں گے۔

- مرکز-ریاست تعلقات میں جی۔ایس۔ٹی۔ کونسل اور مالیاتی کمیشن کے کردار کو سمجھیں گے۔
- دستورِ ہند میں ریاستوں کے مفادات کا تحفظ کرنے والی توضیعات کا مطالعہ کریں گے۔
- مرکز اور ریاستوں کے قرض لینے کے اختیارات کی جانکاری حاصل کریں گے۔
- بین الحکومتی محصولات سے استثنا کی شرائط کو جانیں گے۔
- ہنگامی حالات میں مرکز-ریاست مالیاتی تعلقات میں تبدیلیوں کے بارے میں جانیں گے۔

5.2 ٹیکس عائد کرنے کے اختیار کی تقسیم *(Allocation of Taxing Powers)*

دستور ہند میں مرکز اور ریاستوں کے دائرہ اختیار کو تین فہرستوں میں منظم کیا گیا ہے: مرکزی فہرست، ریاستی فہرست، اور مشترکہ فہرست۔ دستور کی اسکیم کے مطابق مرکزی حکومت صرف ان مضامین پر ٹیکس عائد کر سکتی ہے جو مرکزی فہرست میں درج ہیں۔ اس وقت مرکزی فہرست میں کل 98 مضامین درج ہیں۔ ان میں سے 13 مضامین ایسے ہیں جن پر مرکزی حکومت کو ٹیکس عائد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ یہ درج ذیل ہیں:

Entry 82. *Taxes on income other than agricultural income.*
Entry 83. *Duties of customs including export duties.*
Entry 84. *Duties of excise on the following goods manufactured or produced in India, namely:*

(a) petroleum crude;
(b) high speed diesel;
(c) motor spirit (commonly known as petrol);
(d) natural gas;
(e) aviation turbine fuel; and
(f) tobacco and tobacco products.

Entry 85. *Corporation tax.*
Entry 86. *Taxes on the capital value of the assets, exclusive of agricultural land, of individuals and companies; taxes on the capital of companies.*
Entry 87. *Estate duty in respect of property other than agricultural land.*
Entry 88. *Duties in respect of succession to property other than agricultural land.*
Entry 89. *Terminal taxes on goods or passengers, carried by railway, sea or air; taxes on railway fares and freights.*
Entry 90. *Taxes other than stamp duties on transactions in stock exchanges and futures markets.*
Entry 91. *Rates of stamp duty in respect of bills of exchange, cheques, promissory notes, bills of lading, letters of credit, policies of insurance, transfer of shares, debentures, proxies and receipts.*
Entry 92A. *Taxes on the sale or purchase of goods other than newspapers, where such sale or purchase takes place in the course of inter-State trade or commerce.]*

Entry 92B. *Taxes on the consignments of goods (whether the consignment is to the person making it or to any other person), where such consignment takes place in the course of inter-State trade or commerce.*
Entry 96. *Fees in respect of any of the matters in this List, but not including fees taken in any court.*

اسی طرح، ریاستوں کو بھی اُن مضامین پر ٹیکس عائد کرنے کا اختیار حاصل ہے جو مضامین دستور کی ریاستی فہرست میں موجود ہیں۔ غور طلب ہے کہ دستور کی ریاستی فہرست میں اس وقت کل 59 مضامین موجود ہیں لیکن ان میں 18 مضامین ایسے ہیں جو مالیاتی نوعیت کے ہیں اور جن پر ریاستی حکومت ٹیکس عائد کر سکتی ہیں۔

Entry 45. *Land revenue, including the assessment and collection of revenue, the maintenance of land records, survey for revenue purposes and records of rights, and alienation of revenues.*
Entry 46. *Taxes on agricultural income.*
Entry 47. *Duties in respect of succession to agricultural land.*
Entry 48. *Estate duty in respect of agricultural land.*
Entry 49. *Taxes on lands and buildings.*
Entry 50. *Taxes on mineral rights subject to any limitations imposed by Parliament by law relating to mineral development.*
Entry 51. *Duties of excise on the following goods manufactured or produced in the State and countervailing duties at the same or lower rates on similar goods manufactured or produced elsewhere in India:*

(a) alcoholic liquors for human consumption;

(b) opium, Indian hemp and other narcotic drugs and narcotics, but not including medicinal and toilet preparations containing alcohol or any substance included in sub-paragraph (b) of this entry.

Entry 53. *Taxes on the consumption or sale of electricity.*
Entry 54. *Taxes on the sale of petroleum crude, high speed diesel, motor spirit (commonly known as petrol), natural gas, aviation turbine fuel and alcoholic liquor for human consumption, but not including sale in the course of inter-State trade or commerce or sale in the course of international trade or commerce of such goods.]*
Entry 56. *Taxes on goods and passengers carried by road or on inland waterways.*
Entry 57. *Taxes on vehicles, whether mechanically propelled or not, suitable for use on roads, including tramcars subject to the provisions of entry 35 of List III.*
Entry 58. *Taxes on animals and boats.*
Entry 59. *Tolls.*
Entry 60. *Taxes on professions, trades, callings and employments.*
Entry 61. *Capitation taxes.*
Entry 62. *Taxes on entertainments and amusements to the extent levied and collected by a Panchayat or a Municipality or a Regional Council or a District Council.*
Entry 63. *Rates of stamp duty in respect of documents other than those specified in the provisions of List I with regard to rates of stamp duty.*
Entry 66. *Fees in respect of any of the matters in this List, but not including fees taken in any court.*

عزیز طلباء، دستور کی مشترکہ فہرست میں اس وقت 52 مضامین ہیں لیکن ان مضامین میں ایک بھی مضمون مالیاتی نوعیت کا نہیں ہے۔اس لیے مشترکہ فہرست میں نہ تو مرکز کو ٹیکس لگانے کا اختیار حاصل ہے اور نہ ہی ریاستوں کو۔ لیکن دستور کا 101واں ترمیم قانون اس عمومی اصول کے خلاف ایک خصوصی استثناء فراہم کرتا ہے۔ یہ قانون 2016 میں وجود میں آیا اور اس نے اشیاء اور خدمات ٹیکس *(Goods and Services Tax)* کے حوالے سے مرکز اور ریاستوں کے درمیان مالیاتی تعلقات کا ایک نیا باب قائم کیا۔ اس ترمیمی قانون نے مرکز اور ریاستوں کو مختلف اشیاء اور خدمات پر ٹیکس لگانے کے لیے قانون بنانے کا مشترکہ اختیار فراہم کیا۔

ٹیکس عائد کرنے کا بقایا اختیار *(Residuary Powers of Taxation)*

ٹیکس عائد کرنے کا بقایا اختیار صرف پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ اس کے مطابق ہندوستان کی پارلیمنٹ ہی ان مضامین پر ٹیکس عائد کر سکتی ہے جو کسی بھی فہرست میں موجود نہیں ہیں۔ اس اختیار کے تحت پارلیمنٹ *Gift Tax* اور *Wealth Tax* جیسے ٹیکس عائد کرتی ہے۔

5.3 محصولی آمدنی کی تقسیم *(Distribution of Tax Revenue)*

ٹیکس آمدنی کی تقسیم کے حوالے سے دو دستوری ترمیم قابل غور ہیں:

1۔ 80واں دستوری ترمیم قانون

یہ قانون 2000 میں وجود میں آیا اور اس نے 10ویں مالیاتی کمیشن کی سفارشات کو نافذ کیا۔ مالیاتی کمیشن نے تجویز پیش کی تھی کہ مرکزی حکومت کو حاصل کل ٹیکس آمدنی کا 29 فیصد حصہ ریاستوں کو تقسیم کیا جانا چاہئے۔

2۔ 101واں دستوری ترمیم قانون 2016

اس قانون نے مرکز اور ریاستوں کے مالیاتی تعلقات میں ایک نیا باب قائم کیا ہے۔ اس قانون نے مرکز اور ریاست کو کسی اشیاء اور خدمت پر ٹیکس عائد کرنے کے یکساں اختیار فراہم کیے ہیں۔ اس کے مطابق پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ دونوں ہی جی ایس ٹی عائد کرنے کے لیے قانون بنا سکتی ہیں۔ اشیاء اور خدمات ٹیکس نے ایسے متعدد بالواسطہ ٹیکسوں کو ختم کیا ہے جو پہلے مرکز اور ریاستوں کے ذریعہ لگائے جاتے تھے۔

اس ترمیم نے دستور کی دفعہ *268-A* کو منسوخ کیا۔ اس کے علاوہ مرکزی فہرست کے اندراج 92C کو بھی ختم کر دیا گیا۔ ان دونوں کا تعلق سروس ٹیکس سے تھا۔ سروس ٹیکس مرکز کے ذریعے عائد کیا جاتا تھا لیکن مرکز اور ریاست دونوں اس کو جمع اور استعمال کرتے تھے۔

ٹیکس آمدنی کی تقسیم کی موجودہ صورت حال کا مطالعہ دستور کی درج ذیل دفعات کے تحت کیا جا سکتا ہے:

دفعہ 268:

دستور کی دفعہ 268 اُن ٹیکسوں کا احاطہ کرتی ہے جن کو مرکزی حکومت عائد کرتی ہے لیکن ان کو جمع کرنے اور استعمال کرنے کی ذمہ داری ریاستوں کی ہوتی ہے۔ اس ٹیکس سے حاصل ہونے والی آمدنی ہندوستان کے مجتمع فنڈ کا حصہ نہیں بنتی ہے بلکہ وہ ریاست کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ اسٹیمپ ڈیوٹی اس کی بہترین مثال ہے۔

دفعہ 269:

دفعہ 269 کے تحت ایسے ٹیکسوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کو عائد کرنے اور جمع کرنے کی ذمہ داری مرکزی حکومت کی ہوتی ہے لیکن حاصل ہوئی رقم کو ریاستوں کو تفویض کر دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بین الریاستی تجارت میں اشیاء کی فروخت اور خریداری پر عائد کیے جانے والے ٹیکس۔ ان ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی ہندوستان کے مجتمع فنڈ کا حصہ نہیں بنتی ہے۔ بلکہ اس آمدنی کو پارلیمنٹ کے طے شدہ اصولوں کے تحت ریاستوں کو تفویض کر دیا جاتا ہے۔

دفعہ 269-A:

دستور کی یہ دفعہ بین الریاستی تجارت میں اشیاء اور خدمات ٹیکس کا احاطہ کرتی ہے۔ بین الریاستی تجارت کی صورت حال میں اشیاء اور خدمات پر لگنے والا ٹیکس مرکزی حکومت کے ذریعہ عائد اور جمع کیا جاتا ہے۔ لیکن اس ٹیکس سے حاصل ہونے والی آمدنی پارلیمنٹ کی طے شدہ اصولوں کے مطابق مرکز اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کی جاتی ہے۔ پارلیمنٹ ان اصولوں کو جی ایس ٹی کونسل کی سفارشات کے مطابق طے کرتی ہے۔

دفعہ 270:

دفعہ 270 مرکزی فہرست کے تمام ٹیکسوں اور ڈیوٹی کا احاطہ کرتی ہے، سوائے درج ذیل کے:

- ایسے ٹیکس اور ڈیوٹی جو دفعہ 268، 269 اور دفعہ 269A میں شامل ہیں۔
- دفعہ 271 میں ٹیکس اور ڈیوٹی پر لگنے والا سرچارج
- کسی خصوصی مقصد کے لیے عائد کیا جانے والا cess

دفعہ 270 کے تحت تمام ٹیکس مرکزی حکومت کے ذریعہ عائد اور جمع کیے جاتے ہیں لیکن ان کو مرکز اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے۔ ٹیکسوں کی یہ تقسیم صدر جمہوریہ کے ذریعہ مالیاتی کمیشن کی سفارشات کے مطابق طے کی جاتی ہے۔

دفعہ 271:

دفعہ 271 ایسے سرچارج کا احاطہ کرتی ہے جو دفعہ 269 اور دفعہ 270 کے تحت عائد کیے جانے والے ٹیکسوں پر لگایا جاتا ہے۔ اس دفعہ کے تحت سرچارج سے حاصل ہونے والی آمدنی مکمل طور پر مرکزی حکومت کو تفویض کی جاتی ہے۔ اس میں ریاستوں کا کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے۔ غور طلب ہے کہ یہ سرچارج دفعہ 269A کے تحت اشیاء اور خدمات ٹیکس پر عائد نہیں کیا جا سکتا ہے۔

عزیز طلباء، مذکورہ بالا ٹیکسوں کے علاوہ کچھ ٹیکس ایسے ہوتے ہیں جن کو ریاستیں ہی عائد کرتی ہیں، جمع کرتی ہیں اور استعمال کرتی ہیں۔ یہ ٹیکس ریاستی فہرست کے 18 مضامین پر عائد کیے جاتے ہیں: یہ مضامین درج ذیل ہیں:

1. land revenue
2. taxes on agricultural income
3. duties in respect of succession to agricultural land
4. estate duty in respect of agricultural land
5. taxes on lands and buildings
6. taxes on mineral rights
7. Duties of excise on alcoholic liquors for human consumption; opium, Indian hemp and other narcotic drugs and narcotics, but not including medicinal and toilet preparations containing alcohol or narcotics
8. taxes on the consumption or sale or electricity
9. taxes on the sale of petroleum crude, high speed diesel, motor spirit (commonly known as petrol), natural gas, aviation turbine fuel and alcoholic liquor for human consumption, but not including sale in the course of inter-state trade or commerce or sale in the course of international trade or commerce of such goods
10. taxes on goods and passengers carried by road or inland waterways
11. taxes on vehicles
12. taxes on animals and boats
13. tolls
14. taxes on professions, trades, callings and employments (should not exceed Rs. 2500)
15. capitation taxes
16. taxes on entertainments and amusements to the extent levied and collected by a Panchayat or a Municipality or a Regional Council or a District Council
17. stamp duty on documents (except those specified in the Union List)
18. fees on the matters enumerated in the State List (except court fees).

5.4 غیر محصولی آمدنی کی تقسیم *(Distribution of Non-Tax Revenues)*

درجِ ذیل ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی مرکز کی غیر محصولی آمدنی کے بڑے ذرائع ہیں:

- ڈاک اور تار *(Posts and Telegraphs)*
- ریلوے

- بینکنگ
- نشریات(Broadcasting)
- سکّہ سازی اور کرنسی
- مرکزی عوامی شعبے کے ادارے
- ضبطی ومتروکہ (Escheat and Lapse)
- دیگر ذرائع

درجِ ذیل ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی ریاستوں کی غیر محصولی آمدنی کے بڑے ذرائع ہیں:

- آبپاشی
- جنگلات
- ماہی گیری
- ریاستی عوامی شعبے کے ادارے
- ضبطی ومتروکہ
- دیگر ذرائع

5.5 ریاستوں کو دی جانے والی امدادی گرانٹس (Grants-in-Aid to the States)

مرکز اور ریاستوں کے درمیان ٹیکسوں کی تقسیم کے علاوہ، دستورِ ہند میں یہ بھی انتظام کیا گیا ہے کہ ریاستوں کو مرکزی وسائل سے امدادی گرانٹس دی جائیں۔ یہ گرانٹس دو قسم کی ہوتی ہیں:

- قانونی گرانٹس(Statutory Grants)
- صوابدیدی گرانٹس(Discretionary Grants)

1۔ قانونی گرانٹس(Statutory Grants)

دستور کی دفعہ 275 پارلیمنٹ کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ ان ریاستوں کو گرانٹس فراہم کرے جنہیں مالی امداد کی ضرورت ہو۔ اس دفعہ کے تحت ان ریاستوں کو امداد نہیں دی جاتی ہے، جن کو امداد کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

مزید برآں، مختلف ریاستوں کے لیے مختلف رقوم مقرر کی جاسکتی ہیں۔ یہ رقوم ہر سال ہندوستان کے مجتمع فنڈ(Consolidated Fund of India)سے ادا کی جاتی ہیں۔

اس عمومی اصول کے علاوہ، دستور میں یہ بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ شیڈول قبائل (Scheduled Tribes) کی فلاح و بہبود کے فروغ اور شیڈول علاقوں (Scheduled Areas) کے نظم و نسق کے معیار کو بلند کرنے کے لیے خصوصی گرانٹس دی جائیں، جس میں ریاست آسام بھی شامل ہے۔

آرٹیکل 275 کے تحت دی جانے والی یہ گرانٹس — چاہے عمومی ہوں یا خصوصی — مالیاتی کمیشن (Finance Commission) کی سفارشات پر ریاستوں کو دی جاتی ہیں۔

2۔ صوابدیدی گرانٹس (Discretionary Grants)

دفعہ 282 مرکز اور ریاستوں دونوں کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی بھی عوامی مقصد (Public Purpose) کے لیے گرانٹس فراہم کریں، چاہے وہ ان کے قانون سازی کے دائرہ کار میں نہ ہو۔

اسی اصول کے تحت مرکز ریاستوں کو گرانٹس فراہم کرتا ہے۔ انہیں صوابدیدی گرانٹس اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ مرکز پر ان گرانٹس کی فراہمی کی کوئی آئینی ذمہ داری نہیں ہوتی — یہ مرکز کی صوابدید پر منحصر ہوتا ہے۔

ان گرانٹس کے دو بنیادی مقاصد ہوتے ہیں:

- ریاستوں کو مالی طور پر مدد فراہم کرنا تاکہ وہ اپنے ترقیاتی منصوبے پورے کر سکیں؛ اور
- مرکز کو یہ موقع دینا کہ وہ ریاستی اقدامات کو متاثر اور مربوط کر سکے تاکہ قومی منصوبے کو مؤثر بنایا جا سکے۔

3۔ دیگر گرانٹس (Other Grants)

دستور میں ایک تیسری قسم کی گرانٹس کا بھی ذکر کیا گیا ہے، لیکن وہ صرف عارضی مدت کے لیے ہوتی تھی۔

اس کے تحت یہ طے کیا گیا تھا کہ جوٹ (Jute) اور جوٹ کی مصنوعات پر برآمدی محصولات (Export Duties) کے بدلے آسام، بہار، اوڈیشہ اور مغربی بنگال کی ریاستوں کو گرانٹس دی جائیں۔ یہ گرانٹس آئین کے نفاذ سے دس سال کی مدت تک دی جانی تھیں۔ یہ رقوم ہندوستان کے مجموعی فنڈ (Consolidated Fund of India) سے ادا کی جاتی تھیں اور انہیں مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر ریاستوں کو فراہم کیا جاتا تھا۔

5.6 جی۔ایس۔ٹی۔ کونسل (GST Council)

101ویں دستوری ترمیمی ایکٹ 2016 کے تحت اشیاء و خدمات ٹیکس کونسل (Goods and Services Tax Council) یا جی۔ ایس۔ ٹی۔ کونسل کے قیام کیا جاتا ہے۔ دفعہ 279-A کے مطابق صدرِ جمہوریہ کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ایک حکم (Order) کے ذریعے جی۔ ایس۔ ٹی۔ کونسل تشکیل دیں۔

یہ کونسل مرکزاور ریاستوں کا مشترکہ فورم ہے۔ کونسل کا یہ فرض ہے کہ وہ مرکزاور ریاستوں کو درج ذیل امور پر سفارشات پیش کرے:

- وہ ٹیکس، cess اور سرچارج جو مرکز، ریاستوں اور مقامی اداروں کی جانب سے عائد کیے جائیں اور جی۔ ایس۔ ٹی میں ضم کیے جائیں۔
- وہ اشیاء اور خدمات جو جی۔ایس۔ٹی کے دائرے میں آئیں گی یا جنہیں جی۔ایس۔ٹی کے دائرے سے باہر رکھا جائے گا۔
- ماڈل جی۔ایس۔ٹی قوانین، محصول عائد کرنے کے اصول، بین الریاستی تجارت یا کاروبار میں عائد کردہ جی۔ایس۔ٹی کی تقسیم کے اصول، اور وہ ضوابط جو "جائے فراہمی" (*Place of Supply*) کے تعین کو منظم کرتے ہیں۔
- کاروبار کی حدِ آمدنی (*Threshold Limit*) جس سے کم کاروبار کرنے والوں کو جی۔ایس۔ٹی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔
- جی۔ایس۔ٹی کی شرحیں (*Rates*) بشمول کم از کم شرحیں (*Floor Rates*) اور ان کے دائرے (*Bands*)۔
- کسی بھی قدرتی آفت یا سانحے کے دوران اضافی وسائل پیدا کرنے کے لیے مخصوص مدت کے لیے خصوصی جی ایس ٹی شرح۔

5.7 مالیاتی کمیشن *(Finance Commission)*

دستور کی دفعہ 280 کے تحت ایک مالیاتی کمیشن کا قیام کیا جاتا ہے جو ایک نیم عدالتی ادارہ (*Quasi-Judicial Body*) ہے۔ یہ کمیشن صدرِ جمہوریہ کی جانب سے ہر پانچ سال بعد یا اس سے پہلے بھی قائم کیا جا سکتا ہے۔ مالیاتی کمیشن کو درج ذیل امور پر صدرِ جمہوریہ کو سفارشات پیش کرنی ہوتی ہیں:

- مرکزاور ریاستوں کے درمیان ٹیکسوں کی خالص آمدنی (*Net Proceeds*) کی تقسیم، اور ریاستوں کے درمیان ان کے انفرادی حصوں کی تخصیص۔
- وہ اصول جن کی بنیاد پر مرکز، ریاستوں کو امدادی گرانٹس (*Grants-in-Aid*) فراہم کرے (یعنی ہندوستان کے مجتمع فنڈ سے دی جانے والی گرانٹس)۔
- وہ اقدامات جو کسی ریاست کے مجتمع فنڈ کو مضبوط بنانے کے لیے درکار ہوں تاکہ ریاست کی پنچایتوں اور بلدیات کے وسائل میں اضافہ کیا جا سکے—جیسا کہ متعلقہ ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات میں بیان کیا گیا ہو۔
- وہ دیگر تمام امور جو صدرِ جمہوریہ مالیاتی بہتری کے مفاد میں کمیشن کے حوالے کریں۔

دستورِ ہند میں مالیاتی کمیشن کو ہندوستان میں مالی وفاقیت (*Fiscal Federalism*) کو توازنی پہیے (*Balancing Wheel*) کے طور پر تصور کیا گیا ہے۔ عزیز طلبا، مالیاتی کمیشن کے بارے میں آپ اس کتاب کی اکائی 8 میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔

5.8 ریاستوں کے مفادات کا تحفظ (Protection of States' Interest)

ریاستوں کے مالیاتی مفادات کے تحفظ کے لیے دستور میں یہ طے کیا گیا ہے کہ درج ذیل نوعیت کے بل پارلیمنٹ میں صرف صدرِ جمہوریہ کی سفارش پر پیش کیے جا سکتے ہیں:

- ایسا بل جو کسی ایسے محصول یا محصولی شرح (Tax or Duty) کو عائد کرے یا اس میں تبدیلی کرے، جس میں ریاستوں کا مفاد شامل ہو؛
- ایسا بل جو "زرعی آمدنی (Agricultural Income)" کی تعریف میں تبدیلی کرے، جیسا کہ ہندوستانی انکم ٹیکس قوانین میں بیان کیا گیا ہے؛
- ایسا بل جو ان اصولوں کو متاثر کرے جن کی بنیاد پر رقومات ریاستوں کو تقسیم کی جاتی ہیں یا کی جا سکتی ہیں؛ اور
- ایسا بل جو کسی مخصوص محصول یا ڈیوٹی پر سرچارج (Surcharge) عائد کرے تاکہ مرکز کو اضافی آمدنی حاصل ہو۔

ریاستوں کے مفاد میں اس ضمن میں محصول یا ڈیوٹی سے مراد ہے:

- ایسا محصول یا ڈیوٹی جس کی خالص آمدنی کا پورا یا کچھ حصہ کسی ریاست کو دیا جاتا ہو؛ یا
- ایسا محصول یا ڈیوٹی جس کی خالص آمدنی کی بنیاد پر اس وقت ہندوستان کے مجتمع فنڈ (Consolidated Fund of India) سے کسی ریاست کو رقم ادا کی جاتی ہو۔

لفظ ''خالص آمدنی'' (Net Proceeds) سے مراد ہے کسی محصول یا ڈیوٹی کی کل وصولی میں سے وصولی کے اخراجات نفی کرنے کے بعد حاصل ہونے والی رقم۔ کسی علاقے میں کسی محصول یا ڈیوٹی کی خالص آمدنی کا تعین ہندوستان کا کمپٹرولر و آڈیٹر جنرل (Comptroller and Auditor General of India) کرتا ہے، اور اس کی تصدیق حتمی (Final) سمجھی جاتی ہے۔

5.9 مرکز اور ریاستوں کے قرض لینے کے اختیارات (Borrowing by the Centre and the States)

دستور میں مرکز اور ریاستوں کے قرض لینے کے اختیارات کے بارے میں درج ذیل احکامات دیے گئے ہیں:

- مرکزی حکومت ہندوستان کے اندر یا باہر سے ہندوستان کے مجتمع فنڈ (Consolidated Fund of India) کی ضمانت پر قرض حاصل کر سکتی ہے، لیکن یہ سب کچھ پارلیمنٹ کی مقرر کردہ حدود کے اندر ہونا چاہیے۔ تاحال پارلیمنٹ نے اس سلسلے میں کوئی مخصوص قانون منظور نہیں کیا ہے۔

- اسی طرح، ریاستی حکومت صرف ملک کے اندر (اور بیرون ملک نہیں) قرض لے سکتی ہے، اور یہ قرض ریاست کے مجتمع فنڈ (Consolidated Fund of the State) کی ضمانت پر لیا جاسکتا ہے، لیکن یہ سب کچھ ریاستی مقننہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر ہونا چاہیے۔
- مرکزی حکومت کسی بھی ریاست کو قرض فراہم کرسکتی ہے یا کسی ریاست کی جانب سے لیے گئے قرضوں کے سلسلے میں ضمانت فراہم کرسکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے درکار تمام رقوم ہندوستان کے مجتمع فنڈ سے ادا کی جاتی ہیں۔
- اگر کسی ریاست پر مرکز کی طرف سے دیا گیا قرض یا اس پر مرکز کی ضمانت اب تک باقی ہو، تو ایسی صورت میں وہ ریاست مرکز کی اجازت کے بغیر کوئی نیا قرض نہیں لے سکتی۔

5.10 بین الحکومتی محصولات سے استثنا (Inter-Governmental Tax Immunities)

دنیا کے مختلف وفاقی دستوروں میں باہمی محصولات سے استثنا (Immunity from Mutual Taxation) کا اصول تسلیم کیا گیا ہے، اسی طرح، ہندوستانی دستور میں بھی اس کے متعلق درج ذیل احکامات دیے گئے ہیں:

1۔ ریاستی محصولات سے مرکزی جائیداد کو استثنا (Exemption of Central Property from State Taxation)

مرکز کی جائیداد کو ریاست یا ریاست کے اندر کسی اتھارٹی (جیسے بلدیہ، ضلع بورڈ، پنچایت وغیرہ) کی جانب سے عائد کردہ تمام محصولات سے مکمل استثنا حاصل ہوتا ہے۔ تاہم، پارلیمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ قانون کے ذریعے اس پابندی کو ختم کرسکتی ہے۔

لفظ "جائیداد (Property)" سے مراد ہے: زمین، عمارتیں، منقولہ و غیر منقولہ اثاثے، حصے، قرضے، یا کوئی بھی شے جو مالی قدر رکھتی ہو۔ یہ جائیداد خواہ حکومتی (Sovereign) مقاصد کے لیے استعمال ہو، جیسے مسلح افواج، یا تجارتی (Commercial) مقاصد کے لیے—دونوں صورتوں میں اصولاً ریاستی محصول سے مستثنیٰ رہتی ہے۔

البتہ، مرکز کے زیرِ ملکیت کارپوریشنز یا کمپنیاں ریاستی یا مقامی محصولات سے مستثنیٰ نہیں ہیں، کیونکہ وہ اپنی حیثیت میں علیحدہ قانونی ادارے (Separate Legal Entities) ہوتی ہیں۔

2۔ مرکزی محصولات سے ریاستی جائیداد یا آمدنی کو استثنا (Exemption of State Property or Income from Central Taxation)

دستور کے مطابق ریاست کی جائیداد اور آمدنی کو بھی مرکزی محصولات سے استثنا حاصل ہے۔ یہ آمدنی خواہ حکومتی سرگرمیوں (Sovereign Functions) سے حاصل ہو یا تجارتی سرگرمیوں (Commercial Functions) سے۔ تاہم، اگر پارلیمنٹ ایسا قانون بنادے تو مرکز ریاست کی تجارتی سرگرمیوں پر محصول عائد کرسکتا ہے۔ البتہ، پارلیمنٹ یہ اعلان بھی کرسکتی ہے کہ کوئی خاص تجارت یا

کاروبار حکومتی معمول کے فرائض کا حصہ ہے، تو ایسی صورت میں وہ محصول سے مستثنیٰ ہوگا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ریاست کے اندر موجود بلدیاتی اداروں (*Local Authorities*) کی جائیداد یا آمدنی کو مرکزی محصول سے استثنا حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح، ریاستی حکومت کے زیرِ ملکیت کارپوریشنز یا کمپنیاں بھی مرکزی محصول کے دائرے میں آتی ہیں۔

سپریم کورٹ نے 1963ء میں اپنے ایک مشاورتی فیصلے میں کہا تھا کہ ریاست کو مرکزی محصول سے حاصل استثنا کا اطلاق کسٹم ڈیوٹی (*Customs Duty*) یا ایکسائز ڈیوٹی (*Excise Duty*) پر نہیں ہوتا۔ دوسرے الفاظ میں، مرکز ریاست کی جانب سے درآمد یا برآمد کردہ اشیاء پر کسٹم ڈیوٹی لگا سکتا ہے، اور ریاست کی جانب سے تیار کردہ یا پیدا کردہ اشیاء پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کر سکتا ہے۔

5.11 ہنگامی حالات میں مرکز-ریاست مالیاتی تعلقات

(Centre-State Financial Relations during Emergency)

عام حالات میں لاگو ہونے والے مرکز اور ریاستوں کے درمیان مالیاتی تعلقات ہنگامی حالات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ان تبدیلیوں کی نوعیت درج ذیل ہے:

1۔ قومی ایمرجنسی *(National Emergency)*

دستور کی دفعہ 352 کے تحت جب قومی ایمرجنسی نافذ ہوتی ہے، تو صدرِ جمہوریہ کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ مرکز اور ریاستوں کے درمیان محصولات کی آئینی تقسیم میں ترمیم کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صدرِ جمہوریہ مرکز کی طرف سے ریاستوں کو دی جانے والی مالی امداد — خواہ وہ محصولات میں حصہ داری (*Tax Sharing*) کی صورت میں ہو یا امدادی گرانٹس (*Grants-in-Aid*) کی — کو کم یا منسوخ کر سکتے ہیں۔ یہ ترمیم اس مالی سال کے اختتام تک برقرار رہتی ہے جس میں ایمرجنسی ختم ہوتی ہے۔

2۔ مالیاتی ایمرجنسی *(Financial Emergency)*

دستور کی دفعہ 360 کے تحت جب مالیاتی ایمرجنسی نافذ ہوتی ہے، تو مرکز کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ ریاستوں کو درج ذیل ہدایات جاری کرے:

- مالی دیانتداری (*Financial Propriety*) کے اصولوں کی پابندی کریں؛
- ریاستی ملازمین کی تمام تنخواہوں اور الاؤنسز میں کمی کریں؛
- تمام منی بلز (*Money Bills*) اور دیگر مالیاتی بلز کو صدرِ جمہوریہ کی منظوری کے لیے محفوظ رکھیں۔

5.12 اکتسابی نتائج *(Learning Outcomes)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- مرکزاور ریاستوں کے درمیان ٹیکس عائد کرنے کے اختیار کی تقسیم کا مطالعہ کیا۔
- محصولی اور غیر محصولی آمدنی کی تقسیم کی دستوری اسکیم کو سمجھا۔
- مرکز کی طرف سے ریاستوں کو دی جانے والی امدادی گرانٹس کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔
- مرکز-ریاست تعلقات میں جی۔ایس۔ٹی۔ کونسل اور مالیاتی کمیشن کے کردار کو سمجھا۔
- دستورِ ہند میں ریاستوں کے مفادات کا تحفظ کرنے والی توضیعات کا مطالعہ کیا۔
- مرکزاور ریاستوں کے قرض لینے کے اختیارات کی جانکاری حاصل کی۔
- بین الحکومتی محصولات سے استثنا کی شرائط کی جانکاری حاصل کی۔
- ہنگامی حالات میں مرکز-ریاست مالیاتی تعلقات میں تبدیلیوں کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔

5.13 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

گرانٹ *(Grant)*

گرانٹ وہ رقم ہے جو حکومت کسی فرد یا کسی تنظیم کو کسی خاص مقصد کے لیے دیتی ہے۔

ریاست کا مجتمع فنڈ *(Consolidated Fund of State)*

یہ تمام سرکاری کھاتوں میں سب سے اہم ہے، جو دستور ہند کی دفعہ *266(1)* کے تحت تشکیل دیا گیا تھا۔ یہ حکومت کو ملنے والی آمدنی اور اس کے ذریعے کیے گئے اخراجات، غیر معمولی اشیاء کو چھوڑ کر، ریاست کے متفقہ یا مجتمع فنڈ کا حصہ ہیں۔

5.14 نمونہ امتحانی سوالات *(Model Examination Questions)*

5.14.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات *(Objective Answer Type Questions)*

1۔ مرکز-ریاست تعلقات دستور ہند کے کس باب میں درج ہیں؟

(a) باب10   *(b)* باب11

(c) باب12   *(d)* باب13

2۔ دستور ہند میں مرکز-ریاست تعلقات سے متعلق دفعات کیا ہیں؟

(*a*) دفعہ 248 سے 267 تک (*b*) دفعہ 268 سے 293 تک

(*c*) دفعہ 294 سے 300 تک (*d*) دفعہ 301 سے 355 تک

3۔ دستور کی مرکزی فہرست میں کتنے مضامین مالیاتی نوعیت کے ہیں؟

(*a*) 13 (*b*) 15

(*c*) 18 (*d*) 98

4۔ دستور کی ریاستی فہرست میں کتنے مضامین مالیاتی نوعیت کے ہیں؟

(*a*) 13 (*b*) 17

(*c*) 18 (*d*) 28

5۔ دستور کی مشترکہ فہرست میں کتنے مضامین مالیاتی نوعیت کے ہیں؟

(*a*) 13 (*b*) 15

(*c*) 18 (*d*) 00

6۔ جی ایس ٹی ایکٹ کب بنا؟

(*a*) 2013 (*b*) 2014

(*c*) 2015 (*d*) 2016

7۔ دستور کی کس دفعہ کے تحت مالیاتی ایمرجنسی نافذ کی جاسکتی ہے؟

(*a*) دفعہ 352 (*b*) دفعہ 356

(*c*) دفعہ 360 (*d*) دفعہ 364

8۔ مالیاتی تناظر میں عوامی ملکیت کا محافظ کسے کہا جاتا ہے۔

(*a*) مالیاتی کمیشن (*b*) کمٹرولر اور آڈیٹر جنرل

(*c*) نیتی آیوگ (*d*) پارلیمنٹ

9۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا دفتر کس دفعہ کے تحت قائم کیا جاتا ہے؟

(a) دفعہ 140 (b) دفعہ 148

(c) دفعہ 280 (d) دفعہ 360

10۔ مالیاتی کمیشن کس دفعہ کے تحت قائم کی جاتی ہے؟

(a) دفعہ 140 (b) دفعہ 148

(c) دفعہ 280 (d) دفعہ 360

5.14.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. ٹیکس عائد کرنے کے اختیار کی تقسیم پر ایک نوٹ لکھیے۔
2. دستور ہند کے مطابق محصولی آمدنی کی تقسیم کس طرح کی جاتی ہے؟
3. مرکز اور ریاستوں کے درمیان غیر محصولی آمدنی کی تقسیم کو بیان کیجیے۔
4. ریاستوں کو دی جانے والی امدادی گرانٹس پر ایک نوٹ لکھیے۔
5. مرکز ریاست تعلقات میں جی۔ایس۔ٹی۔ کونسل کے کردار کو بیان کیجیے۔

5.14.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. مرکز اور ریاستوں کے قرض لینے کے اختیارات پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔
2. ہنگامی حالات میں مرکز-ریاست مالیاتی تعلقات کس طرح تبدیل ہوتے ہیں؟ بیان کیجیے۔
3. مرکز اور ریاستوں کے درمیان محصولی آمدنی اور غیر محصولی آمدنی کی تقسیم پر ایک مضمون لکھیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

(d)	5۔	(c)	4۔	(a)	3۔	(b)	2۔	(c)	1۔
(c)	10۔	(b)	9۔	(b)	8۔	(c)	7۔	(d)	6۔

اکائی 6—بجٹ: اہمیت اور اصول

(Budget: Importance and Principles)

اکائی کے اجزا:

6.0 تمہید
6.1 مقاصد
6.2 بجٹ کے معنی
6.3 بجٹ کے اغراض و مقاصد
6.4 بجٹ کے اصول
6.5 بجٹ کی اہمیت
6.6 اکتسابی نتائج
6.7 کلیدی الفاظ
6.8 نمونہ امتحانی سوالات
6.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
6.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
6.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

6.0 تمہید *(Introduction)*

عزیز طلباء، تمام جمہوری ممالک میں بجٹ ایک غالب پالیسی دستاویز ہوتا ہے۔ یہ نہ صرف سرکاری سرگرمیوں کو نافذ کرنے کا اہم ذریعہ ہے بلکہ مخلوط معیشتوں کے نجی شعبے میں معاشی اور سماجی سرگرمیوں کو منظم کرنے اور ان پر اثر انداز ہونے کے لیے بھی بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔ بجٹ حکومتی سرگرمیوں کا ایک منصوبہ اور تشخیص کا ایک آلہ ہے جو عوامی پالیسیوں اور پروگراموں کے نفاذ کو سمت دیتا ہے۔ اس لیے حکومت کی متعدد سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے بجٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بجٹ مالیاتی نظم و نسق کا ایک اہم پہلو ہے اور چونکہ یہ قانون سازی کی حدود میں کام کرتا ہے، اس لیے عاملہ مقننہ کے سامنے قانونی اور مالی جوابدہی کے لیے ذمہ دار ہوتی ہے۔ بلاشبہ، بجٹ نے حکمرانی کی اسکیم میں غالب پوزیشن حاصل کی ہے۔

تمام تنظیموں میں بجٹ سازی ہر سطح پر کئی طریقوں سے نظم ونسق عامہ کی مدد کر سکتی ہے۔ یہ جامع مستقبل کی منصوبہ بندی اور فیصلہ سازی کو فروغ دیتی ہے۔ یہ مستقبل کے منصوبوں اور امکانات کے باقاعدہ جائزے کے لیے معلومات اور مواقع دونوں فراہم کر کے نظر ثانی کی پالیسی بنانے میں مدد کرتی ہے۔

6.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- مالیاتی نظم ونسق اور بجٹ کے درمیان تعلق کو سمجھیں گے۔
- بجٹ کے معنی اور مفہوم کو سمجھیں گے۔
- بجٹ کے اغراض اور مقاصد کی جانکاری حاصل کریں گے۔
- بجٹ کے اصول اور اہمیت کو سمجھیں گے۔

6.2 بجٹ کے معنی *(Meaning of Budget)*

'بجٹ' کی اصطلاح فرانسیسی لفظ 'بوگیٹ' (*Bougette*) سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے چمڑے کا بیگ یا بٹوہ جس سے وزیر خزانہ ایوان کے سامنے آنے والے سال کے لیے حکومت کی مالیاتی اسکیموں کے بارے میں اپنے کاغذات نکالتا تھا۔

چنانچہ جب وہ اپنے مالیاتی منصوبے ایوان کے سامنے رکھنے کے لیے روانہ ہوتا تھا تو اپنا بجٹ یعنی تھیلا کھولتا تھا۔ یہ اصطلاح موجودہ معنوں میں پہلی بار برطانوی پارلیمنٹ میں 1733 میں استعمال ہوئی۔ تب سے یہ اصطلاح حکومت کی مالیاتی اسکیم یا سالانہ آمدنی اور اخراجات کے بیان کے لیے استعمال ہوتی رہی ہے۔

Wildavsky کے مطابق، بجٹ ''اہداف کا ایک سلسلہ ہے جس میں قیمت کے ٹیگ منسلک ہیں۔''

Dimock اور *Dimock* بجٹ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بجٹ ''ایک مالیاتی منصوبہ ہے جو ماضی کے مالی تجربے کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے موجودہ منصوبہ کو بیان کرتا ہے۔''

انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ ورکس اکاؤنٹنٹس (*The Institute of Cost and Works Accountants*) کے مطابق، بجٹ ''ایک مقررہ مدت سے پہلے تیار کردہ مالیاتی بیان ہے جو اس مدت کے دوران کسی مقررہ مقصد کو حاصل کرنے کے لیے جاری کیا جاتا ہے۔''

اگر کوئی حکومت کچھ مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے، تو وہ ایک پالیسی بیان جاری کر سکتی ہے جس میں ان مقاصد کو حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا جائے۔ لیکن یہ مقاصد بجٹ میں مناسب فنڈز کی فراہمی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام پالیسیوں کی عکاسی

بجٹ میں ہو۔ جیسا کہ اقوام متحدہ کی ایک اشاعت میں بتایا گیا ہے کہ "۔۔۔جب کہ قومی بجٹ ایک اہم پالیسی دستاویز ہوتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ بجٹ کسی حکومت کی قومی پالیسیوں کی مکمل تصویر پیش کرے اور ہو سکتا ہے کہ قومی ترقیاتی منصوبے سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔"

بجٹ نظم و نسق عامہ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اسے مالیاتی نظم و نسق کا مرکزی نقطہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ مقننہ کے ذریعہ نظم و نسق کو کنٹرول کرنے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ اس سے مملکت کی مالی حالت کے بارے میں معلومات ملتی ہیں اور حکومت کی آمدنی اور اخراجات کی پالیسی کا پتہ چلتا ہے۔ یہ موثر آمدنی کے انتظام کی بنیاد ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف سوشل سائنسز کے مطابق، "بجٹ کے نظام کی اصل اہمیت یہ ہے کہ یہ حکومت کے مالیاتی امور کو منظم کرتا ہے۔ آمدنی کے انتظام میں بہت سی سرگرمیاں شامل ہیں، جیسا کہ محصول اور اخراجات کا تخمینہ، اکاؤنٹنگ کی تیاری اور محصولات اور اختصاصی کارروائیوں کی رپورٹنگ۔ ان سرگرمیوں کی فعالیاتی تفصیل اس طرح دی جا سکتی ہے: پہلے، ایک خاص مدت، عام طور پر ایک سال تک حکومتی نظم و نسق کو چلانے کے لیے درکار اخراجات کا تخمینہ لگایا جاتا ہے اور ان اخراجات کو پورا کرنے کے لیے فنڈز کے انتظام کے حوالے سے تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

اس تخمینے (*Estimates*) کی بنیاد پر محصولات (*Revenues*) اور اختصاص (*Appropriation*) قانون پاس کیا جاتا ہے، جو منظور شدہ کاموں کے لیے درست اتھارٹی فراہم کرتا ہے۔ اس کی بنیاد پر مختلف کام کرنے والے محکموں کی جانب سے ریونیو اور اختصاصی کھاتے کھولے جاتے ہیں اور اس طرح منظور شدہ رقم کا خرچ شروع ہوتا ہے۔ محکمہ آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ان اکاؤنٹس کی جانچ پڑتال کرتا ہے کہ آیا یہ درست ہیں اور اصل حقائق سے مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں اور کیا وہ قانون کی تمام دفعات کے مطابق ہیں۔ اس کے بعد ان اکاؤنٹس سے حاصل کردہ معلومات کا خلاصہ نکال کر رپورٹ کی شکل میں شائع کیا جاتا ہے۔ آخر کار اس کی بنیاد پر اگلے سال کے لیے نئے تخمینے تیار کیے جاتے ہیں اور پھر وہی چکر دوبارہ شروع ہوتا ہے۔ اس عمل میں بجٹ ایک طریقہ کار ہے جس کے ذریعے بیک وقت کئی سرگرمیاں ایک دوسرے سے وابستہ ہوتی ہیں، اور ان کا موازنہ اور جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس طرح بجٹ آمدنی اور اخراجات کے تخمینہ سے زیادہ بہت کچھ ہے۔ یہ ایک رپورٹ، ایک تخمینہ اور ایک تجویز ہے، ایک دستاویز جس کے ذریعے عاملہ، جو کہ انتظامیہ کے طرز عمل کا ذمہ دار ہے، پارلیمنٹ کو اپنے پچھلے سال کے کام کاج، حکومتی ٹریژری کی موجودہ پوزیشن اور آنے والا مالی سال کا حساب اور پروگراموں کے لیے آمدنی اور اخراجات کے لیے تجاویز پیش کرتا ہے۔ لہذا، بجٹ کام سے متعلق ایک 'منصوبہ' ہے۔ یہ آنے والے مالی سال کے لیے حکومت کے پروگرام کی عکاسی اور وضاحت کرتا ہے۔ یہ صرف حکومت کی آمدنی اور اخراجات کی تفصیلات سے کہیں زیادہ وسیع چیز ہے۔ اس کے اہم کاموں میں کنٹرول، انتظام، منصوبہ بندی، ہم آہنگی وغیرہ شامل ہیں۔ ہوور کمیشن نے بجٹ کو عوامی پالیسی کا نٹ اور بولٹ قرار دیا۔

مختصراً، بجٹ ایک مخصوص مدت کے لیے متوقع آمدنی اور اخراجات کا مستند بیان ہے۔ یہ بنیادی طور پر (*i*) آمدنی اور اخراجات کے منصوبے کے طور پر قائم کیا گیا ہے، (*ii*) عوامی پالیسی کا عکس ہے، اور (*iii*) سرگرمیوں کی منصوبہ بندی، کنٹرول، انتظام اور جائزہ لینے کا طریقہ کار ہے۔

6.3 بجٹ کے اغراض و مقاصد *(Purpose and Objectives of Budgeting)*

بجٹ کا مجموعی مقصد کاروباری کارروائیوں کے مختلف مراحل کی منصوبہ بندی کرنا، فرم کے مختلف محکموں کی سرگرمیوں کو مربوط کرنا اور اس پر موثر کنٹرول کو یقینی بنانا ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے بجٹ درج ذیل مقاصد حاصل کرتا ہے:

- مطلوبہ آمدنی حاصل کرنے اور کاروباری نقصانات کے امکان کو کم کرنے کے لیے فرم کی مستقبل کی فروخت، پیداواری لاگت اور دیگر اخراجات کا اندازہ لگانا۔
- فرم کی مستقبل کی مالی حالت اور فرم کو سالوینٹ رکھنے کے مقصد سے کاروبار میں کام کرنے کے لیے فنڈز کی مستقبل کی ضرورت کا اندازہ لگانا۔
- مناسب قیمت پر فنڈز کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے کیپٹلائزیشن کی تشکیل کا فیصلہ کرنا۔
- مشترکہ مقاصد کی طرف فرم کے مختلف محکموں کی کوششوں کو مربوط کرنا۔
- فرم کے مختلف محکموں، ڈویژنوں اور لاگت کے مراکز کے آپریشنز کی کارکردگی کو تیز کرنا۔
- مختلف محکموں کے سربراہوں کی ذمہ داریاں طے کرنا۔
- فرم کی نقدی، انوینٹری اور فروخت پر موثر کنٹرول کو یقینی بنانا، اور
- بجٹ کے نظام کے ذریعے فرم پر مرکزی کنٹرول کی سہولت فراہم کرنا۔

6.4 بجٹ کے اصول *(Principles of Budgeting)*

اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ بجٹ انتظامی فیصلہ سازی کی ایک مؤثر تکنیک کے طور پر کام کرتا ہے، کچھ بنیادی اصولوں کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ یہ اصول ہیں:

(1) انتظامیہ کا تعاون (*Management Support*)

بجٹ کے کامیاب نفاذ کے لیے اعلیٰ انتظامیہ کا حمایت اور تعاون ضروری ہے۔ اسے نہ صرف اہداف کے تعین اور بجٹ کو حتمی شکل دینے میں دلچسپی لینی چاہیے بلکہ اصل کارکردگی کی مسلسل نگرانی کرنی چاہیے تاکہ انحرافات کا پتہ لگایا جا سکے اور علاج کے لیے اقدامات کیے جائیں، اہلکاروں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں کو انعام دیا جائے۔

(2) ملازمین کی شمولیت (*Employees Involvement*)

بجٹ کو حوصلہ افزائی کی اعلی ترین سطح پر قائم کیا جانا چاہئے۔ انتظامیہ کی تمام سطحوں کو اہداف کے تعین اور بجٹ کی تیاری میں حصہ لینا چاہیے۔ اس کے نتیجے میں حقیقت پسندانہ اہداف کی وضاحت ہو گی۔ بجٹ سازی کے عمل میں ملازمین کی شرکت نہ صرف انہیں آئندہ مدت میں ممکنہ

ترقی کے بارے میں احتیاط سے سوچنے اور اس کے مطابق بجٹ تیار کرنے پر مجبور کرے گی، بلکہ انہیں بجٹ کی کارکردگی اور سرگرمی کی سطح کو حاصل کرنے کے لیے سخت کوشش کرنے کی ترغیب بھی دے گی۔

(3) تنظیمی ڈھانچہ (*Organizational Structure*)

انتظام کی مختلف سطحوں کی واضح طور پر وضاحت شدہ اتھارٹی اور ذمہ داری کے ساتھ اچھی طرح سے منصوبہ بند تنظیمی ڈھانچہ ہونا چاہیے۔ بجٹ کمیٹی اور اس کے صدر کے کردار اور ذمہ داریوں کو تنظیم کے لوگوں کو بتانا ضروری ہے۔

(4) بجٹ متوازن ہونا چاہیے (*Balanced Budget*)

عام طور پر تخمینہ شدہ اخراجات تخمینہ شدہ آمدنی سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ جب اخراجات تخمینہ آمدنی سے بڑھ جائیں تو اسے خسارے کا بجٹ (*deficit budget*) کہا جاتا ہے۔ اگرچہ خسارے کا بجٹ اس لحاظ سے خطرناک ہے کہ یہ افراط زر کا باعث بن سکتا ہے۔ تاہم، ایک نقطہ تک یہ قابل قبول ہے کیونکہ یہ معاشی سرگرمیوں میں لڑنے یا انحطاط میں مدد کرتا ہے۔

(5) تخمینہ نقد کی بنیاد پر ہونا چاہئے (*Estimates should be on a Cash Basis*)

ہندوستان، برطانیہ اور امریکہ میں ایسا ہی ہے اس قسم کے نقد بجٹ کا یہ فائدہ ہے کہ ایک سال کے کھاتوں کی حتمی تیاری اس کے بند ہونے کے فوراً بعد کی جاسکتی ہے۔ اگرچہ یہ سال کی حقیقی مالی تصویر کو ظاہر نہیں کر سکتا ہے۔ اس سال میں واجب الادا ادائیگیوں کو موخر کرنے سے موجودہ سال کے بجٹ میں خسارے کی بجائے اضافی رقم دکھائی جائے گی، جو کہ غلط ہے۔ نقد بجٹ کے برعکس، ریونیو بجٹ ہے جو اس خسارے کو درست کرتا ہے، لیکن اس کے نتیجے میں کھاتوں کی تیاری اور پیش کش میں طویل تاخیر ہوتی ہے اور اس سے مالیاتی کنڑول مشکل ہو جاتا ہے۔

(6) ریونیو بجٹ اور کیپٹل بجٹ میں فرق (*Distinction between Revenue and Capital Budget*)

بجٹ میں ایک طرف بار بار چلنے والے (*recurring*) اخراجات اور آمدنی اور دوسری طرف سرمائے کی ادائیگیوں اور رسیدوں کے درمیان فرق ہونا چاہیے۔ دوسرے الفاظ میں، موجودہ یا ریونیو بجٹ اور کیپٹل بجٹ میں فرق ہونا چاہیے۔ ہر حصے کو الگ الگ متوازن کیا جانا چاہیے اور مجموعی اضافی یا خسارہ دونوں کو مد نظر رکھ کر معلوم کیا جائے۔

(7) بجٹ مجموعی ہونا چاہئے اور خالص نہیں (*Budget should be Gross and not Net*)

آمدنی اور اخراجات کے تمام لین دین کو واضح طور پر اور مکمل طور پر دکھایا جانا چاہئے نہ کہ صرف نتیجے میں ہونے والی خالص پوزیشن کے طور پر۔ اس اصول کو نظرانداز کرنے سے قائم شدہ مالیاتی طریقہ کار پر منفی اثر پڑ سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں کنڑول میں سستی، نامکمل اکاؤنٹس وغیرہ ہو سکتے ہیں۔

(8) بجٹ کا تخمینہ ممکنہ حد تک درست ہونا چاہیے (*Budget Estimates should be as Exact as possible*)

مجموعی حد سے زیادہ تخمینہ (*Gross over-estimating*) بھاری ٹیکس لگانے کا باعث بنتا ہے۔ جب عمل درآمد کی بات آتی ہے تو مجموعی کم تخمینہ (*Gross under-estimating*) پورے بجٹ کو ختم کر سکتا ہے۔ قریبی تخمینہ (*Close estimation*) عام طور پر پچھلے تین سالوں کے اوسط اعداد و شمار کو مختلف عنوانات کے تحت لے کر اور ضروری ایڈجسٹمنٹ کر کے کیا جاتا ہے۔ آئٹمائزڈ تخمینہ بجٹ سازی کو بند کرنے میں ایک مدد ہے۔ عام طور پر، اخراجات کا تخمینہ لگانے میں لبرل اور آمدنی کا تخمینہ لگانے میں قدامت پسند ہوتا ہے۔

(9) وقفہ کا اصول (*Rule of Lapse*)

سالانہ کا اصول یہ بھی بتاتا ہے کہ ایک سال میں جو رقم خرچ نہیں کی گئی وہ بھی سرکاری خزانے میں چلی جانی چاہیے اور حکومت اسے اس وقت تک خرچ نہیں کر سکے گی جب تک کہ اسے اگلے سال کے بجٹ میں دوبارہ منظور نہ کیا جائے۔ اگر یہ قاعدہ لاگو نہیں ہوتا ہے، تو محکمے جمع شدہ اور غیر خرچ شدہ بیلنس پر زندہ رہیں گے اور، اس حد تک، قانون سازی کے کنٹرول سے آزاد ہوں گے۔ اسے رول آف لیپس کہا جاتا ہے اور یہ مالیاتی کنٹرول کے ایک موثر ٹول کے طور پر مفید ہے۔

(10) قدامت پسند بنیں پر امید نہیں (*Be Conservative not Optimistic*)

بجٹ سازی کا پہلا اصول یہ ہے کہ اس بنیاد پر بجٹ بنانے سے گریز کیا جائے کہ ہر چیز توقع کے مطابق نکلے گی۔ پر امید پیشین گوئیوں کے بارے میں بہت محتاط رہیں۔ اپنی آمدنی کو کم کرنے اور اپنے اخراجات کو زیادہ اندازہ لگا کر حفاظتی عنصر کو تیار کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیشہ غیر متوقع واقعات ہوتے رہیں گے اور اس لیے بجٹ تیار کرنے میں ایک مشترکہ حکمت عملی یہ ہے کہ ایک اضافی اخراجات کو شامل کیا جائے جسے "امکانات" (*contingencies*) کہا جاتا ہے۔

(11) تربیت فراہم کریں (*Provide Training*)

اس بات کو یقینی بنائیں کہ جن لوگوں کا بجٹ سازی کے عمل میں اہم کردار ہے وہ بجٹ سازی کے اصولوں، اس کا اسٹریٹیجک اور آپریشنل منصوبوں سے کیا تعلق ہے، اور ہر کسی کو آنے والے سال میں حتمی بجٹ کے نتائج کے ساتھ کیسے رہنا چاہیے۔ تربیت کے لیے صرف ایک میٹنگ کی ضرورت ہے جس میں بجٹ سازی کا تجربہ رکھنے والے افراد اس میں شامل دیگر افراد کو علم فراہم کریں جو کم تجربہ کار ہیں۔

(12) کافی وقت دیں (*Allow Plenty of Time*)

بجٹ سازی کوئی ایسی سرگرمی نہیں ہے جو چند گھنٹوں میں مکمل ہو جائے۔ ایک اچھے بجٹ پر کئی مہینوں تک کام کیا جا سکتا ہے، نئی معلومات کے سامنے آنے پر اعداد و شمار کو شامل کرنا اور تبدیل کرنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے، بجٹ سازی کو اکثر تکراری عمل کہا جاتا ہے۔ بجٹ سازی کا عمل لمبا ہے کیونکہ اس عمل میں شامل لوگوں کو ان کے فراہم کردہ اعداد و شمار پر اعتماد کرنے سے پہلے کافی تحقیق اور مشاورت کرنی پڑتی ہے۔

(13) دستاویزات میں کمال (Excellence in Documentation)

یہ بہت اہم ہے کہ بجٹ کے مصنف (مصنف) ایسی دستاویزات تیار کرنے کی کوشش کریں جنہیں کوئی بھی پڑھ اور سمجھ سکے۔ اگر بجٹ کی کارروائیاں غیر واضح ہیں اور اعداد و شمار واضح طور پر لیبل نہیں کیے گئے ہیں، یہاں تک کہ مصنف کو، وقت گزرنے کے ساتھ، یہ سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا کہ اعداد و شمار کہاں سے آتے ہیں اور حساب کیسے کیا جاتا ہے۔

(14) سالانہ کا اصول (Principle of Annuality)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سال سالانہ بنیادوں پر بجٹ تیار کیا جاتا ہے۔ ایک سال کو بجٹ کے لیے مثالی مدت سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ ایک بہترین مدت ہے جس کے لیے مقننہ ایگزیکٹو کو مالیاتی اختیار دینے کی متحمل ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، ایگزیکٹو کو بجٹ تجاویز کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے بھی اتنا وقت درکار ہے۔ اس کے علاوہ، ایک سال انسانی اندازوں کے روایتی اقدامات سے مطابقت رکھتا ہے۔

(15) مالیاتی نظم وضبط (Fiscal Discipline)

بجٹ متوازن ہونا چاہیے اور آمدنی اور اخراجات کے درمیان ہم آہنگی ظاہر کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اسے مالیاتی نظم وضبط کے نام سے جانا جاتا ہے اور یہ کینیشین مکتب فکر (Keynesian School of Thought) کی پابندی کرتا ہے۔ مالیاتی نظم وضبط مالیاتی خسارے کو ختم کرنے اور مالی سرپلس (surplus) کو پورا کرنے میں مدد کرتا ہے۔

(16) جامعیت (Inclusiveness)

بجٹ جامع ہونا چاہیے اور متنوع تخمینوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔ ایک جامع بجٹ میں تمام سرکاری محصولات اور اخراجات شامل ہوتے ہیں اور مختلف پالیسی آپشنز کے درمیان مطلوبہ تجارت کا جائزہ لینے میں مدد کرتا ہے۔

(17) درستگی (Accuracy)

بجٹ کے اعداد و شمار بنیادی طور پر آنے والے سال میں پیدا ہونے والی رقم اور اس کے اخراجات کی پیشین گوئیاں ہیں۔ وزارت خزانہ مختلف محکموں کے ڈیٹا اور مواد کی مدد سے اس کی تشکیل کے لیے جواب دہ ہے۔ یہ اندازے درست اور صحیح ہونے کی ضرورت ہے۔ درستگی کا انحصار حقیقی اور قابل اعتماد دستیاب ڈیٹا، معلومات اور غیر جانبدارانہ معلومات پر ہے۔

(18) شفافیت اور احتساب (Transparency and Accountability)

بجٹ کی شفافیت اور جواب دہی اچھی حکمرانی کے آٹھ بنیادی اشاریوں میں سے دو ہیں جیسا کہ اقوام متحدہ نے تجویز کیا ہے۔ بجٹ کی شفافیت کا مطلب یہ ہے کہ حکومت بجٹ سے متعلق تمام اعداد و شمار فراہم کرتی ہے۔ بجٹ کے ان دو خصلتوں میں حکومت کی طرف سے اخلاقیات بھی شامل ہیں۔ واضح اور شفافیت کی خاطر، بجٹ کا ریونیو اور سرمایہ الگ الگ رکھا گیا ہے۔

6.5 بجٹ کی اہمیت *(The Importance of Budget)*

بجٹ حکومت کے مالیاتی ایڈمنسٹریشن کا مرکزی نقطہ ہے۔اس کے سہارے پیش کش کو ممکنہ آمدنی کے ساتھ توازن کیا جاتا ہے۔ سرگرمیاں اور کام کرنے کے لیے عوام کے سامنے لایا جاسکتا ہے جب کہ ان افعال کے لیے سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔یہ ایک ایسی بنیاد ہے جس کے بغیر ملک کی سماجی اور اور عوامی ترقی نہیں ہو سکتی۔ عوام کی ترجیحات کی بنیاد پر حکومت اپنے اخراجات اور آمدنی کا تعین کرتی ہے۔اس طرح، بجٹ کسی قوم کے مالیاتی امور کی منصوبہ بندی میں ایک لازمی عنصر ہے۔ فنانس ایڈمنسٹریشن کے تحت بجٹ کی اہمیت مندرجہ ذیل تحریری بیان واضح کیا جاسکتا ہے۔

(1) حساب کتاب *(Accounting)*

بھارت جیسے ملک میں حکومت کی عوام کے لیے اس بات کا حساب کتاب کیا گیا تھا کہ عوامی دولت کا کس طرح استعمال کیا گیا ہے اور اس کی پہلے سے خود مختاری کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بجٹ میں نہ صرف آئندہ سال بلکہ پچھلے سالوں کے اخراجات اور محصولات سے متعلق معلومات ہوتی ہیں۔اس طرح بجٹ حکومت کی کارکردگی کی عکاسی کرتا ہے۔ حکومت میکرواکنامک پلان تیار کرتی ہے کیونکہ آمدنی اور اخراجات ایک ساتھ نہیں ہوتے۔ بجٹ کے ذریعے اس مقصد کی تکمیل ہوتی ہے۔

(2) معاشی عمل کا تجزیہ *(Analysis of Economic Processes)*

بجٹ ایک معیشت میں مجموعی طلب کو منظم کرنے میں مالیاتی پالیسی کا ایک آلہ ہے۔اس کی ترقی کے راستے میں، ایک معیشت افراط زر کی حالت یا مہنگائی کا تجربہ کرسکتی ہے۔ کوئی بھی صورت حال پسند نہیں ہے۔اس کے پیش نظر حکومت اپنا بجٹ اس طرح تیار کرتی ہے کہ مہنگائی یا افراط زر پر قابو پایا جائے۔بجٹ سے ملک میں مختلف معاشی عمل کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ سرکاری کاموں سے قومی آمدنی میں کتنی ترقی ہوئی ہے یعنی ملک کے خزانہ میں پبلک سیکٹر وغیرہ کا حصہ کیا ہے؟

(3) مالی منصوبہ بندی میں معاون *(Assist in financial planning)*

اس وقت ہر ملک میں معاشی منصوبہ بندی اور اقتصادی ترقی کے پروگرام کسی نہ کسی شکل میں اپنائے جارہے ہیں۔ منصوبہ بندی کے لیے مالی وسائل جمع کرنے اور منصوبہ بندی میں طے شدہ اقتصادی پالیسیوں کو نافذ کرنے میں بجٹ کا اہم کردار ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، ڈیمانڈ مینجمنٹ کے مفاد میں، حکومت کی طرف سے خسارے کا بجٹ یا اضافی بجٹ تیار کرنے کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔افراط زر سے نمٹنے کے لیے، حکومت نئے ٹیکس لگاتی ہے اور/یا موجودہ ٹیکس کی شرح میں اضافہ کرتی ہے اور اس کے اخراجات کے پروگراموں کو روکتی ہے۔افراط زر سے نمٹنے کے لیے ٹیکس کی شرح کم کی جاتی ہے اور بجٹ میں زیادہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اس طرح، بجٹ مالیاتی انتظامیہ کو ایک سال میں سرگرمیوں کو کنٹرول اور مربوط کرنے میں مدد کرتا ہے۔

(4) معاشی اور سماجی ترقی کے ذرائع (Sources of economic and social development)

بجٹ صرف آمدنی اور اخراجات کا بیان نہیں ہے بلکہ یہ ملک کی معاشی اور سماجی ترقی کے لیے حکومت کے ہاتھ میں ایک طاقتور ہتھیار ہے۔ ہماری بجٹ پالیسی کے ذریعے ملک میں صنعت اور زراعت کو مالی امداد فراہم کر کے اور ان کے نرخوں میں کمی کر کے پیداوار کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح ترقی پسند ٹیکسوں کے ذریعے امیر لوگوں سے پیسے لے کر اور غریبوں پر خرچ کر کے دولت کی عدم مساوات کو دور کیا جا سکتا ہے۔

(5) اقتصادی کنٹرول کے ذرائع (Means of Economic Control)

بجٹ وہ ہتھیار ہے جس کے ذریعے اسمبلی ایگزیکٹو کے کام کو کنٹرول کرتی ہے اور اس کے لیے پالیسی بناتی ہے۔ بجٹ نہ ہونے کی صورت میں ہر وزارت اور محکمہ من مانی سے کام کرنے لگے گا اور عوامی آمدنی کا صحیح استعمال نہیں ہو سکے گا۔ بجٹ کسی بھی ملک میں آمدنی اور اخراجات کی سرگرمیوں کو ہدایت کرتا ہے اور اس کے بغیر سرکاری کام میں خلل پڑتا ہے۔ امریکہ کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے جب کہ 1919 تک وہاں بجٹ کا کوئی نظام نہیں تھا اور ہر محکمہ اپنی سالانہ آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ کانگریس کے سامنے پیش کرتا تھا۔ کانگریس کے لیے ہر محکمہ کے طویل مطالبات کو پورا کرنا ممکن نہیں تھا۔ اس لیے 1921 کے بعد وہاں بجٹ کا نظام شروع کر دیا گیا۔

(6) معاشی استحکام کا ذریعہ (A source of economic stability)

حکومتی بجٹ کی اہمیت یہ ہے کہ یہ اقتصادی سرگرمیوں کی اعلیٰ سطح پر معیشت کو مستحکم رکھتا ہے۔ معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے، ریاست کو تیزی کے اوقات میں "سرپلس بجٹ" اور کساد بازاری کے وقت "خسارے کا بجٹ" بنانا چاہیے۔ چونکہ سرمایہ دارانہ معیشت میں قیمتوں میں کمی کی بنیادی وجہ ذاتی سرمایہ کاری میں کمی ہے، اس لیے بجٹ کے ذریعے قیمتوں کو سہارا دے کر قومی معیشت کو روزگار اور استحکام فراہم کیا جا سکتا ہے۔

(7) سرکاری وسائل کا بہتر استعمال (Better utilization of government resources)

ایک بجٹ سرکاری وسائل کے استعمال میں زیادہ کارکردگی حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اخراجات میں کارکردگی کے ساتھ ساتھ وسائل کو جمع کرنے میں کارکردگی کا حصول ضروری ہے۔ بلاشبہ یہ کام ایک پیچیدہ ہے کیونکہ اہداف آپس میں متصادم ہو سکتے ہیں۔ بجٹ متعلقہ ترجیحات کا تعین کرتا ہے تاکہ کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکے۔ بجٹ کے ذریعے ملکی وسائل کی مجموعہ بندی، حکومت کے لیے عوامی بہبود اور حالات کو فروغ دینے اور بہتر بنانے کے لیے منافع میں توسیع کو یقینی بناتا ہے۔

(8) عدم مساوات کو کم کرنا (Reducing wealth and income inequality)

ہندوستانی معیشت کی بجٹ کا مقصد سبسڈی اور عام لوگوں سے ٹیکس کی شکل میں جمع ہونے والی آمدنی کے ذریعے آمدنی کی تقسیم کو برقرار رکھنا ہے۔ بنیادی توجہ اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ آمدنی والے گروپ کے امیر طبقے پر بعد میں زیادہ شرح پر ٹیکس لگایا جائے، اس طرح ان کی مجموعی

آمدنی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ دوسری طرف، کم آمدنی والے گروپ سے کم شرح پر ریونیو اکٹھا کیا جاتا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ان کی مناسب آمدنی ہو۔

(9) محصولات اور اشیا کی قیمتوں پر معیار کی جانچ کو برقرار رکھنا

(*Maintaining quality checks on revenue and commodity prices*)

مرکزی بجٹ کا مقصد معیشت کے بنیادی تین شعبوں میں مناسب ایڈجسٹمنٹ کے ساتھ ملک کے معاشی اتار چڑھاو کو کنٹرول کرنا ہے۔ بجٹ کیا ہے یہ سوال اس وقت بہت ضروری ہے کیونکہ یہ مہنگائی اور افراط زر کے مناسب انتظام کو یقینی بناتا ہے، اس طرح معاشی توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ افراط زر کے دوران، اضافی بجٹ کی پالیسیاں آگے لائی جاتی ہیں، جب کہ افراط زر کے دور میں خسارے کے بجٹ کے انتظام کی حکمت عملی وضع کی جاتی ہے۔ اس طرح، بجٹ کی تعریف کا مقصد موجودہ معاشی حالات کے مطابق تجارت اور قیمتوں میں استحکام کو شامل کرنا ہے۔

(10) منصفانہ وسائل کی تقسیم (*Equitable distribution of resources*)

جب بجٹ سازی کی بات آتی ہے تو پسماندہ علاقوں کی نشاندہی کرنے سے حکومت کو وسائل کو مفید اور پائیدار طریقے سے مختص کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ حکومتی بجٹ بنانے کے پیچھے سب سے بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔ حکومت کے لیے یہ یقینی بنانا ضروری ہے کہ پیسہ وہاں پہنچ جائے جہاں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ لہٰذا، معاشی بہبود کی پالیسیوں کی ضرورت والے معاشرے کے طبقات کی نشاندہی کرنا اور ان پالیسیوں کو لاگو کرنے کے لیے ماضی کے اعداد و شمار کا استعمال حکومت کو موثر حکمرانی کا مظاہرہ کرنے اور ملک میں معاشی استحکام حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔

(11) اقتصادی ترقی کو یقینی بنانا (*Ensuring economic growth*)

اقتصادی ترقی کو یقینی بنانا بجٹ حکومت کو مختلف شعبوں میں ٹیکس کے نفاذ کو منظم کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ سرمایہ کاری اور اخراجات ملک کی معیشت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے والے چند اہم عوامل ہیں۔ حکومت ٹیکس میں چھوٹ اور سبسڈی دے کر لوگوں کو بچت اور سرمایہ کاری پر زیادہ زور دینے کی ترغیب دے سکتی ہے۔ کاروبار اور تجارت کی ترقی کاروبار اور کاروباری ادارے حکومتی بجٹ کا انتظار کرتے ہیں کیونکہ مختلف شعبوں کے لیے مختص کیے جانے والے وسائل سامنے آتے ہیں۔ حکومت کاروباری مالکان کی حوصلہ افزائی کر سکتی ہے کہ وہ اس کے مطابق اپنی پالیسیوں میں ترمیم کریں اور ملک کی معاشی خوشحالی میں اپنا حصہ ڈالیں۔

(12) معاشی عدم مساوات کو کم کرنا (*Reducing economic inequality*)

معاشی عدم مساوات اور عدم مساوات کسی بھی ملک کی معیشت کے لیے ایک ناگہانی خطرہ ہے۔ حکومت بجٹ کے ذریعے معاشرے کے محروم طبقات کے لیے عوامی اور معاشی بہبود کی پالیسیاں متعارف کروا کر ایسے خطرات سے نمٹ سکتی ہے۔ پبلک سیکٹر میں کام کرنے والی *PSUs*

صنعتوں کے آپریشنز کی انتظامیہ بڑی تعداد میں لوگوں کو روزگار فراہم کرکے اور آمدنی پیدا کر کے ملک کی معیشت میں بہت بڑا حصہ ڈالتی ہے۔ بجٹ حکومت کو پبلک سیکٹر کی کمپنیوں کی ترقی میں مدد کے لیے پالیسیاں متعارف کرواکران پر مناسب توجہ مرکوز کرنے میں مدد کرتا ہے۔

(13) سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی (*Encourage investment*)

یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ذریعے بچت اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ حکومت مختلف ٹیکس رعایتیں دے کر مزید بچت کر سکتی ہے۔اسی طرح سرمایہ کاری کی شرح مختلف طریقوں سے بڑھائی جاسکتی ہے۔بجٹ معاشی ترقی کے ان تمام اجزاء کی عکاسی کرتا ہے۔

(14) وسائل کا ماہرانہ استعمال (*Expert use of resources*)

بجٹ سرکاری وسائل کے استعمال میں زیادہ مہارت کے حصول میں مدد کرتا ہے۔اخراجات میں کارکردگی کے ساتھ ساتھ وسائل کو جمع کرنے میں مہارت کا حصول ضروری ہے۔بلاشبہ یہ کام ایک پیچیدہ ہے کیونکہ اہداف آپس میں متصادم ہو سکتے ہیں۔بجٹ متعلقہ ترجیحات کا تعین کرتا ہے تاکہ کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکے۔

آخر میں،بجٹ نہ صرف مالی منصوبہ بندی کی عکاسی کرتا ہے بلکہ جہاں تک ٹیکس اور اخراجات کے پروگراموں کا تعلق ہے،مالیاتی کنٹرول بھی۔ چونکہ بجٹ ہمیں ٹیکس اور اخراجات سے متعلق حقیقی اعداد وشمار سے آگاہ کرتا ہے،اس لیے اس میں حکومت کی شفافیت اور جوابدہی جھلکتی ہے۔لوگ جانتے ہیں کہ مختلف معاشی سرگرمیوں کے لیے گزشتہ برسوں میں ٹیکس کیسے اکٹھا اور تقسیم کیا جاتا ہے۔

6.6 اکتسابی نتائج (*Learning Outcomes*)

عزیز طلبا،اس اکائی میں آپ نے،

- مالیاتی نظم و نسق اور بجٹ کے مابین تعلق کو سمجھا۔
- بجٹ کے معنی اور مفہوم کو سمجھا۔
- بجٹ کے اغراض اور مقاصد کی جانکاری حاصل کی۔
- بجٹ کے اصول اور اہمیت کو سمجھا۔

6.7 کلیدی الفاظ (*Keywords*)

مالیاتی خسارہ (*Fiscal Deficit*)

مالیاتی خسارہ اس وقت ہوتا ہے جب حکومت کے کل اخراجات محصول سے زیادہ ہو جاتے ہیں،قرضے کی رقم کو چھوڑ کر۔مالی کا مطلب ہے پیسہ۔ خسارے کا مطلب ہے قلت۔لہذا،مالیاتی خسارے کو پیسے کی کمی بھی کہا جاسکتا ہے۔

محصولاتی خسارہ (*Revenue Deficit*)

محصولاتی خسارہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب حکومت کے محصولات کے اخراجات اس کی محصولات سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت کی آمدنی اس کے روزمرہ کے کام کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔

مالیاتی پالیسی (*Fiscal Policy*)

مالیاتی پالیسی حکومت کی طرف سے ملک کے اقتصادی اہداف کی نگرانی اور تکمیل کے لیے اپنے اخراجات کی سطح اور محصولات کی وصولی (ٹیکسیشن کے ذریعے) کو ایڈجسٹ کرنے کا فیصلہ ہے۔

افراط زر (*Inflation*)

مہنگائی وہ صورت حال ہے جہاں اشیاء کی قیمتوں میں عام طور پر اضافہ ہوتا ہے اور رقم کی خرید قیمت معیشت میں گرجاتی ہے۔

6.8 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

6.8.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔ بجٹ کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(*a*) تاریخی مالیاتی ڈیٹا کو ٹریک کرنا

(*b*) مستقبل کی مالی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور کنٹرول کرنا

(*c*) ملازمین کی کارکردگی کا جائزہ لینا

(*d*) تنظیم کے لئے آمدنی پیدا کرنے کے لئے

2۔ بجٹ تنظیموں کی کیا مدد کرتا ہے؟

(*a*) اخراجات سے قطع نظر منافع کو زیادہ سے زیادہ کریں۔

(*b*) ٹیکس واجبات کو کم کرنے کے لیے آمدنی کو کم سے کم کریں۔

(*c*) منصوبہ بندی کریں اور وسائل کو مؤثر طریقے سے مختص کریں۔

(*d*) مالی منصوبہ بندی کو یکسر نظر انداز کریں۔

3۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا بجٹ نہ ہونے کا ممکنہ نتیجہ ہے؟

(a) زیادہ خرچ کرنا، قرض جمع کرنا، اور مالی دباؤ

(b) بچت اور سرمایہ کاری میں اضافہ

(c) بہتر مجموعی مالی صحت

(d) مالیاتی کنٹرول اور منصوبہ بندی

4۔ بجٹ اور مالیاتی احتساب کے درمیان کیا تعلق ہے؟

(a) بجٹ مالی احتساب میں رکاوٹ ہے۔

(b) بجٹ کا مالی احتساب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(c) ایک بجٹ مالی توقعات کا تعین کر کے مالیاتی احتساب کو فروغ دیتا ہے۔

(d) مالیاتی احتساب بجٹ سازی میں اہم نہیں ہے۔

5۔ بجٹ کا بنیادی اصول کیا ہے؟

(a) بغیر کسی حد کے خرچ کرنا

(b) مالیاتی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور کنٹرول

(c) مالیاتی ڈیٹا کو نظرانداز کرنا

(d) تازہ ترین مالیاتی رجحانات کی پیروی کرنا

6۔ بجٹ کا کون سا اصول مخصوص اور قابل پیمائش مالی اہداف کے تعین پر زور دیتا ہے؟

(a) لچک کا اصول

(b) درستگی کا اصول

(c) مقصد کی ترتیب کا اصول

(d) بے ساختہ کا اصول

7۔ بجٹ سازی کے تناظر میں "شرکت کا اصول" کیا تجویز کرتا ہے؟

(a) بجٹ کے عمل سے تمام افراد کو خارج کرنا

(b) بجٹ سازی کے عمل میں اہم اسٹیک ہولڈرز اور افراد کو شامل کرنا

(c) بجٹ کے عمل کو خفیہ رکھنا

(d) مکمل طور پر بجٹ بنانے والے کی رائے پر توجہ مرکوز کرنا

8۔ "شفافیت کا اصول" بجٹ سازی کو کیسے فائدہ پہنچاتا ہے؟

(a) مالی معلومات کو ہر کسی سے پوشیدہ رکھنے سے

(b) تمام متعلقہ فریقوں کے لیے مالی معلومات کو آسانی سے قابل رسائی اور قابل فہم بنا کر

(c) خفیہ مالیاتی طریقوں پر توجہ مرکوز کر کے

(d) مالی دھوکہ دہی کی حوصلہ افزائی کر کے

9۔ بجٹ سازی میں "مانیٹرنگ اور فیڈ بیک کا اصول" کیا شامل ہے؟

(a) مالی کارکردگی کو مکمل طور پر نظر انداز کرنا

(b) مالیاتی نتائج کا باقاعدگی سے جائزہ لینا اور ضروری ایڈجسٹمنٹ کرنا

(c) بغیر کسی تبدیلی کے ابتدائی بجٹ پر قائم رہنا

(d) غیر حقیقی مالی اہداف کا تعین کرنا

10۔ بجٹ پر "تفصیل کا اصول" کیسے لاگو ہوتا ہے؟

(a) مبہم اور عمومی مالیاتی زمروں پر توجہ مرکوز کر کے

(b) اخراجات اور آمدنی کا مکمل اور مخصوص وقفہ فراہم کر کے

(c) کسی بھی مالی تفصیلات کو نظر انداز کر کے

(d) جلد بازی میں مالی فیصلے کرنے سے

6.8.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. بجٹ کے معنی اور مفہوم کو واضح کیجیے۔
2. بجٹ کے اغراض و مقاصد پر بحث کیجیے۔
3. بجٹ کے بنیادی اصولوں کا ذکر کیجیے۔
4. بجٹ کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔
5. ایک مناسب اور بہتر بجٹ بنانے کے ضوابط پر روشنی ڈالیے۔

6.8.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. بجٹ کے معنی اور اہمیت کو بیان کیجیے۔
2. بجٹ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کیجیے۔
3. بجٹ کے اصولوں پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

۔1	*(b)*	۔2	*(c)*	۔3	*(a)*	۔4	*(c)*	۔5	*(b)*
۔6	*(c)*	۔7	*(b)*	۔8	*(b)*	۔9	*(b)*	۔10	*(b)*

اکائی 7—مالیاتی نظم ونسق کا پارلیمانی کنٹرول

(Parliamentary Control of Financial Administration)

اکائی کے اجزا:

7.0 تمہید

7.1 مقاصد

7.2 پارلیمانی کمیٹیوں کے معنی

7.3 پارلیمانی کمیٹیوں کی اقسام

7.4 مالیاتی کمیٹیاں

7.4.1 پبلک اکاؤنٹس کمیٹی

7.4.2 تخمینہ کمیٹی

7.4.3 عوامی کاروبار کمیٹی

7.5 اکتسابی نتائج

7.6 کلیدی الفاظ

7.7 نمونہ امتحانی سوالات

7.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

7.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

7.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

7.0 تمہید *(Introduction)*

ہندوستانی پارلیمنٹ دو ایوانوں پر مشتمل ہوتی ہے، اور ہندوستان کا صدر جمہوریہ بھی اس کا ناگزیر حصہ ہوتا ہے۔ عزیز طلباء، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ پارلیمنٹ کے دو ایوان لوک سبھا اور راجیہ سبھا ہوتے ہیں۔ ان ایوانوں میں ملک کی ترقی سے متعلق مختلف قانون بنائے جاتے ہیں۔ ان قوانین کی تشکیل کے دوران ایوانوں میں بحث و مباحثہ کا دور چلتا ہے اور بہت غور و فکر کے بعد یہ قانون تشکیل کیے جاتے ہیں۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کی قانون سازذمہ داری کے علاوہ یہ بھی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ حکومت کی عاملہ شاخ کی مالیاتی کارگزاریوں پر عوام کے سامنے اس کی

جواب دہی طے کرے۔ پارلیمنٹ کی مالیاتی کمیٹیاں اسی جوابدہی کو ممکن بناتی ہیں۔ یہی پارلیمانی کمیٹیاں ملک میں مالیاتی نظم ونسق کی نگراں بھی ہوتی ہیں جو اس بات کا تعین کرتی ہیں کہ اگر حکومت کی عاملہ شاخ ملک کے مالیاتی نظم ونسق میں اپنے اختیار سے تجاوز کرتی ہے تو اس سے جواب طلب کیا جائے اور اس کی ذمہ داری طے کی جائے۔

7.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- پارلیمانی کمیٹیوں کے معنی سمجھیں گے۔
- پارلیمانی کمیٹیوں کی اقسام کا مطالعہ کریں گے۔
- پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے بارے میں پڑھیں گے۔
- تخمینہ کمیٹی کے بارے میں پڑھیں گے۔
- عوامی کاروبار کمیٹی کے بارے میں پڑھیں گے۔

7.2 پارلیمانی کمیٹیوں کے معنی *(Meaning of Parliamentary Committees)*

پارلیمنٹ ایک ایسا ادارہ ہے جو اس کے سامنے آنے والے کچھ مسائل کو دانستہ طور پر بھی مؤثر طریقے سے حل نہیں کر سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پارلیمنٹ کی ذمہ داریاں مختلف، پیچیدہ اور بڑی ہوتی ہیں۔ مزید یہ کہ اس کے پاس قانون سازی کے تمام اقدامات اور دیگر معاملات کی تفصیلی جانچ پڑتال کے لیے نہ تو مناسب وقت ہوتا ہے اور نہ ہی ضروری مہارت۔ لہذا، اس کے فرائض کی انجام دہی میں متعدد کمیٹیوں کے ذریعہ مدد فراہم کی جاتی ہے۔ یہ کمیٹیاں پارلیمانی کمیٹیاں کہلاتی ہیں۔

ہندوستان کا آئین مختلف جگہوں پر ان کمیٹیوں کا تذکرہ کرتا ہے، لیکن ان کی تشکیل، میعاد، فرائض وغیرہ کے بارے میں کوئی خاص دفعات بنائے بغیر، یہ تمام معاملات دو ایوانوں کے قواعد کے تحت چلائے جاتے ہیں۔ اس کے مطابق کسی پارلیمانی کمیٹی کا مطلب ایک ایسی کمیٹی ہوتی ہے جو:

- ایوان کے ذریعہ مقرر یا منتخب کی جاتی ہے یا اسپیکر/چیئرمین کے ذریعہ نامزد کی جاتی ہے۔
- اسپیکر/چیئرمین کی ہدایت پر کام کرتی ہے۔
- اپنی رپورٹ ایوان یا اسپیکر/چیئرمین کو پیش کرتی ہے۔
- لوک سبھا/راجیہ سبھا کی طرف سے فراہم کردہ ایک سیکریٹریٹ پر مبنی ہوتی ہے۔

غور طلب یہ ہے کہ مشاورتی کمیٹیاں، جن میں پارلیمنٹ کے اراکین بھی موجود ہوتے ہیں، پارلیمانی کمیٹیاں نہیں ہوتی ہیں کیونکہ وہ درج بالا چار شرائط کو پورا نہیں کرتی ہیں۔

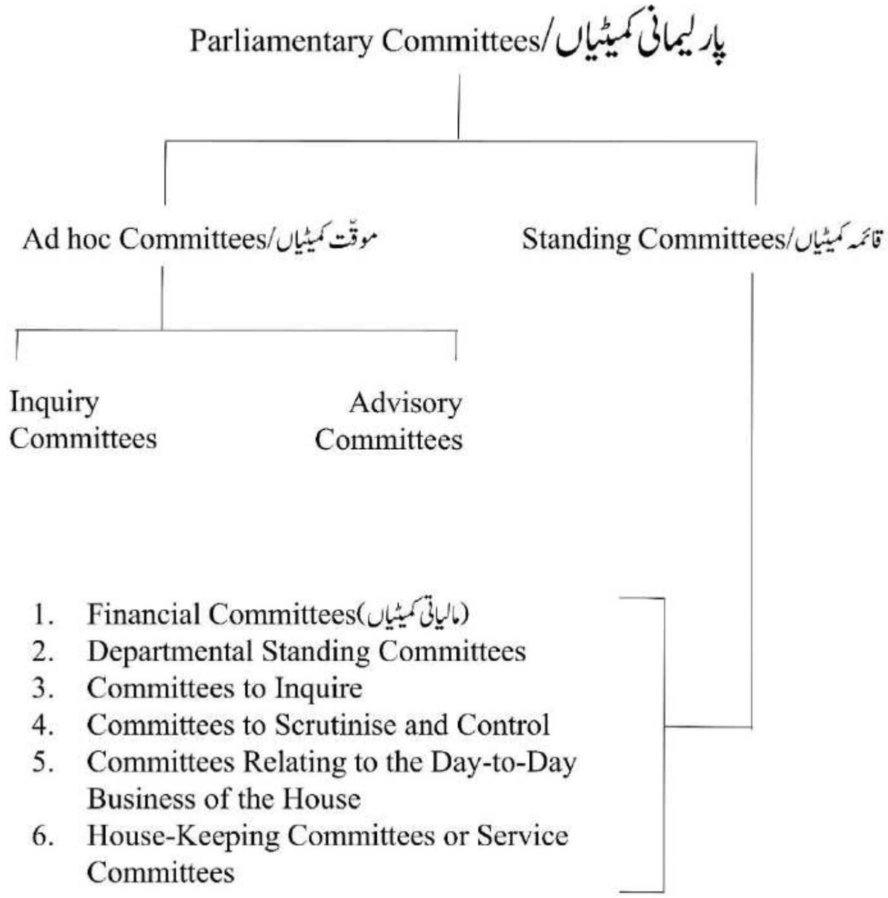
Parliamentary Committees/پارلیمانی کمیٹیاں
Ad hoc Committees/موقّت کمیٹیاں
Standing Committees/قائمہ کمیٹیاں
Inquiry Committees
Advisory Committees
1. Financial Committees(مالیاتی کمیٹیاں)
2. Departmental Standing Committees
3. Committees to Inquire
4. Committees to Scrutinise and Control
5. Committees Relating to the Day-to-Day Business of the House
6. House-Keeping Committees or Service Committees

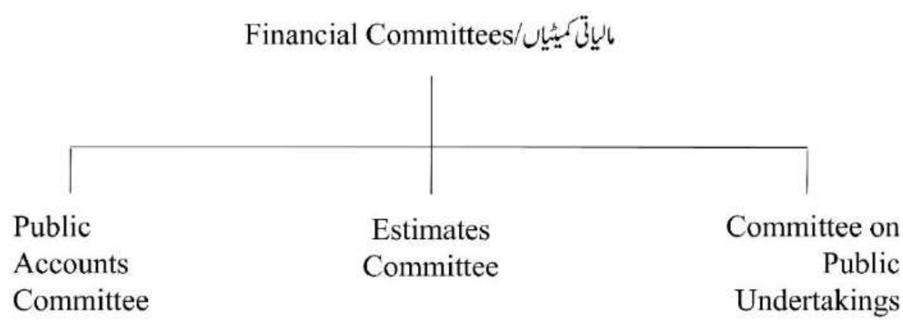
Financial Committees/مالیاتی کمیٹیاں
Public Accounts Committee
Estimates Committee
Committee on Public Undertakings

7.3 پارلیمانی کمیٹیوں کی اقسام *(Types of Parliamentary Committees)*

موٹے طور پر پارلیمانی کمیٹیاں دو طرح کی ہوتی ہیں - قائمہ کمیٹیاں(*Standing Committees*)اور موقّت کمیٹیاں(*Ad hoc Committee*)۔ قائمہ کمیٹیاں مستقل کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ وہ ہر سال یا وقتاً فوقتاً تشکیل کی جاتی ہیں اور مسلسل کام کرتی ہیں۔ موقّت کمیٹیاں عارضی ہوتی ہیں اور انہیں تفویض کردہ کام کی تکمیل کے بعد ان کو ختم کردیا جاتا ہے۔

(*A*) قائمہ کمیٹیاں *(Standing Committee)*

ان کی طرف سے انجام پانے والے فرائض کی نوعیت کی بنیاد پر قائمہ کمیٹیوں کو درج ذیل چھ زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- مالیاتی کمیٹیاں(*Financial Committees*)
- محکمہ جاتی قائمہ کمیٹیاں(*Departmental Standing Committees*)
- انکوائری کے لیے کمیٹیاں(*Committees to Inquire*)
- جانچ اور کنٹرول کے لیے کمیٹیاں(*Committees to Scrutinise and Control*)
- ایوان کے روزمرہ کے کام سے متعلق کمیٹیاں(*Committees Relating to the Day-to-Day Business of the House*)
- ہاؤس کیپنگ کمیٹیاں یا خدمت کمیٹیاں(*House-Keeping Committees or Service Committees*)

(*B*) موقّت کمیٹیاں(*Ad-hoc Committees*)

موقّت کمیٹیوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے،

- تحقیقی کمیٹیاں(*Inquiry Committees*)
- مشاورتی کمیٹیاں(*Advisory Committees*)

تحقیقی کمیٹیاں وقتاً فوقتاً یا تو دونوں ایوانوں کی طرف سے اس حوالے سے منظور کردہ معاملات پر یا اسپیکر یا چیئرمین کی طرف سے مخصوص موضوعات پر انکوائری کرنے اور رپورٹ کرنے کے لیے تشکیل دی جاتی ہیں۔

مشاورتی کمیٹیوں میں منتخب یا مشترکہ کمیٹیاں شامل ہوتی ہیں، جنہیں مخصوص بلوں پر غور کرنے اور رپورٹ کرنے کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔

7.4 مالیاتی کمیٹیاں *(Financial Committees)*

پارلیمنٹ میں درج ذیل تین مالیاتی کمیٹیاں ہوتی ہیں:

1. پبلک اکاؤنٹس کمیٹی
2. تخمینہ کمیٹی
3. عوامی کاروبار پر کمیٹی

7.4.1 پبلک اکاؤنٹس کمیٹی(*Public Accounts Committee*)

یہ کمیٹی سب سے پہلے 1921 میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1919 کی دفعات کے تحت قائم کی گئی تھی اور اس کے بعد سے آج تک موجود ہے۔ یہ 22 ارکان پر مشتمل ہوتی ہے (15 لوک سبھا سے اور 7 راجیہ سبھا سے)۔ اراکین کا انتخاب ہر سال پارلیمنٹ اپنے اراکین میں سے متناسب نمائندگی(*Proportional Representation*)کے اصول کے مطابق واحد منتقلی ووٹ(*Single Transferrable Vote*)کے ذریعے کرتی ہے۔ اس طرح تمام سیاسی جماعتوں کو اس میں مناسب نمائندگی ملتی ہے۔

اس کمیٹی میں اراکین کی میعادِ رکنیت ایک سال ہوتی ہے۔ کسی وزیر کو کمیٹی کا رکن منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ کمیٹی کے صدر کا تقرر اس کے اراکین میں سے اسپیکر کرتا ہے۔ 1966 سے 1967 تک کمیٹی کے صدر حکمران جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ تاہم، 1967 کے بعد سے ایک کنونشن تیار ہوا جس کے تحت کمیٹی کے صدر کا انتخاب ہمیشہ اپوزیشن کی جماعت سے ہوتا ہے۔

کمیٹی کا کام کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل آف انڈیا (سی اے جی) کی سالانہ آڈٹ رپورٹس کی جانچ کرنا ہے، جو صدر کے ذریعہ پارلیمنٹ کے سامنے رکھی جاتی ہیں۔ سی اے جی صدر جمہوریہ کو تین آڈٹ رپورٹس پیش کرتا ہے:

- اختصاصی کھاتوں پر آڈٹ رپورٹ(*Audit Report on Appropriation Accounts*)
- مالیاتی کھاتوں پر آڈٹ رپورٹ(*Audit Report on Financial Accounts*)
- عوامی کاروبار پر آڈٹ رپورٹ(*Audit Report on Public Undertakings*)

یہ کمیٹی تکنیکی بے ضابطگیوں کو تلاش کرنے کے لیے نہ صرف قانونی اور رسمی نقطہ نظر سے عوامی اخراجات کا جائزہ لیتی ہے بلکہ فضول خرچی، نقصان، بدعنوانی، اسراف اور نااہلی کے معاملات کو سامنے لانے کے لیے معیشت، دانشمندی اور مناسبت کے نقطہ نظر سے بھی اخراجات کو جانچتی ہے۔

کمیٹی کے دیگر فرائض درج ذیل ہیں:

- مرکزی حکومت کے اختصاصی کھاتوں اور مالیاتی کھاتوں اور لوک سبھا کے سامنے رکھے گئے دیگر کھاتوں کی جانچ کرنا۔
- اختصاصی کھاتوں میں اصل اخراجات کا موازنہ پارلیمنٹ کے ذریعے منظور شدہ اخراجات سے کیا جاتا ہے، جب کہ مالیاتی کھاتوں میں مرکزی حکومت کی سالانہ وصولیاں اور ادائیگیاں دکھائی جاتی ہیں۔

- اختصاصی کھاتوں اور اس پر سی اے جی کی آڈٹ رپورٹ کی جانچ پڑتال میں، کمیٹی کو تعین کرنا ہوتا ہے کہ :
  - جو رقم تقسیم کی گئی ہے وہ درخواست کردہ خدمت یا مقصد کے لیے قانونی طور پر دستیاب تھی یا نہیں۔
  - اخراجات اس اتھارٹی کے مطابق ہیں جو اس پر حکومت کرتی ہے۔
  - ہر تخصیص متعلقہ قواعد کے مطابق کی گئی ہے یا نہیں۔
- ریاستی کارپوریشنوں کے اکاؤنٹس، تجارتی خدشات اور مینوفیکچرنگ پروجیکٹس اور ان پر سی اے جی کی آڈٹ رپورٹ کی جانچ کرنا (سوائے ان عوامی اداروں کے جو کمیٹی برائے پبلک انڈر ٹیکنگس کو الاٹ کیے گئے ہیں)
- خود مختار اور نیم خود مختار اداروں کے کھاتوں کی جانچ کرنا، جن کا آڈٹ کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل آف انڈیا کرتا ہے۔
- کسی بھی وصولی کے آڈٹ سے متعلق سی اے جی کی رپورٹ پر غور کرنا یا اسٹورز اور اسٹاک کے کھاتوں کی جانچ کرنا۔
- اس مقصد کے لیے لوک سبھا کی طرف سے دی گئی رقم سے زیادہ مالی سال کے دوران کسی بھی خدمت پر خرچ کی گئی رقم کی جانچ کرنا۔

مندرجہ بالا فرائض کی تکمیل میں سی اے جی کی طرف سے کمیٹی کی مدد کی جاتی ہے۔ دراصل، سی اے جی کمیٹی کے رہنما، دوست اور فلسفی کے طور پر کام کرتا ہے۔

کمیٹی کے کردار پر ہندوستان کے سابق سی اے جی اشوک چند نے مشاہدہ کیا:

"کچھ سالوں کے دوران، کمیٹی نے اس توقع کو پوری طرح پورا کیا ہے کہ اسے عوامی اخراجات کے کنٹرول میں ایک طاقتور پلیٹ فارم کے طور پر ترقی کرنی چاہیے۔ یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی قائم کردہ روایات اور کنونشن پارلیمانی جمہوریت کی اعلیٰ ترین روایات کے مطابق ہیں۔"

تاہم، کمیٹی کے کردار کی تاثیر درج ذیل تک محدود ہے:

- وسیع معنوں میں اس کا پالیسی کے سوالات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔
- یہ کھاتوں کا پوسٹ مارٹم معائنہ کرتی ہے۔یعنی پہلے سے کیے گئے اخراجات کو ظاہر کرتی ہے۔
- یہ روزمرہ کی انتظامیہ کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی ہے۔
- اس کی سفارشات مشاورتی ہوتی ہیں اور وزارتوں پر پابند نہیں ہیں۔
- یہ محکموں کی طرف سے اخراجات کی اجازت نہ دینے کا اختیار نہیں رکھتی ہے۔
- یہ کوئی انتظامی ادارہ نہیں ہے اس لیے یہ حکم جاری نہیں کر سکتی ہے۔اس کے نتائج پر صرف پارلیمنٹ ہی حتمی فیصلہ کر سکتی ہے۔

7.4.2 تخمینہ کمیٹی (Estimates Committee)

تخمینہ کمیٹی کی ابتدا 1921 میں قائم کی گئی قائمہ مالیاتی کمیٹی سے کی گئی۔ آزادی کے بعد کے دور میں پہلی تخمینہ کمیٹی 1950 میں اس وقت کے وزیر خزانہ جان متھائی (John Matthai) کی سفارش پر تشکیل دی گئی تھی۔

ابتدا میں اس کے 25 ارکان تھے لیکن 1956 میں اس کی رکنیت بڑھا کر 30 کر دی گئی۔ تمام تیس ارکان صرف لوک سبھا سے ہوتے ہیں۔ اس کمیٹی میں راجیہ سبھا کی کوئی نمائندگی نہیں ہوتی ہے۔ یہ اراکین ہر سال لوک سبھا کے اپنے ہی اراکین میں سے متناسب نمائندگی کے اصولوں کے مطابق واحد منتقلی ووٹ کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں۔ اس طرح تمام جماعتوں کو اس میں مناسب نمائندگی ملتی ہے۔ اس کمیٹی کی میعاد ایک سال ہوتی ہے۔ وزیر کو کمیٹی کا رکن منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ کمیٹی کے صدر کا تقرر اس کے اراکین میں سے اسپیکر کرتا ہے اور وہ ہمیشہ حکمران جماعت سے ہوتا ہے۔ کمیٹی کا کام بجٹ میں شامل تخمینوں کا جائزہ لینا اور عوامی اخراجات میں 'معیشت' تجویز کرنا ہے۔ اس لیے اسے 'مسلسل اقتصادی کمیٹی' کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

جان متھائی

تخمینہ کمیٹی کے دیگر فرائض درج ذیل ہیں:

- یہ بتانا کہ کون سی معیشتیں، تنظیم میں بہتری، کارکردگی اور انتظامی اصلاحات جو تخمینوں کی بنیادی پالیسی سے مطابقت رکھتی ہیں، متاثر ہو سکتی ہیں۔

- انتظامیہ کی کارکردگی اور معیشت کے تعین کے لیے متبادل پالیسیاں تجویز کرنا۔
- یہ جانچنا کہ رقم تخمینوں میں شامل پالیسی کی حدود میں اچھی طرح سے رکھی گئی ہے یا نہیں۔
- وہ شکل تجویز کرنا جس میں تخمینہ پارلیمنٹ میں پیش کیا جاتا ہے۔

کمیٹی کے فرائض کی دیگر شرائط درج ذیل ہیں:

- کمیٹی ایسے عوامی فرائض کے سلسلے میں اپنے اختیارات کو استعمال نہیں کرے گی جو کہ کمیٹی برائے پبلک انڈر ٹیکنگس کو الاٹ کیے گئے ہیں۔
- کمیٹی پورے مالی سال کے دوران وقتاً فوقتاً تخمینوں کی جانچ جاری رکھ سکتی ہے اور اس کی جانچ کی رفتار کے مطابق ہی ایوان کو رپورٹ کر سکتی ہے۔
- کسی ایک سال کے پورے تخمینوں کی جانچ کرنا کمیٹی پر فرض نہیں ہوگا۔

تاہم کمیٹی کی تحدیدات درج ذیل ہیں:

- یہ بجٹ کے تخمینوں کی جانچ صرف اس کے بعد کرتی ہے کہ جب پارلیمنٹ میں ان پر ووٹنگ ہو چکی ہو۔
- یہ پارلیمنٹ کی وضع کردہ پالیسی پر سوال نہیں اٹھا سکتی ہے۔
- اس کی سفارشات مشاورتی ہوتی ہیں اور وزارتوں پر پابند نہیں ہیں۔
- یہ ہر سال صرف چند منتخب وزارتوں اور محکموں کا جائزہ لیتی ہے۔
- اس میں کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل آف انڈیا کی ماہرانہ مدد کی کمی ہوتی ہے جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو دستیاب ہوتی ہے۔
- اس کا کام پوسٹ مارٹم کی نوعیت میں ہوتا ہے۔

7.4.3 عوامی کاروبار کمیٹی *(Committee on Public Undertakings)*

یہ کمیٹی 1964 میں کرشن مینن کمیٹی کی سفارش پر بنائی گئی تھی۔ اصل میں، اس کے 15 ارکان تھے (10 لوک سبھا سے اور 5 راجیہ سبھا سے)۔ تاہم، 1974 میں، اس کی رکنیت بڑھا کر 22 کر دی گئی (15 لوک سبھا سے اور 7 راجیہ سبھا سے)۔ اس کمیٹی کے اراکین کا انتخاب ہر سال پارلیمنٹ اپنے اراکین میں سے متناسب نمائندگی کے اصول کے مطابق واحد منتقلی ووٹ کے ذریعے کرتی ہے۔ اس طرح تمام جماعتوں کو اس میں مناسب نمائندگی ملتی ہے۔ اراکین کی میعادِ رکنیت ایک سال ہوتی ہے۔ وزیر کو کمیٹی کا رکن منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ کمیٹی کے صدر کا تقرر اس کے اراکین میں سے اسپیکر کرتا ہے جو صرف لوک سبھا سے ہوتے ہیں۔ اس طرح، کمیٹی کے ممبران جو راجیہ سبھا سے ہوتے ہیں انہیں صدر نہیں بنایا جا سکتا۔

کمیٹی کے دیگر فرائض درج ذیل ہیں:

- عوامی اداروں کی رپورٹوں اور کھاتوں کی جانچ کرنا۔
- عوامی امور پر کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹوں کی جانچ کرنا۔
- عوامی اداروں کی خود مختاری اور کارکردگی کے تناظر میں یہ جانچنا کہ عوامی اداروں کے معاملات درست کاروباری اصولوں اور معقول تجارتی طریقوں کے مطابق چلائے جارہے ہیں یا نہیں۔
- پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اور تخمینہ کمیٹی کے سپرد اس طرح کے دیگر اختیارات کو استعمال کرنا جو عوامی فرائض کے سلسلے میں اسپیکر کی طرف سے وقتاً فوقتاً الاٹ کیے جاتے ہیں۔

کرشنا مینن اور جواہر لال نہرو

کمیٹی درج ذیل میں سے کسی کی جانچ اور تفتیش نہیں کرے گی:

- اہم سرکاری پالیسی کے معاملات جو عوامی اداروں کے کاروباری یا تجارتی فرائض سے مختلف ہیں۔
- روزمرہ کے انتظامی معاملات۔
- اس بات پر غور کرنے کے لئے کہ کون سی مشینری کسی خاص قانون کے ذریعہ قائم کی جاتی ہے جس کے تحت کوئی خاص عوامی ادارہ قائم کیا جاتا ہے۔

کمیٹی کی تحدیدات درج ذیل ہیں:

- یہ ایک سال میں 12-10 سے زیادہ عوامی اداروں کی جانچ نہیں کر سکتی۔

- اس کا کام پوسٹ مارٹم کی نوعیت میں ہوتا ہے۔
- یہ تکنیکی معاملات کو نہیں دیکھتی کیونکہ اس کے ممبران تکنیکی ماہرین نہیں ہوتے ہیں۔
- اس کی سفارشات مشاورتی ہوتی ہیں اور وزارتوں پر پابند نہیں ہوتی ہیں۔

7.5 اکتسابی نتائج *(Learning Outcomes)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- پارلیمانی کمیٹیوں کا مطالعہ کیا۔
- مالیاتی کمیٹیوں کی خصوصیات کو سمجھا۔
- مالیاتی کمیٹیوں کے فرائض کا مطالعہ کیا۔
- مالیاتی کمیٹیوں کے تاریخی پس منظر کو جانا۔
- مالیاتی کمیٹیوں کی تحدیدات کو سمجھا۔

7.6 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل *(Comptroller and Auditor General)*

ہندوستان کا آئین (آرٹیکل 148) ہندوستان کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے ایک آزاد دفتر کی تشکیل کرتا ہے۔ وہ انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ عوامی خزانہ کا محافظ ہوتا ہے اور مرکز اور ریاست دونوں سطحوں پر ملک کے پورے مالیاتی نظام کی نگرانی کرتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ مالیاتی انتظامیہ کے میدان میں ہندوستان کے آئین اور پارلیمنٹ کے قوانین کو برقرار رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے کہا کہ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ہندوستان کے آئین کے تحت سب سے اہم افسر ہوگا۔ وہ ہندوستان میں جمہوری نظام حکومت کے محافظوں میں سے ایک ہے۔ دیگر محافظ سپریم کورٹ، الیکشن کمیشن اور یونین پبلک سروس کمیشن ہیں۔

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا تقرر ہندوستان کا صدر جمہوریہ ایک وارنٹ کے ذریعے کرتا ہے۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے، صدر کے سامنے درج ذیل کا حلف اٹھاتا ہے:

- ہندوستان کے آئین پر سچا ایمان اور وفاداری رکھنا؛
- ہندوستان کی خودمختاری اور سالمیت کو برقرار رکھنا؛
- اپنے عہدہ کے فرائض کو بغیر کسی خوف، احسان، یا بغض کے اپنی بہترین صلاحیت، علم اور فیصلہ کے ساتھ انجام دینا؛ اور
- آئین اور قوانین کو برقرار رکھنا۔

وہ چھ سال یا 65 سال کی عمر تک، جو بھی پہلے ہو، اس عہدے پر فائز ہوتا ہے۔ وہ صدر کو خط بھیج کر کسی بھی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکتا ہے۔ صدر اسے اسی بنیاد پر اس کے عہدے سے ہٹا سکتا ہے جس طرح ایک سپریم کورٹ کے جج کو ہٹایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اسے یا تو ثابت شدہ بد سلوکی یا نااہلی کی بنیاد پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے خصوصی اکثریت کے ساتھ منظور کردہ قرارداد کی بنیاد پر ہٹایا جا سکتا ہے۔

7.7 نمونہ امتحانی سوالات (*Model Examination Questions*)

7.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (*Objective Answer Type Questions*)

1۔ درج ذیل میں موقّت کمیٹی ہے:

(*a*) تحقیقی کمیٹی (*b*) مشاورتی کمیٹی

(*c*) یہ دونوں (*d*) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ درج ذیل میں مالیاتی کمیٹی ہے:

(*a*) پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (*b*) تخمینہ کمیٹی

(*c*) عوامی کاروبار کمیٹی (*d*) یہ سبھی

3۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں لوک سبھا کے کتنے ممبران ہوتے ہیں؟

(*a*) 15 (*b*) 7

(*c*) 22 (*d*) 30

4۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں راجیہ سبھا کے کتنے ممبران ہوتے ہیں؟

(*a*) 15 (*b*) 7

(*c*) 22 (*d*) 30

5۔ درج ذیل میں کس کمیٹی کی تشکیل جان متھائی کی سفارش پر کی گئی؟

(*a*) پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (*b*) تخمینہ کمیٹی

(*c*) عوامی کاروبار کمیٹی (*d*) یہ سبھی

6۔درج ذیل میں کس کمیٹی کی تشکیل کرشن مینن کمیٹی کی سفارش پر کی گئی؟

(*a*)	پبلک اکاؤنٹس کمیٹی	(*b*)	تخمینہ کمیٹی
(*c*)	عوامی کاروبار کمیٹی	(*d*)	یہ سبھی

7۔پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کب قائم کی گئی؟

(*a*)	1919	(*b*)	1920
(*c*)	1921	(*d*)	1922

8۔عوامی کاروبار کمیٹی کب قائم کی گئی؟

(*a*)	1947	(*b*)	1952
(*c*)	1964	(*d*)	2014

9۔عوامی کاروبار کمیٹی میں لوک سبھا کے کتنے ممبران ہوتے ہیں؟

(*a*)	5	(*b*)	10
(*c*)	15	(*d*)	20

10۔عوامی کاروبار کمیٹی میں راجیہ سبھا کے کتنے ممبران ہوتے ہیں؟

(*a*)	7	(*b*)	10
(*c*)	15	(*d*)	20

7.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات *(Short Answer Type Questions)*

1. پارلیمانی کمیٹیوں کے معنی بیان کیجیے۔
2. پارلیمانی کمیٹیوں کی اقسام پر ایک نوٹ لکھیے۔
3. پبلک اکاؤنٹس کمیٹی پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. تخمینہ کمیٹی پر ایک نوٹ لکھیے۔
5. عوامی کاروبار کمیٹی پر ایک نوٹ لکھیے۔

7.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات *(Long Answer Type Questions)*

1. پارلیمانی کمیٹیاں کس طرح مالیاتی نظم ونسق کو کنٹرول کرتی ہیں؟ بیان کیجیے۔
2. تخمینہ کمیٹی کس طرح مالیاتی نظم ونسق کو کنٹرول کرتی ہیں؟ بیان کیجیے۔
3. پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کس طرح مالیاتی نظم ونسق کو کنٹرول کرتی ہیں؟ بیان کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

(b)	5۔	*(b)*	4۔	*(a)*	3۔	*(d)*	2۔	*(c)*	1۔
(a)	10۔	*(c)*	9۔	*(c)*	8۔	*(c)*	7۔	*(c)*	6۔

اکائی 8—مالیاتی ادارے: کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل، مالیاتی کمیشن، ریزرو بینک، نیتی آیوگ

(Financial Bodies: C&AG, Finance Commission, Reserve Bank and NITI Aayog)

اکائی کے اجزا:

8.0 تمہید
8.1 مقاصد
8.2 کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل: ایک تعارف
8.2.1 دفتر کا ارتقا
8.2.2 تقرری اور میعاد
8.2.3 فرائض انجام دینے میں دخل سے آزادی
8.3 کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض اور اختیارات
8.4 کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا کردار
8.5 کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل اور عوامی کمپنیاں
8.6 مالیاتی کمیشن: ایک تعارف
8.6.1 مالیاتی کمیشن کی ساخت
8.6.2 دستوری توضیعات
8.7 مالیاتی کمیشن کے فرائض
8.8 مالیاتی کمیشن کا مشاورتی کردار
8.9 ریزرو بینک آف انڈیا
8.10 ریزرو بینک کے فرائض
8.11 نیتی آیوگ
8.11.1 نیتی آیوگ کی ساخت

8.11.2 نیتی آیوگ کا ارتقا
8.11.3 نیتی آیوگ کے سات ستون
8.12 نیتی آیوگ کا ایجنڈہ
8.13 نیتی آیوگ کے مقاصد
8.14 نیتی آیوگ کے فرائض
8.15 اکتسابی نتائج
8.16 کلیدی الفاظ
8.17 نمونہ امتحانی سوالات
8.17.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات
8.17.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات
8.17.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

8.0 تمہید *(Introduction)*

مالیاتی نظم ونسق *(Financial Administration)* کسی بھی ملک کی معیشت اور حکومت کے نظام کا ایک اہم ستون ہے۔ بھارت میں یہ نظام نہ صرف حکومتی اخراجات و آمدنی کو منظم کرتا ہے بلکہ قومی ترقی، فلاحی پالیسیوں اور معاشی استحکام کو بھی یقینی بناتا ہے۔ کسی بھی ملک کے مالیاتی نظم ونسق میں متعدد عوامل کا دخل ہوتا ہے۔ ان عوامل میں قوانین، ضوابط اور اداروں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ ہندوستان کے مالیاتی نظم و نسق میں بھی کچھ اہم اداروں کا کردار ہوتا ہے جو درج ذیل ہیں:

- کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل
- مالیاتی کمیشن
- ریزرو بینک آف انڈیا *(Reserve Bank of India)*
- نیتی آیوگ

8.1 مقاصد *(Objectives)*

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ:

- کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- مالیاتی کمیشن کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- ریزرو بینک آف انڈیا کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- نیتی آیوگ کی ساخت، مقاصد اور فرائض کا مطالعہ کریں گے۔

8.2 کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل: ایک تعارف

(Comptroller and Auditor General of India: An Introduction)

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل (سی اے جی) ہندوستان میں مالیاتی نظم و نسق کا اہم ستون ہے۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا دفتر ایک آئینی ادارہ ہے جو ہندوستان میں عاملہ کے مالیاتی اقدامات اور اخراجات کے لیے اس کو جواب دہ بناتا ہے۔ ہندوستان کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا دفتر ملک کا سب سے بڑا آڈٹ ادارہ ہے جو ہندوستانی آئین کی دفعہ 148 کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو حکومت ہند اور ریاستی حکومتوں کی تمام وصولیوں اور اخراجات کو آڈٹ کرنے کا اختیار حاصل ہے، بشمول خود مختار اداروں اور کارپوریشنوں کے۔ یہ حکومت کی ملکیتی کارپوریشنوں کا قانونی آڈیٹر بھی ہوتا ہے اور وہ سرکاری کمپنیوں کا ضمنی آڈٹ کرتا ہے۔

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ ہوتا ہے اور عوامی خزانہ کا محافظ ہوتا ہے اور مرکز اور ریاست دونوں سطحوں پر ملک کے پورے مالیاتی نظام کی نگرانی کرتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ مالیاتی نظم و نسق کے میدان میں ہندوستان کے آئین اور پارلیمنٹ کے قوانین کو برقرار رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے کہا کہ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ہندوستان کے آئین کے تحت سب سے اہم افسر ہوگا۔ وہ ہندوستان میں جمہوری نظام حکومت کے محافظوں میں سے ایک ہے۔ دیگر محافظ سپریم کورٹ، الیکشن کمیشن اور یونین پبلک سروس کمیشن ہیں۔

8.2.1 دفتر کا ارتقاء (*Evolution of the Office*)

1858 میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی کی ذمہ داری وائسرائے نے سنبھالی تو ہندوستان کے دفتر میں اکاؤنٹنٹ جنرل کا ایک تکمیلی عہدہ انگلینڈ میں ہونے والے اخراجات کے حساب کتاب تیار کرنے کے لیے بنایا گیا۔ اس کے ساتھ ہی وائسرائے کی طرف سے ان کھاتوں کے آڈٹ کے لیے ایک آزاد آڈیٹر مقرر کیا گیا تھا۔ تاہم یہ انتظام مختصر مدت کے لیے تھا۔ 1860 میں اکاؤنٹنگ اور آڈیٹنگ دونوں فرائض کو یکجا کر دیا گیا اور حکومت ہند کے اکاؤنٹنٹ جنرل کی سرپرستی میں رکھا گیا جسے 'آڈیٹر جنرل' کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔

لیکن 1919 میں آئینی اصلاحات کے آغاز کے ساتھ ہی آڈیٹر جنرل کو قانونی شناخت حاصل ہوئی اور اس کو انڈین آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کے انتظامی سربراہ کے عہدے پر فائز کیا گیا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 نے اس دفتر کی اہمیت اور حیثیت کو مزید تسلیم کیا۔ اس کے بعد اس

کی تقرری ملکہ برطانیہ کے حکم سے ہونے لگی۔اس کے فرائض اور اختیارات کونسل کے حکم کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعہ مقرر کیے گئے تھے۔اس کی تنخواہ،الاؤنسز اور پنشن کو فیڈریشن کے محصول پر لاگو کیا گیا۔

آزادی قانون 1947 میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے شامل ہونے کے بعد،آڈیٹر جنرل کے اختیار میں مزید اضافہ ہوا اور برطانیہ میں ہندوستانی کھاتوں کو آڈیٹر کے انتظامی کنٹرول میں رکھا گیا۔ہندوستانی یونین کے وفاقی ڈھانچے میں بعد میں ریاستوں کے انضمام کے ساتھ، اس کی آڈٹ کی ذمہ داری پورے ہندوستان تک بڑھادی گئی۔

8.2.2 تقرری اور میعاد (*Appointment and Duration*)

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا تقرر ہندوستان کا صدر جمہوریہ ایک وارنٹ کے ذریعے کرتا ہے۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل،اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے،صدر کے سامنے درج ذیل کا حلف اٹھاتا ہے:

- ہندوستان کے آئین پر سچا ایمان اور وفاداری رکھنا؛
- ہندوستان کی خودمختاری اور سالمیت کو برقرار رکھنا؛
- اپنے عہدہ کے فرائض کو بغیر کسی خوف،احسان،یا بغض کے اپنی بہترین صلاحیت،علم اور فیصلہ کے ساتھ انجام دینا؛اور
- آئین اور قوانین کا پاس رکھنا۔

وہ چھ سال یا 65 سال کی عمر تک،جو بھی پہلے ہو،اس عہدے پر فائز ہوتا ہے۔وہ صدر کو خط بھیج کر کسی بھی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکتا ہے۔صدر اسے اسی بنیاد پر اس کے عہدے سے ہٹا سکتا ہے جس طرح ایک سپریم کورٹ کے جج کو ہٹایا جاتا ہے۔دوسرے لفظوں میں،اسے یا تو ثابت شدہ بدسلوکی یا نااہلی کی بنیاد پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے خصوصی اکثریت کے ساتھ منظور کردہ قرارداد کی بنیاد پر ہٹایا جاسکتا ہے۔

8.2.3 فرائض انجام دینے میں دخل سے آزادی (*Independence from Interference*)

آئین میں کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی آزادی کی حفاظت اور اسے یقینی بنانے کے لیے درج ذیل دفعات اور توضیعات ہیں:

- اسے اپنی سروس کی میعاد کی حفاظت فراہم کی جاتی ہے۔آئین میں درج طریقہ کار کے مطابق ہی سی اے جی کو صدر کے ذریعے ہٹایا جاسکتا ہے۔اس طرح،وہ صدر کی خوشنودی تک اپنے عہدے پر فائز نہیں رہتا ہے،حالانکہ وہ اس کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔
- وہ سی اے جی کے عہدے پر فائز ہونے کے بعد،یا تو حکومت ہند یا کسی ریاست کے تحت،مزید عہدے کے لیے اہل نہیں ہوتا ہے۔
- اس کی تنخواہ اور سروس کی دیگر شرائط کا تعین پارلیمنٹ کرتی ہے۔اس کی تنخواہ سپریم کورٹ کے جج کے برابر ہوتی ہے۔

- اس کی تقرری کے بعد نہ تو اس کی تنخواہ اور نہ ہی چھٹی، پنشن یا ریٹائرمنٹ کی عمر کے حوالے سے اس کے حقوق کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔
- ہندوستانی آڈٹ اور اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں خدمات انجام دینے والے افراد کی سروس کی شرائط صدر کے ذریعہ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے ساتھ مشاورت کے بعد تجویز کی جاتی ہیں۔
- کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے دفتر کے انتظامی اخراجات بشمول اس دفتر میں خدمات انجام دینے والے افراد کی تمام تنخواہیں، الاؤنسز اور پنشن ہندوستان کے کنسولیڈیٹیڈ فنڈ سے وصول کیے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ پارلیمنٹ کے ووٹ کے تابع نہیں ہیں۔

اس کے علاوہ، کوئی بھی وزیر پارلیمنٹ (دونوں ایوانوں) میں کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی نمائندگی نہیں کر سکتا ہے اور کسی وزیر کو اس کی طرف سے کیے گئے کسی بھی عمل کی ذمہ داری لینے کے لیے نہیں کہا جا سکتا ہے۔

8.3 کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض اور اختیارات *(Powers and Functions of CAG)*

آئین کی دفعہ 149 پارلیمنٹ کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ یونین اور ریاستوں اور کسی دوسرے اتھارٹی یا ادارے کے اکاؤنٹس کے سلسلے میں کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض اور اختیارات بیان کرے۔ اسی کے مطابق، پارلیمنٹ نے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل (فرائض، اختیارات اور سروس کی شرائط) ایکٹ، 1971 نافذ کیا۔ اس ایکٹ میں 1976 میں ترمیم کی گئی تاکہ مرکزی حکومت کے اکاؤنٹس کو آڈٹ سے الگ کیا جا سکے۔

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض، جیسا کہ پارلیمنٹ اور آئین نے متعین کیا ہے، درج ذیل ہیں:

- وہ ہندوستان کے مجتمع فنڈ سے تمام اخراجات سے متعلق کھاتوں کو آڈٹ کرتا ہے، ہر ریاست کے مجتمع فنڈ اور قانون ساز اسمبلی والی ہر یونین ٹیریٹری کے مجتمع فنڈ کو آڈٹ کر سکتا ہے۔
- وہ ہندوستان کے ہنگامی فنڈ اور ہندوستان کے عوامی کھاتوں کے ساتھ ساتھ ہر ریاست کے ہنگامی فنڈ اور ہر ریاست کے عوامی اکاؤنٹ کے تمام اخراجات کو آڈٹ کرتا ہے۔
- وہ تمام ٹریڈنگ، مینوفیکچرنگ، منافع اور نقصان کے کھاتوں، بیلنس شیٹس اور مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں کے کسی بھی محکمے کے ذریعہ رکھے گئے دیگر ماتحت کھاتوں کو آڈٹ کرتا ہے۔
- وہ مرکز اور ہر ریاست کی وصولیوں اور اخراجات کا اس بات کا تعین کرنے کے لیے آڈٹ کرتا ہے کہ اس سلسلے میں قواعد و ضوابط وضع کیے گئے ہیں تاکہ محصولات کی تشخیص، وصولی اور مناسب تقسیم پر مؤثر جانچ پڑتال کی جا سکے۔
- وہ درج ذیل کی وصولی اور اخراجات کو آڈٹ کرتا ہے:
    - ایسے تمام ادارے جن کو مرکزی یا ریاستی محصولات سے کافی حد تک مالی اعانت فراہم کی جاتی ہے۔

- سرکاری کمپنیاں؛اور
- دیگر کارپوریشنز اور بورڈ۔

- وہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے قرض، فنڈز، ڈپازٹس، ایڈوانسز، اور ترسیلات زر کے کاروبار سے متعلق تمام لین دین کا آڈٹ کرتا ہے۔ وہ صدر کی منظوری سے، یا جب صدر کو ضرورت ہو، وصولیوں، اسٹاک اکاؤنٹس کا بھی آڈٹ کرتا ہے۔
- صدر یا گورنر کی طرف سے درخواست کرنے پر وہ کسی دوسرے اتھارٹی کے اکاؤنٹس کا آڈٹ کرتا ہے۔ مثلاً بلدیاتی اداروں کا آڈٹ۔
- وہ صدر کو اس شکل کے بارے میں مشورہ دیتا ہے جس میں مرکز اور ریاستوں کے اکاؤنٹس رکھے جائیں گے (آرٹیکل 150)۔
- وہ مرکز کے کھاتوں سے متعلق اپنی آڈٹ رپورٹ صدر کو پیش کرتا ہے، جو انہیں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے پیش کرتا ہے (دفعہ 151)۔
- وہ ریاست کے اکاؤنٹس سے متعلق اپنی آڈٹ رپورٹس گورنر کو پیش کرتا ہے، جو انہیں ریاستی مقننہ (آرٹیکل 151) کے سامنے پیش کرتا ہے۔
- وہ کسی بھی ٹیکس یا ڈیوٹی کی خالص آمدنی کا تعین اور تصدیق کرتا ہے (دفعہ 279)۔
- وہ پارلیمنٹ کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے رہنما، دوست اور فلسفی کے طور پر کام کرتا ہے۔
- وہ ریاستی حکومتوں کے اکاؤنٹس کو مرتب کرتا ہے اور اسے برقرار رکھتا ہے۔ 1976 میں سی اے جی مرکزی حکومت کے کھاتوں کی تالیف اور دیکھ بھال کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا گیا تھا کیونکہ کھاتوں کو آڈٹ سے الگ کر دیا گیا تھا۔
- کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل صدر کو تین آڈٹ رپورٹس پیش کرتا ہے۔
  - اختصاصی کھاتوں پر آڈٹ رپورٹ،
  - مالیاتی کھاتوں پر آڈٹ رپورٹ، اور
  - عوامی کاروبار پر آڈٹ رپورٹ۔
- صدر ان رپورٹس کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد پبلک اکاؤنٹس کمیٹی ان کا جائزہ لیتی ہے اور اپنے نتائج پارلیمنٹ کو رپورٹ کرتی ہے۔
- اختصاصی کھاتوں میں اصل اخراجات کا موازنہ پارلیمنٹ کے ذریعے منظور کردہ اخراجات سے ہوتا ہے، جب کہ مالیاتی کھاتوں میں مرکزی حکومت کی سالانہ وصولیاں اور ادائیگیاں دکھائی جاتی ہیں۔

8.4 کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا کردار *(Role of the C&AG)*

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل مالیاتی نظم و نسق کے میدان میں ہندوستان کے آئین اور پارلیمنٹ کے قوانین کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مالیاتی نظم و نسق کے دائرے میں پارلیمنٹ کے سامنے عاملہ (یعنی وزراء کی کونسل) کا احتساب کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی آڈٹ رپورٹس کے

ذریعے کیا جاتا ہے۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل پارلیمنٹ کا ایجنٹ ہے اور پارلیمنٹ کی جانب سے اخراجات کا آڈٹ کرتا ہے۔ اس لیے وہ صرف پارلیمنٹ کو جوابدہ ہے۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو وصولیوں، اسٹورز اور اسٹاک کے آڈٹ کے مقابلے میں اخراجات کے آڈٹ کے حوالے سے زیادہ آزادی ہے۔ جب کہ اخراجات کے سلسلے میں وہ آڈٹ کے دائرہ کار کا فیصلہ کرتا ہے۔

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو اس بات کا پتہ لگانا ہوتا ہے کہ کیا کھاتوں میں جو رقم تقسیم کی گئی ہے کیا وہ قانونی طور پر دستیاب تھی اور کیا اس کا اطلاق اس مقصد پر ہوتا ہے جس کے لیے اس رقم کو جاری کیا گیا تھا اور یہ کہ خرچ اس اتھارٹی کے مطابق ہے جو اس کی ذمہ دار ہے۔ اس قانونی اور ریگولیٹری آڈٹ کے علاوہ، کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ملکیتی آڈٹ بھی کر سکتے ہیں، یعنی وہ سرکاری اخراجات کی 'حکمت، دیانت اور کفایت' کا جائزہ لے سکتا ہے اور اس طرح کے اخراجات کی فضول خرچی اور اسراف پر تبصرہ کر سکتا ہے۔ تاہم، قانونی اور ریگولیٹری آڈٹ کے برعکس، جو کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی طرف سے واجب ہے، ملکیتی آڈٹ صوابدیدی ہے۔ یعنی یہ لازمی نہیں ہے۔

خفیہ خدمات کے اخراجات پر کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا آڈیٹنگ کردار محدود رہتا ہے۔ اس سلسلے میں، کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل عاملانہ ایجنسیوں کی طرف سے کیے گئے اخراجات کی تفصیلات طلب نہیں کر سکتا ہے، لیکن اسے انتظامی اتھارٹی سے ایک سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہوتا ہے کہ یہ اخراجات اس کے اختیار کے تحت کیے گئے ہیں۔

ہندوستان کا آئین کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو کمپٹرولر کے ساتھ ساتھ آڈیٹر جنرل بھی تسلیم کرتا ہے۔ تاہم، عملی طور پر، کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل صرف آڈیٹر جنرل کا کردار ادا کر رہا ہے نہ کہ کسی کمپٹرولر کا۔ دوسرے لفظوں میں، 'کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا مجتمع فنڈ سے رقم کے اجراء پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا ہے اور بہت سے محکمے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل سے مخصوص اتھارٹی کے بغیر چیک جاری کر کے رقم نکال سکتے ہیں، جن کا تعلق صرف آڈٹ پر ہے۔ اس سلسلے میں، ہندوستان کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل برطانیہ کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل سے بالکل مختلف ہے جس کے پاس کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل دونوں کے اختیارات ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، برطانیہ میں، عاملہ صرف کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی منظوری سے ہی سرکاری خزانے سے رقم نکال سکتا ہے۔ ہندوستان میں ایسا نہیں ہے۔

8.5 کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل اور پبلک کارپوریشنز *(C&AG and Public Corporations)*

پبلک کارپوریشنز کی آڈیٹنگ میں کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا کردار محدود ہوتا ہے۔ موٹے طور پر، عوامی کارپوریشنوں کے ساتھ اس کا تعلق درج ذیل تین زمروں میں آتا ہے:

- کچھ کارپوریشنوں کا مکمل طور پر اور براہ راست کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے ذریعہ آڈٹ کیا جاتا ہے، مثال کے طور پر، دامودر ویلی کارپوریشن، آئل اینڈ نیچرل گیس کمیشن وغیرہ۔

- کچھ دیگر کارپوریشنز کا آڈٹ پرائیویٹ پروفیشنل آڈیٹرز کے ذریعے کیا جاتا ہے جنہیں مرکزی حکومت نے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے مشورے سے مقرر کیا ہے۔ اگر ضروری ہو تو، کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ضمنی آڈٹ کر سکتا ہے۔ جس کی عمدہ مثالیں ہیں، سینٹرل ویئر ہاؤسنگ کارپوریشن، انڈسٹریل فائنانس کارپوریشن وغیرہ۔
- کچھ دیگر کارپوریشنز مکمل طور پر نجی آڈٹ کے تابع ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، ان کا آڈٹ خصوصی طور پر پرائیویٹ پروفیشنل آڈیٹرز کے ذریعے کیا جاتا ہے اور کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل بالکل بھی دخل نہیں دیتا ہے۔ وہ اپنی سالانہ رپورٹس اور اکاؤنٹس براہ راست پارلیمنٹ میں جمع کراتے ہیں۔ ایسی کارپوریشنز کی مثالیں لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا، ریزرو بینک آف انڈیا، اسٹیٹ بینک آف انڈیا، فوڈ کارپوریشن آف انڈیا وغیرہ ہیں۔ سرکاری کمپنیوں کے آڈیٹنگ میں کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا کردار بھی محدود ہے۔ ان کا آڈٹ پرائیویٹ آڈیٹرز کرتے ہیں جن کا تقرر حکومت کی طرف سے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے مشورے پر کیا جاتا ہے۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ایسی کمپنیوں کا ضمنی آڈٹ کر سکتا ہے۔

1968 میں ایک آڈٹ بورڈ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے دفتر کے ایک حصے کے طور پر قائم کیا گیا تھا تاکہ انجینئرنگ، آئرن اینڈ اسٹیل، کیمیکل وغیرہ جیسے مخصوص اداروں کے آڈٹ کے تکنیکی پہلوؤں کو سنبھالنے کے لیے باہر کے ماہرین کو شامل کیا جائے۔ یہ بورڈ انتظامی اصلاحات کمیشن کی سفارشات پر قائم کیا گیا تھا۔ یہ ایک چیئرمین اور دو ممبران پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل مقرر کرتا ہے۔

8.6 مالیاتی کمیشن: ایک تعارف *(Finance Commission: An Introduction)*

دستور ہند کی دفعہ 280 مرکزی سطح پر مالیاتی کمیشن کو ایک نیم عدالتی ادارے کے طور پر تسلیم کرتی ہے۔ ہندوستان کے صدر جمہوریہ دستور کی دفعہ 280 کے تحت ہر پانچ سال میں مالیاتی کمیشن کی تشکیل کرتے ہیں۔ لیکن پانچ سال سے پہلے بھی اس کی تشکیل ضرورت کے مطابق کی جا سکتی ہے۔ مالیاتی کمیشن ہندوستان میں مالیاتی نظم و نسق کا اہم ادارہ ہے۔ اس کے برعکس، ریاستی سطح پر ایک ریاستی مالیاتی کمیشن بھی ہوتی ہے۔ ریاستی مالیاتی کمیشن مقامی حکومتی اداروں کو مضبوطی فراہم کرتی ہے۔ ان مقامی اداروں میں پنچایتی راج ادارے اور شہری مقامی ادارے شامل ہوتے ہیں۔

8.6.1 مالیاتی کمیشن کی ساخت *(Composition of Finance Commission)*

مالیاتی کمیشن ایک چیئرمین اور چار دیگر ممبران پر مشتمل ہوتی ہے۔ ان کا تقرر صدر جمہوریہ کرتا ہے۔ کمیشن کے چیئرمین اور ممبران اسی مدّت کے لیے اپنے عہدوں پر قائم رہتے ہیں جو صدر نے اپنے حکم میں بیان کی ہو۔ وہ دوبارہ تقرری کے بھی اہل ہوتے ہیں۔ دستورِ ہند پارلیمنٹ کو اختیار دیتا ہے کہ وہ کمیشن کے ممبران کی اہلیت اور ان کے انتخاب کے طریقے کا تعین کر سکے۔ اسی مناسبت سے پارلیمنٹ نے کمیشن کے چیئرمین اور ممبران کی اہلیت کا تعین کیا ہے۔ چیئرمین کی تقرری کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ عوامی امور کا تجربہ رکھنے والا شخص ہونا چاہیے اور دیگر ممبران کو درج ذیل میں سے منتخب کیا جانا چاہیے۔

- وہ شخص ہائی کورٹ کا جج ہو، یا وہ ایک جج کے طور پر تقرری کا اہل ہو۔
- وہ شخص جسے حکومت کے مالیات اور کھاتوں کا خصوصی علم ہو۔
- وہ شخص جو مالی معاملات اور انتظامیہ میں وسیع تجربہ رکھتا ہو۔
- وہ شخص جسے معاشیات کا خاص علم ہو۔

8.6.2 دستوری توضیحات *(Constitutional Provisions)*

دستور ہند میں مالیاتی کمیشن سے متعلق دو(2)دفعات ہیں:

دفعہ 280 *(Article 280)*

(1) صدر، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دو سال کے اندر اور اس کے بعد ہر پانچویں سال کے منقضی ہو جانے پر یا اس سے پیشتر کسی وقت جس کو صدر ضروری سمجھے، بذریعہ حکم ایک مالیاتی کمیشن تشکیل دے گا، جو ایک چیئر مین اور چار دیگر اراکین پر مشتمل ہو گا جن کا تقرر صدر کرے گا۔

(2) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اس کمیشن کے اراکین کی حیثیت سے تقرری کے لیے مطلوب اہلیتوں اور ان کے انتخاب کے طریقے کا تعین کر سکے گی۔

(3) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ صدر کو حسب ذیل امور کے بارے میں سفارشات کرے۔

الف۔ یونین اور ریاستوں کے درمیان ان ٹیکسوں کی خالص آمدنی کی تقسیم جو اس باب کے تحت ان کے درمیان تقسیم کیے جاتے ہوں، یا کیے جا سکیں گے اور ان ریاستوں کے مابین ایسی آمدنی کے متعلقہ حصوں کو مختص کرنا؛

ب۔ ایسے اصول جن کے مطابق بھارت کے مجتمع فنڈ سے ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امدادیں محکوم ہونی چاہئیں،

ب ب۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں پنچایتوں کے وسائل کی تکمیل کے لیے کسی ریاست کے مجتمع فنڈ میں اضافہ کے لیے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

ج۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں میونسپلٹیوں کے وسائل کی تکمیل کے لیے کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں اضافہ کے لیے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

د۔ کوئی دیگر امر جس کو صدر مستحکم مالیات کی اغراض کے لیے کمیشن سے رجوع کرے۔

(4) کمیشن اپنا طریق کار معین کرے گا اور اس کو اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں ایسے اختیارات حاصل ہوں گے جو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس کو عطا کرے۔

دفعہ 281 ***(Article 281)***

صدر، اس آئین کی توضیعات کے تحت کی ہوئی ہر سفارش، اس پر کی گئی کارروائی کے بارے میں مالیاتی کمیشن کی ایک تشریحی میمورنڈم کے ساتھ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

8.7 مالیاتی کمیشن کے فرائض *(Functions of the Finance Commission)*

مالیاتی کمیشن درج ذیل امور پر ہندوستان کے صدر جمہوریہ کو مشورہ پیش کرتی ہے:

- مرکز اور ریاستوں کے درمیان مختص کیے جانے والے ٹیکسوں کی خالص آمدنی کی تقسیم، اور اس طرح کی آمدنی کے متعلقہ حصوں کو ریاستوں کے درمیان مختص کرنا۔
- وہ اصول جو مرکز کی طرف سے ریاستوں کو دی جانے والی امداد کو طے کرتے ہیں۔
- ریاستی مالیاتی کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر ریاست میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے وسائل کی تکمیل کے لیے ریاست کے مجتمع فنڈ (*Consolidated Fund of States*) کو بڑھانے کے لیے درکار اقدامات۔
- کوئی دوسرا معاملہ جو صدر کی طرف سے درست مالیات کے مفاد میں بطور حوالہ دیا گیا ہو۔

کمیشن اپنی رپورٹ صدر کو پیش کرتی ہے۔ صدر اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے ایک وضاحتی میمورنڈم کے ساتھ پیش کرتا ہے جس میں اس کی سفارشات پر کی گئی کارروائی کی تفصیل ہوتی ہے۔

8.8 مالیاتی کمیشن کا مشاورتی کردار *(Advisory Role of the Finance Commission)*

مالیاتی کمیشن ایک مشاورتی ادارہ ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ مالیاتی کمیشن کی طرف سے دی گئی سفارشات صرف مشاورتی نوعیت کی ہوتی ہیں اور اسی لیے ان سفارشات کو قبول کرنے کے لیے حکومت پابند نہیں ہوتی ہے۔ یہ مرکزی حکومت پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ ریاستوں کو رقم دینے سے متعلق کمیشن کی سفارشات کو نافذ کرے یا نہ کرے۔ مرکزی حکومت اس معاملے میں مکمل اختیار رکھتی ہے۔ آئین میں یہ کہیں بھی درج نہیں ہے کہ کمیشن کی سفارشات کو قبول کرنا حکومت ہند کے لیے لازمی ہوگا۔ آئین میں یہ بھی درج نہیں ہے کہ مالیاتی کمیشن کی سفارشات

کے ذریعہ ریاستوں کو حاصل ہونے والی رقم ریاستوں کا قانونی حق قرار دیا جائے گا اور اس حق کی پامالی پر وہ مرکزی حکومت کے خلاف عدالت میں جاسکتی ہیں۔

درج بالا توضیعات کی روشنی میں اس بات کے مکمل امکانات ہیں کہ مالیاتی کمیشن ایک ایسے ادارے کے طور پر کام کرنے کے لیے مجبور ہو جائے گا جس کے مشوروں کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ چوتھی مالیاتی کمیشن کے چیئر مین پی وی راج منّار اس کشمکش کا اخلاقی حل پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں، ''چونکہ مالیاتی کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے جو کہ نیم عدالتی حیثیت میں کام کرتا ہے، اس لیے حکومت ہند کو اس کی سفارشات کو مسترد نہیں کرنا چاہیے جب تک کہ اس وہ اس کے لیے بہت زیادہ مجبور نہ ہوں۔''

ہندوستان کا آئین مالیاتی کمیشن کو ہندوستان میں مالیاتی وفاقیت کے توازن کے پہیے کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ یہ بات غور طلب ہے کہ مرکز۔ ریاست کے مالیاتی تعلقات میں مالیاتی کمیشن کے کردار کو سابقہ پلاننگ کمیشن کے ابھرنے سے نقصان پہنچا تھا۔ پلاننگ کمیشن ایک غیر آئینی ادارہ تھا۔ 2014 میں مرکزی حکومت نے اس ادارے کو ختم کر کے ایک نئے ادارے نیتی آیوگ کی شروعات کی۔

8.9 ریزرو بینک آف انڈیا *(Reserve Bank of India)*

ریزرو بینک آف انڈیا (*RBI*) بھارت کا مرکزی بینک ہے۔ یہ یکم اپریل 1935 کو قائم ہوا۔ یکم جنوری 1949 کو اسے قومیایا گیا اور تب سے یہ مکمل طور پر سرکاری ملکیت کا بینک ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) کا انتظامی ڈھانچہ مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے زیرِ انتظام ہوتا ہے، جس میں کل 21 اراکین شامل ہیں۔ ان اراکین میں درج ذیل شامل ہیں:

- ایک گورنر اور چار ڈپٹی گورنر۔
- چار ڈائریکٹر، جنھیں مرکزی حکومت نامزد کرتی ہے، ہر ایک دہلی، ممبئی، کولکتہ اور چنئی کی چار مقامی بورڈز میں سے۔
- دس ڈائریکٹر، جنھیں مرکزی حکومت نامزد کرتی ہے اور جو معیشت کے مختلف شعبوں میں مہارت رکھتے ہیں۔
- دو نمائندے، وزارتِ خزانہ، حکومتِ ہند سے۔

مختلف فرائض سرانجام دینے کے لیے، ریزرو بینک میں کئی محکمے اور ذیلی محکمے قائم ہیں۔ پالیسی امور اور داخلی کاموں سے متعلق شعبوں میں RBI کے 26 محکمے ہیں۔ یہ درج ذیل ہیں:

1۔	داخلی قرضہ جات کے انتظام کا محکمہ	Internal Debt Management Department
2۔	بیرونی سرمایہ کاری اور آپریشنز کا محکمہ	Department of External Investments and Operations
3۔	محکمہ مالیاتی پالیسی	Monetary Policy Department
4۔	مالیاتی منڈیاں محکمہ	Financial Markets Department

Department of Non-Banking Supervision	غیر بینکاری نگرانی محکمہ	5۔
Department of Banking Supervision	بینکاری نگرانی محکمہ	6۔
Department of Banking Operations and Development	بینکاری عمل اور ترقی محکمہ	7۔
Urban Banks Department	شہری بینک محکمہ	8۔
Foreign Exchange Department	زرِ مبادلہ محکمہ	9۔
Rural Planning and Credit Department	دیہی منصوبہ بندی اور قرضہ جات محکمہ	10۔
Financial Stability Unit	مالیاتی استحکام یونٹ	11۔
Department of Economic and Policy Research	معاشی اور پالیسی تحقیق محکمہ	12۔
Department of Statistics and Information Management	شماریات اور معلوماتی انتظام محکمہ	13۔
Department of Government and Bank Accounts	حکومت اور بینک اکاؤنٹس محکمہ	14۔
Department of Currency Management	کرنسی مینجمنٹ محکمہ	15۔
Department of Payment and Settlement System	ادائیگی اور تصفیہ نظام محکمہ	16۔
Customer Service Department	کسٹمر سروس محکمہ	17۔
Human Resource Management Department	انسانی وسائل کے انتظام کا محکمہ	18۔
Department of Communication	مواصلات محکمہ	19۔
Department of Information Technology	انفارمیشن ٹیکنالوجی محکمہ	20۔
Department of Expenditure and Budgetary Control	اخراجات اور بجٹ کنٹرول محکمہ	21۔
Premises Department	احاطہ جات (پریمیسز) محکمہ	22۔
Secretary's Department	سیکرٹریٹ محکمہ	23۔
Rajbhasha Department	راج بھاشا محکمہ	24۔

25۔ معائنہ محکمہ Inspection Department

26۔ قانونی محکمہ Legal Department

8.10 ریزروبینک کے فرائض *(Functions of Reserve Bank)*

ریزروبینک دو طرح کے فرائض انجام دیتا ہے:

- مرکزی بینک کے روایتی فرائض
- جدید ترقیاتی فرائض

ریزرو بینک کے روایتی فرائض تقریباً وہی ہیں جو کوئی بھی مرکزی بینک ترقی یافتہ یا کم ترقی یافتہ معیشت میں انجام دیتا ہے۔اس کے برعکس، مرکزی بینک کے ترقیاتی فرائض کم ترقی یافتہ ممالک میں معیشت کی عمومی ضروریات اور بالخصوص مالیاتی منڈیوں کی مخصوص ضروریات کے مطابق طے کیے جاتے ہیں۔

A۔ریزروبینک کے روایتی فرائض

ریزروبینک آف انڈیا *(RBI)* کو **بینک آف انگلینڈ** کے نمونے پر قائم کیا گیا تھا۔اسی لیے اسے وہ تمام فرائض سونپے گئے جو بینک آف انگلینڈ انجام دیتا رہا ہے۔ان فرائض کو عام طور پر کسی بھی مرکزی بینک کے روایتی فرائض کہا جاتا ہے۔یہ درج ذیل ہیں:

1. کرنسی نوٹ جاری کرنا

ریزروبینک آف انڈیا *(RBI)* ہندوستان میں کرنسی نوٹ جاری کرنے کا واحد اختیار رکھتا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ کرنسی،ہندوستان میں زرِرسد *(Money Supply)* کا ایک اہم حصہ ہے۔کرنسی نوٹوں کا اجرا زرِرسد کو برقرار رکھتا ہے اور *RBI* کی جانب سے جاری کردہ تمام کرنسی نوٹ ہندوستان میں قانونی حیثیت *(Legal Tender)* رکھتے ہیں۔

2. حکومت کے بینکر کے طور پر کام کرنا

ریزروبینک آف انڈیا *(RBI)* مرکزی اور ریاستی دونوں حکومتوں کا بینکر ہے۔بطور بینکر یہ حکومت کو مختلف قسم کی بینکاری خدمات فراہم کرتا ہے، جن میں رقم کی جمع داری قبول کرنا،چیک کے ذریعے رقوم کی نکاسی، حکومت کو ادائیگیوں کی وصولی اور فنڈز کی منتقلی شامل ہیں۔مرکزی حکومت کو بینکاری خدمات فراہم کرنا *RBI* کی قانونی ذمہ داری ہے۔البتہ ریاستی حکومتیں یہ خدمات *RBI* سے ان معاہدوں کے تحت حاصل کرتی ہیں جو ان کے ساتھ کیے گئے ہیں۔

RBI حکومت کا مشیر (Adviser) بھی ہے۔ اپنے مختلف شعبوں کے ماہرین کی بدولت، RBI حکومت کو نہ صرف بینکاری اور مالیاتی معاملات میں مشورہ دے سکتا ہے بلکہ مجموعی اقتصادی منصوبہ بندی سے متعلق امور پر بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس فریضے کی اہمیت اس لیے بڑھ گئی ہے کیوں کہ مالیاتی پالیسی اور بجٹ پالیسی (Fiscal Policy) کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

3. بینکوں کے بینک کے طور پر کام کرنا

دیگر مرکزی بینکوں کی طرح، ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) کا عوام یا کاروباری اداروں سے براہِ راست واسطہ نہیں ہوتا، یہ صرف بینکوں کا بینک ہے۔ RBI کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ بینکاری کے فروغ کو مضبوط اور درست خطوط پر استوار کرے۔ اسی لیے جب یہ بینکوں کو قرض فراہم کرتا ہے تو اسے ان بینکوں کی مالی حیثیت، قرض دینے کی پالیسیوں اور دی گئی ضمانتوں (سیکورٹیز) کی بنیاد پر فرق کرنا پڑتا ہے۔ RBI کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی بینک کو قرض یا مالی مدد دینے سے انکار کر سکتا ہے، خواہ اس کے لیے کوئی وجہ بیان نہ کرے۔

4. بینکوں پر کنٹرول اور نگرانی کرنا

ریزرو بینک آف انڈیا ایکٹ 1934 اور بینکنگ ریگولیشن ایکٹ 1949 کے تحت، RBI کو تجارتی بینکوں پر کنٹرول کے وسیع اختیارات دیے گئے ہیں۔ تجارتی بینکوں سے متعلق RBI کے ضابطہ جاتی (Regulatory) فرائض میں ان کے لائسنس، شاخوں کی توسیع، اثاثوں کی لیکویڈیٹی، انتظامیہ اور کام کرنے کے طریقے، انضمام، از سرِ نو تشکیل اور تصفیہ (Liquidation) شامل ہیں۔ کنٹرول کے مقصد کے لیے، RBI بینکوں کا معائنہ کرتا ہے اور ان سے گوشوارے اور معلومات طلب کرتا ہے۔ اگر کسی بینک کے کام کو غیر تسلی بخش پایا جائے تو RBI اصلاحی اقدامات کی سفارش کر سکتا ہے تاکہ اس بینک کے کام کاج کو بہتر بنایا جا سکے۔

5. زرِ مبادلہ (Foreign Exchange) کا انتظام اور کنٹرول کرنا

زرِ مبادلہ کے انتظام اور کنٹرول میں تین بنیادی فرائض شامل ہیں:

- کرنسی کی بیرونی قدر کو برقرار رکھنا،
- ملک کے بیرونی ذخائر کا انتظام،
- زرِ مبادلہ پر کنٹرول۔

چونکہ RBI ملک کا مرکزی بینک ہے، اس لیے ان تمام فرائض کو انجام دینا اس کی ذمہ داری ہے۔

6. قرض (*Credit*) کو کنٹرول کرنا

معیشت کی ضروریات کے مطابق قرض(*Credit*) کو منظم کرنا ایک مرکزی بینک کی سب سے اہم ذمہ داری ہے۔ قرض کی رسد کو منظم کرنے کے لیے، *RBI* مقداری(*Quantitative*) اور معیاری(*Qualitative*) دونوں طریقے استعمال کرتا ہے۔

B۔ ریزروبینک کے جدید فرائض

مختلف ترقیاتی فرائض ریزروبینک کے جدید فرائض میں شمار کیے جاتے ہیں۔ آزادی سے پہلے ریزروبینک صرف روایتی فرائض انجام دیتا تھا لیکن آزادی کے بعد اس کے جدید فرائض میں اضافہ ہوا۔ یہ ترقیاتی فرائض درج ذیل معاملات سے تعلق رکھتے ہیں:

- زرعی مالیات (*Agricultural Finance*)
- برآمدی قرض کا فروغ (*Promotion of Export Credit*)
- صنعتی قرض کا فروغ (*Promotion of Industrial Credit*)
- تجارتی اور تعاونی بینکاری کا فروغ (*Promotion of Commercial and Co-operative Banking*)
- بینکوں کو قرض اور پیشگی رقوم (*Loans and Advances for Banks*)
- بینکاری عملے کے لیے تربیتی سہولیات (*Training Facilities to Banking Personnel*)
- تحقیقی اداروں کو مالی معاونت (*Funding to Research Institute*)

8.11 نیتی آیوگ (*NITI Aayog*)

1947 میں جب ہندوستان کو آزادی ملی تو اس وقت ملک کی حالت بہت نازک تھی۔ ہندوستان شدید غربت، فرقہ واریت، خوراک کے بحران، صحت کے بحران اور معاشی ترقی کے بحران کا شکار تھا۔ ایسے حالات میں ہندوستان کے لیڈروں پر بہت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوئیں۔ ان ابتدائی چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے سب سے پہلے ہندوستان کے لیے ایک آئین تیار کیا گیا۔ آئین کو ملک کا 'سپریم لا' یعنی ضابطۂ اعلیٰ قرار دیا گیا اور اس آئین کے تحت پارلیمنٹ کو لازمی قرار دیا گیا۔ پارلیمنٹ کے دو ایوان وجود میں آئے، لوک سبھا اور راجیہ سبھا۔ پارلیمنٹ کے ان دونوں ایوانوں نے ہندوستانی سیاست اور نظم ونسق میں اہم کردار ادا کیا۔

اس کے علاوہ پلاننگ کمیشن کے نام سے ایک اور ادارہ شروع کیا گیا۔ 1950 سے حکومت ہند نے منصوبہ بند کوششوں کے ذریعے پورے ملک میں تیز رفتار سماجی اور اقتصادی ترقی لانے کی کوشش کی ہے۔ اس کام کو انجام دینے والا سب سے بڑا ادارہ پلاننگ کمیشن تھا، جو 1950 میں شروع ہوا اور 2014 کے آخر تک کام کرتا رہا۔ اس کے بعد یکم جنوری 2015 کو پلاننگ کمیشن کی جگہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ٹرانسفارمنگ انڈیا(*National Institute for Transforming India-NITI*) نے لے لی، جسے نیتی آیوگ کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے:

- لوگوں کا ایک گروہ جسے حکومت ہندوستان کی تبدیلی سے متعلق پالیسیاں بنانے اور ان کو منظم کرنے کے لیے سونپتی ہے۔
- ایک کمیشن جو سماجی اور اقتصادی دونوں امور میں حکومت کی مدد کرتا ہے۔
- ماہرین کا ایک ادارہ جو ایک عوامی تھنک ٹینک (*Thinktank*) کی طرح کام کرتا ہے۔
- ایک ادارہ جو حکومت کے پروگراموں اور اقدامات کے نفاذ کی فعال طور پر نگرانی اور جائزہ لیتا ہے۔

8.11.1 نیتی آیوگ کی ساخت *(Composition of NITI Aayog)*

NITI آیوگ میں درج ذیل شامل ہوتے ہیں:

- چیئرپرسن، جو ہندوستان کا وزیر اعظم ہوتا ہے۔
- وائس چیئرپرسن، جو وزیر اعظم کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔
- گورننگ کونسل، جس میں تمام ریاستوں کے وزیر اعلیٰ اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیفٹیننٹ گورنرز شامل ہوتے ہیں۔
- علاقائی کونسلیں جو ایک سے زیادہ ریاستوں یا علاقے کو متاثر کرنے والے مخصوص مسائل یا ہنگامی حالات کو حل کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ یہ ایک مخصوص مدت کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ علاقائی کونسلوں کی صدارت وزیر اعظم کرتے ہیں اور ان میں متعلقہ ریاستوں کے علاقے کے وزیر اعلیٰ اور لفٹیننٹ گورنرز شامل ہوتے ہیں۔
- کل وقتی اراکین
- جُز وقتی اراکین: کسی بھی معروف یونیورسٹی/تحقیقی ادارے/دیگر متعلقہ اداروں سے زیادہ سے زیادہ 2 ممبران کو شامل کیا جاتا ہے۔
- سابق اراکین: وزیر اعظم کی طرف سے نامزد کردہ یونین کونسل کے زیادہ سے زیادہ 4 ممبران۔
- اعلیٰ عاملانہ افسر (*Chief Executive Officer*): وزیر اعظم کے ذریعہ ایک مقررہ مدت کے لیے مقرر کیا جاتا ہے اور وہ حکومت ہند کے سکریٹری کے متوازی درجہ کا ہوتا ہے۔
- ماہرین اور پریکٹیشنرز متعلقہ ڈومین کے علم کے حامل، جو وزیر اعظم کی طرف سے نامزد ہوتے ہیں۔
- سیکریٹریٹ

8.11.2 نیتی آیوگ کا ارتقا *(Evolution of NITI Aayog)*

نیتی آیوگ 1 جنوری 2015 کو تشکیل دیا گیا تھا۔ سنسکرت میں لفظ "*NITI*" کا مطلب اخلاقیات، برتاؤ، رہنمائی وغیرہ ہوتا ہے۔ لیکن موجودہ تناظر میں، اس کا مطلب پالیسی ہے اور *NITI* کا مطلب ہے "ہندوستان کی تبدیلی کے لیے قومی ادارہ"۔ یہ ملک کا سب سے بڑا پالیسی ساز ادارہ ہے، جس سے ملک کی اقتصادی ترقی کو تقویت دینے کی امید کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد ایک مضبوط ریاست کو تعمیر کرنا ہے جو ایک متحرک اور مضبوط قوم بنانے میں معاون ثابت ہو گی۔ اس سے ہندوستان کو دنیا میں ایک بڑی معیشت کے طور پر ابھرنے میں مدد ملے گی۔ نیتی آیوگ کی

تخلیق میں دو مرکز ہیں جنہیں "ٹیم انڈیا ہب "(*Team India Hub*)اور "نالج اینڈ انوویشن ہب "(*Knowledge Innovation Hub*) کہا جاتا ہے۔

- ٹیم انڈیا: یہ مرکزی حکومت کے ساتھ ہندوستانی ریاستوں کی شرکت کا باعث بنتی ہے۔
- نالج اینڈ انوویشن: یہ ادارے کے تھنک ٹینک کی صلاحیتوں کو تیار کرتا ہے۔

نیتی آیوگ اپنے آپ کو ایک جدید ریسورس سنٹر کے طور پر بھی تشکیل دے رہا ہے، جس میں ضروری وسائل، علم اور مہارتیں موجود ہیں جو اسے تیز رفتاری، تحقیق اور اختراع کے ساتھ کام کرنے، حکومت کو اہم پالیسی ویژن دینے اور غیر متوقع مسائل کا انتظام کرنے کے لیے بااختیار بنائے گی۔ نیتی آیوگ کے قیام کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو ان کی شرکت سے انتظامیہ میں ترقی کی امیدیں تھیں۔ اس کے لیے انتظامیہ میں ادارہ جاتی تبدیلیوں اور فعال حکمت عملی کی تبدیلیوں کی ضرورت تھی جو بڑے پیمانے پر تبدیلی کو فروغ دے سکیں۔

8.11.3 نیتی آیوگ کے سات ستون *(Seven Pillars of NITI Aayog)*

نیتی آیوگ گورننس کے سات اصولوں کی تکمیل کرتا ہے۔ ان اصولوں کو ہی نیتی آیوگ کے ستونوں کی شکل میں دیکھا جاتا ہے۔ یہ سات اصول درج ذیل ہیں:

- فرد کی حمایت کرنا(*Pro-People*): معاشرے کے ساتھ ساتھ ایک فرد کو بھی مکمل ترجیح دینا۔
- پرو ایکٹو ہونا(*Proactive*): شہریوں کی ضروریات کی توقع اور ان ضروریات کے جواب میں ہمیشہ سرگرم رہنا۔
- عوام کی شرکت: گورننس کے امر میں سب کی شمولیت متعین کرنا۔
- بااختیار بنانا: تمام پہلوؤں میں خواتین کو بااختیار بنانا۔
- مساوات: نوجوانوں کے لیے متعدد مواقع فراہم کرنا۔
- شفافیت: حکومت کو مرئی اور جوابدہ بنانا۔
- سب کی شمولیت: درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل پسماندہ طبقات، اقلیتیں، غریب اور کسان یعنی سماج کے پسماندہ طبقات کو شامل کرنا۔

8.12 نیتی آیوگ کا ایجنڈہ *(Agenda of NITI Aayog)*

نیتی آیوگ کے ایجنڈے میں درج ذیل نکات شامل ہیں:

- ہندوستان کی ترقی کے عمل کو ایک اسٹریٹجک ان پٹ فراہم کرنا۔
- مرکز اور ریاستی سطح پر حکومت کے تھنک ٹینک کے طور پر کام کرنا۔ نیز، کلیدی پالیسی امور پر متعلقہ تکنیکی مشورے فراہم کرنا۔

- مرکز سے ریاست، یک طرفہ بہاؤ کی پالیسی کو خوش اسلوبی سے طے شدہ پالیسی سے بدلنے کی کوشش کرنا جس سے ریاستوں کی حقیقی اور مسلسل شراکت داری ہو۔
- پالیسی کے نفاذ میں سُستی اور تاخیر کو ختم کرنے کی کوشش کرنا۔ یہ بہتر بین الوزارتی اور ریاست سے ریاستی تال میل سے ممکن ہے۔
- مزید یہ کہ قومی ترقی کی ترجیحات کے فروغ اور تعاون پر مبنی وفاقیت (*Cooperative Federalism*) کے مشترکہ وِژن کو تیار کرنے میں مدد کرنا۔
- گاؤں کی سطح پر قابل اعتماد منصوبے بنانے کے لیے میکانزم تیار کرنا۔ مزید یہ کہ ان منصوبوں کو حکومت کی اعلیٰ سطحوں پر بتدریج جمع کرنا۔ دوسرے لفظوں میں، اس بات کو یقینی بنانا کہ معاشرے کے ان طبقوں پر خصوصی توجہ دی جائے جو ملک کی مجموعی اقتصادی ترقی سے مستفید نہ ہو سکے۔
- قومی اور بین الاقوامی ماہرین اور پریکٹیشنرز کی ایک اشتراکی کمیونٹی کے ذریعے علم، اختراع، اور کاروباری نظام بنانا۔ اس کے لیے بین شعبہ جاتی اور بین محکمہ جاتی مسائل کے حل کے لیے ایک پلیٹ فارم پیش کرنا۔
- پروگراموں کے نفاذ کی نگرانی کرنا اور جائزہ لینا اور ٹیکنالوجی کو اپ گریڈ کرنے اور صلاحیت بڑھانے پر بھی توجہ دینا۔

8.13 نیتی آیوگ کے مقاصد *(Objectives of NITI Aayog)*

2015 میں حکومت نے پلاننگ کمیشن کی جگہ نیتی آیوگ (نیشنل انسٹی ٹیوشن فار ٹرانسفارمنگ انڈیا) کے نام سے ایک نیا ادارہ بنایا تھا۔ نیتی آیوگ کے درج ذیل مقاصد ہیں:

- قومی مقاصد کی روشنی میں ریاستوں کی فعال شمولیت کے ساتھ قومی ترقی کی ترجیحات، شعبوں اور حکمت عملیوں کے مشترکہ وژن کو تیار کرنا۔
- ریاستوں کے ساتھ مسلسل بنیادوں پر منظم معاون اقدامات اور میکانزم کے ذریعے تعاون پر مبنی وفاقیت کو فروغ دینا۔
- اس بات کو تسلیم کرنا کہ مضبوط ریاستیں ایک مضبوط قوم بناتی ہیں۔
- گاؤں کی سطح پر قابل بھروسہ منصوبے بنانے کے لیے میکانزم تیار کرنا اور حکومت کی اعلیٰ سطحوں پر ان کو بتدریج جمع کرنا۔
- اقتصادی حکمت عملی اور پالیسی میں قومی سلامتی کے مفادات کو شامل کرنا۔
- ہمارے معاشرے کے ان طبقوں پر خصوصی توجہ دینا جو معاشی ترقی سے مناسب فائدہ نہ اٹھا سکے۔
- اسٹریٹجک اور طویل مدتی پالیسی اور پروگرام کے فریم ورک اور اقدامات کو ڈیزائن کرنا، اور ان کی پیش رفت اور ان کی افادیت کی نگرانی کرنا۔
- مانیٹرنگ اور فیڈبیک کے ذریعے سیکھے گئے اسباق کو جدید اصلاحات کے لیے استعمال کرنا۔

- اہم اسٹیک ہولڈرز اور قومی اور بین الاقوامی ہم خیال تھنک ٹینکس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور پالیسی تحقیقی اداروں کے درمیان مشورے اور شراکت کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- قومی اور بین الاقوامی ماہرین، پریکٹیشنرز اور دیگر شراکت داروں کے ذریعے علم، اختراع اور کاروباری معاونت کا نظام بنانا۔
- ترقیاتی ایجنڈے پر عمل آوری کو تیز کرنے کے لیے اور بین شعبہ جاتی اور بین محکمہ جاتی مسائل کے حل کے لیے ایک پلیٹ فارم پیش کرنا۔
- ایک جدید ترین ریسورس سنٹر کو برقرار رکھنے کے لیے، گڈ گورننس اور پائیدار اور مساوی ترقی کے بہترین طریقوں پر تحقیق کا ذخیرہ بنانا اور ساتھ ہی اسٹیک ہولڈرز تک (*Stakeholders*) ان کی ترسیل میں مدد کریں۔
- پروگراموں اور اقدامات کے نفاذ کی فعال طور پر نگرانی اور جائزہ لینا تاکہ کامیابی کے امکانات اور ترسیل کے دائرہ کار کو مضبوط کیا جا سکے۔
- پروگراموں اور اقدامات کے نفاذ کے لیے ٹیکنالوجی کی اپ گریڈیشن اور صلاحیت سازی پر توجہ مرکوز کرنا۔
- قومی ترقی کے ایجنڈے اور مذکورہ مقاصد کو آگے بڑھانے کے لیے دیگر ضروری سرگرمیاں انجام دینا۔

8.14 نیتی آیوگ کے فرائض *(Functions of NITI Aayog)*

نیتی آیوگ کے فرائض درج ذیل ہیں:

1۔ معاون اور مسابقتی وفاقیت

نیتی آیوگ معاون وفاقیت کو فعال کرنے کے لیے بنیادی پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ یہ ریاستوں کو قومی پالیسی کی تشکیل میں فعال حصہ لینے کے ساتھ مقررہ وقت میں معیاری اہداف کے حصول کے قابل بناتا ہے۔

2۔ مشترکہ قومی ایجنڈا

نیتی آیوگ ریاستوں کی فعال شمولیت کے ساتھ، قومی ترقی کی ترجیحات اور حکمت عملیوں کا مشترکہ وژن تیار کرتا ہے۔ یہ وزیر اعظم اور ریاستوں کے وزیر اعلیٰ کی شمولیت کے ساتھ لاگو کرنے کے لیے 'قومی ایجنڈا' کا فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

3۔ مرکز میں ریاست کا بہترین دوست

نیتی آیوگ ریاستوں کے بہترین دوست کی طرح کام کرتا ہے۔ یہ ریاستوں کو ان کے اپنے چیلنجوں سے نمٹنے، طاقتوں اور تقابلی فوائد پر استوار کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ وزارتوں کے ساتھ تال میل قائم کرنے، مرکز میں ان کے خیالات کو آگے بڑھانے، مشاورتی معاونت فراہم کرنے اور صلاحیت کی تعمیر کے ذریعے ہوتا ہے۔

4۔لامرکزی منصوبہ بندی

نیتی آیوگ منصوبہ بندی کے عمل کو نیچے سے اوپر والے ماڈل میں ترتیب دیتا ہے۔

5۔ منصوبہ بندی میں اہم کردار

نیتی آیوگ تمام شعبوں میں درمیانی اور طویل مدتی اسٹریٹجک فریم ورک ڈیزائن کرتا ہے۔

6۔مہارت کا نیٹ ورک

نیتی آیوگ قومی اور بین الاقوامی ماہرین، پریکٹیشنرز اور دیگر شراکت داروں کے ذریعے حکومتی پالیسیوں اور پروگراموں میں بیرونی خیالات اور مہارت کو مرکزی دھارے میں لاتا ہے۔اس میں حکومت کا بیرونی دنیا سے تعلق ہونا ضروری ہوتا ہے۔

7۔ علم اور اختراعی مرکز

نیتی آیوگ علم اور اختراع کے ایک مرکز کی طرح کام کرتا ہے۔یہ ایک ریسورس سینٹر کے ذریعے گڈ گورننس پر تحقیق اور بہترین طریقوں کو جمع کرنے کا مرکز ہے۔

8۔ہم آہنگی

یہ تمام اسٹیک ہولڈرز کے درمیان مواصلات، رابطہ کاری، تعاون اور ہم آہنگی کے ذریعے حکومت کی مختلف سطحوں میں کارروائیوں میں ہم آہنگی کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ترقی کے لیے ایک مربوط اور جامع نقطۂ نظر پر سب کو اکٹھا کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔

9۔تنازعات کا حل

نیتی آیوگ انٹر-سیکٹرل(Inter-Sectoral)،انٹر ڈپارٹمنٹل(Inter-Departmental)،انٹر اسٹیٹ(Inter-State)کے ساتھ ساتھ مرکز ریاستی مسائل کے باہمی حل کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کراتا ہے۔

10۔دنیا کے ساتھ مربوط انٹرفیس

نیتی آیوگ عالمی اداروں کے ساتھ ایک مربوط انٹرفیس کی بنیاد رکھتا ہے۔یہ عالمی مہارت اور وسائل کو حکمت عملی کے ساتھ استعمال کرنے کے لیے نوڈل پوائنٹ بناتا ہے۔

11۔اندرونی مشاورت

نیتی آیوگ پالیسی ڈیزائن پر اندرونی مشاورت فراہم کرتا ہے۔اس کے علاوہ یہ خصوصی مہارتیں جیسے کہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپس کی ساخت اوراس کے نفاذ کا تعین کرتا ہے۔

12۔صلاحیت کی تعمیر

نیتی آیوگ حکومتی اداروں میں صلاحیت سازی اور ٹیکنالوجی کی اپ گریڈیشن کو فعال کرتا ہے،تازہ ترین عالمی رجحانات کے ساتھ بینچ مارکنگ اور انتظامی اور تکنیکی معلومات فراہم کرتا ہے۔

8.15 اکتسابی نتائج *(Learning Outcomes)*

عزیز طلبا،اس اکائی میں آپ نے :

- کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض کا مطالعہ کیا۔
- مالیاتی کمیشن کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کیا۔
- ریزرو بینک آف انڈیا کی ساخت اور فرائض کا مطالعہ کیا۔
- نیتی آیوگ کی ساخت، مقاصد اور فرائض کا مطالعہ کیا۔

8.16 کلیدی الفاظ *(Keywords)*

منصوبہ بندی کمیشن(*Planning Commission*)

منصوبہ بندی کمیشن حکومت ہند کا ایک ادارہ تھا جس نے دوسرے کاموں کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے پانچ سالہ منصوبے بھی مرتب کیے تھے۔ہندوستان کی آزادی کے بعد، منصوبہ بندی کا ایک باضابطہ ماڈل اپنایا گیا،اور اسی کے مطابق منصوبہ بندی کمیشن،جو براہ راست وزیر اعظم ہند کو رپورٹ کرتا ہے، 15مارچ 1950 کو قائم کیا گیا، جس کے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو چیئرمین تھے۔ منصوبہ بندی کمیشن کی تشکیل کا اختیار ہندوستان کے آئین یا قانون سے حاصل نہیں کیا گیا تھا۔یہ ہندوستان کی مرکزی حکومت کا ایک اہم بازو تھا۔

ریاست کا مجتمع فنڈ *(Consolidated Fund of State)*

یہ تمام سرکاری کھاتوں میں سب سے اہم ہے، جو دستور ہند کی دفعہ *(1)266* کے تحت تشکیل دیا گیا تھا۔یہ حکومت کو ملنے والی آمدنی اور اس کے ذریعے کیے گئے اخراجات، غیر معمولی اشیاء کو چھوڑ کر، ریاست کے متفقہ یا مجتمع فنڈ کا حصہ ہوتی ہیں۔

8.17 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

8.17.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا دفتر دستور کی کس دفعہ کے تحت قائم کیا گیا ہے؟

(a) دفعہ 148 (b) دفعہ 280

(c) دفعہ 290 (d) دفعہ 368

2۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل اپنے عہدے پر کب تک فائز رہ سکتا ہے؟

(a) چھ سال کی مدت تک (b) 65 سال کی عمر تک

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں۔

3۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی تنخواہ _______________ کے برابر ہوتی ہے۔

(a) ضلع کلکٹر (b) سپریم کورٹ کے جج

(c) ہائی کورٹ کے جج (d) نائب صدر جمہوریہ

4۔ مالیاتی کمیشن سے متعلق آئینی دفعہ ہے:

(a) دفعہ 148 (b) دفعہ 280

(c) دفعہ 290 (d) دفعہ 368

5۔ مالیاتی کمیشن کس طرح کا ادارہ ہے؟

(a) آئینی ادارہ (b) غیر آئینی ادارہ

(c) خانگی ادارہ (d) ان میں کوئی نہیں۔

6۔ درج ذیل میں نیتی آیوگ کا ستون ہے:

(a) شمولیت (b) شفافیت

(c) مساوات (d) یہ سبھی

7۔ درج ذیل میں نیتی آیوگ کا ستون نہیں ہے:

(a) شمولیت (b) شفافیت

(c) مساوات (d) حکومت

8۔ نیتی آیوگ کا صدر نشین کون ہوتا ہے؟

(a) صدر جمہوریہ (b) وزیر اعظم

(c) یہ دونوں   (d) ان میں کوئی نہیں

9۔نیتی آیوگ کا CEO کون ہوتا ہے؟

(a) صدر جمہوریہ   (b) وزیر اعظم

(c) یہ دونوں   (d) ان میں کوئی نہیں

10۔نیتی آیوگ کا پہلا صدر نشین کون تھا؟

(a) جواہر لال نہرو   (b) اندرا گاندھی

(c) منموہن سنگھ   (d) نریندر مودی

8.17.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کا تعارف بیان کیجیے۔
2. کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کے عہدے کے ارتقا اور اس کی تقرری پر ایک نوٹ لکھیے۔
3. نیتی آیوگ کے سات ستون کیا ہیں؟ بیان کیجیے۔
4. نیتی آیوگ کے پانچ فرائض لکھیے۔
5. ریزرو بینک کے روایتی اور جدید فرائض بیان کیجیے۔

8.17.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض کے فرائض بیان کیجیے۔
2. مالیاتی کمیشن کی ساخت اور فرائض بیان کیجیے۔
3. ریزرو بینک آف انڈیا کی ساخت اور فرائض بیان کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	(a)	2۔	(c)	3۔	(b)	4۔	(b)	5۔	(a)
6۔	(d)	7۔	(d)	8۔	(b)	9۔	(d)	10۔	(d)

تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. *Baisya, K.N., Financial Administration, New Delhi: Omsons Publications, 1992.*
2. *Bilge, Semih. "A New Approach in Public Budgeting: Citizens' Budget." Journal of International Education and Leadership 5.1 (2015): n1*
3. *Chand, Prem, Control of Public Expenditure in India, Allied Publishers, New Delhi, 2010.*
4. *Chaturvedi, T.N. and K.L. Honda, Financial Administration, New Delhi, IIPA, 1992.*
5. *Elaine Yi Lu, Katherine Willoughby, Public Performance Budgeting Principles and Practice, Routledge, New York, (2019).*
6. *Gautam, P.N., Bhartiya Vitt Prashsan, Chandigarh, Haryana Sahitya Academy, 1993.*
7. *Gayithri Karnam (Ed.), Public Budgeting in India: Principles and Practices, Springer, (2018).*
8. *Goel, S.L., Public Financial Administration, New Delhi: Deep & Deep, 2008.*
9. *Gupta, B.N., Indian Federal Finance and Budgetary Policy, Chaitanya Publishing House, Allahabad, 2006.*
10. *Handa, K.L. (ed.), Financial Administration, New Delhi, IIPA, 1986.*
11. *Jae K. Shim Joel G. Siegel, Budgeting Basics and Beyond (Second Edition), John Wiley & Sons, Inc., Hoboken, New Jersey (2005).*
12. *M. Laxmikanth, Indian Polity, 7th Edition, MacGraw Hill, India.*
13. *Mahajan, Sanjeev Kumar & Anupma Puri Mahajan, Financial Administration in India, New Delhi, PHI Learning Pvt. Limited, 2014.*
14. *Mukerjee, S.S., Financial Administration in India, Delhi, Surjeet Book Deport, 1980.*
15. *Murray, Carl A. "Classical principles in modern government budgeting." International Review of Administrative Sciences 36.2 (1970): 109-114.*
16. *Radhey Sham, Financial Administration, New Delhi, Surjeet Book Deport, 1992.*
17. *Schiavo-Campo, Salvatore. Government budgeting and expenditure management: principles and international practice. Taylor & Francis, 2017.*
18. *Schiavo-Campo, Salvatore. Government budgeting and expenditure management: principles and international practice. Taylor & Francis, 2017.*
19. *Strow, Brian K., and Claudia W. Strow. "Sustainable Budgeting." (2010).*
20. *Wampler, Brian. "Participatory budgeting: Core principles and key impacts." Journal of Public Deliberation (2012).*
21. *Agha, Eram, 'NITI Aayog: Plan of Inaction', The Caravan. September 2025. https://caravanmagazine.in/government/niti-aayog-designed-irrelevance-planning-commission*
22. *Public Administration Network of India (PANI). See 'Study Material' at the link: https://www.pani.org.in/p/study-material.html*
23. *Follow the Youtube Channel: https://www.youtube.com/@pubadmanuu*

نمونہ امتحانی پرچہ
مالیاتی نظم ونسق

Time: 2 hours وقت:2گھنٹے | Maximum Marks: 35 جملہ نمبرات:

ہدایات:

یہ پرچہ تین حصوں پر مشتمل ہے، حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارۃً ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہے۔

1۔ حصہ اول میں 5 لازمی سوالات ہیں جو کہ معروضی سوالات ہیں/خالی جگہ پُر کرنا/مختصر جوابوالے سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے ایک نمبر مختص ہے۔
(1x5=5 Marks)

2۔ حصہ دوم میں 6 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی 4 سوالوں کے جواب تقریباً دو سو(200) لفظوں میں دینے ہیں۔ ہر سوال کے لیے 5 نمبرات مختص ہیں۔
(5x4=20 Marks)

3۔ حصہ سوم میں 2 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی 1 سوال کا جواب دینا ہے۔ سوال کا جواب تقریباً پانچ سو(500) لفظوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔ سوال کے لیے 10 نمبر مختص ہیں۔
(10x1=10 Marks)

حصہ اول

سوال(1)

(i) ہندوستان کا سالانہ بجٹ تیار کرنے کا ذمہ دار کون سا ادارہ ہے؟

(a) وزارت خزانہ (b) پلاننگ کمیشن

(c) پارلیمنٹ (d) وزیر اعظم کا دفتر

(ii) حکومت کے مالیاتی نظم ونسق کا کون سا اصول شفافیت، جوابدہی، اور عوامی فنڈز کے ذمہ دارانہ استعمال پر زور دیتا ہے؟

(a) درست مالیاتی نظم ونسق (b) متوازن بجٹ

(c) اسٹریٹجک منصوبہ بندی (d) مالی استحکام

(iii) محصول سازی کے چار اصول کس نے پیش کیے؟

(a) کارل مارکس (b) ایڈم اسمتھ

(c) میکس ویبر (d) ان میں سے کوئی نہیں

(iv) وزارتِ خزانہ اس وقت کتنے محکموں پر مشتمل ہے؟

(a) چار (b) پانچ

(c) چھ (d) سات

(v) درج ذیل میں اندرونی قرض کا نقصان ہے:

(a) مہنگائی میں اضافہ (b) سود کی ادائیگی کا بوجھ

(c) نجی سرمایہ کاری پر منفی اثرات (d) یہ سبھی

حصہ دوم

2۔ مہنگائی اور قیمتوں پر خسارہ سرمایہ کاری کے اثرات لکھیے۔

3۔ نیتی آیوگ کا ایجنڈہ بیان کیجیے۔

4۔ محصولات کی اقسام پر ایک نوٹ لکھیے۔

5۔ ہندوستان میں محصول سازی کی تاریخ کو بیان کیجیے۔

6۔ عوامی قرض کے اثرات پر ایک نوٹ لکھیے۔

7۔ مرکز اور ریاستوں کے درمیان ذمہ فرائض کی باہمی تفویض کو واضح کیجیے۔

حصہ سوم

8۔ داخلی قرض کیا ہے؟ اس کی وجوہات، فوائد، نقصانات اور اثرات پر ایک نوٹ لکھیے۔

9۔ مرکز اور ریاستوں کے درمیان انتظامی تعلقات سے متعلق دستوری توضیعات کی وضاحت کیجیے۔

Notes

Notes

Notes

Notes